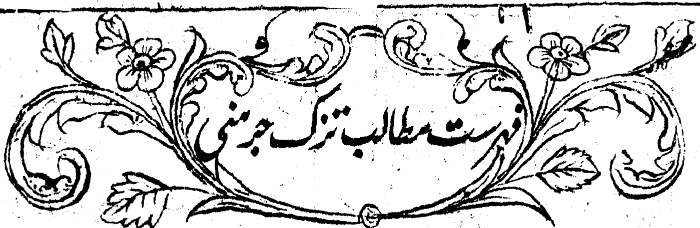
فہرست مطالب تزک جرمنی


فہرست مطالب تزک جرمنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

سزاوار حمد و ثنا خالق عز و جل ہی ہمارا ہی ہماری تعریف سی اوسکی تعریف سوا ہے ہمارے اوسکے درمیان فرق
بین پیدا ہی کہ ہم بندے ہین وہ خدا ہی پیدا کرنیوالا اب اگر کچھ بولین زبان کھولین تو کیا منہ ہی جو ثنا اوسکی ہو سکی ہے
کسی نے سچ کہا ہی بھلا ہم ایسے نادان مکتب جہالت کے ابجد خوان اوسکی تعریف کیا کرین جہان بڑے
بڑے ثنا خوان اوسکے بحر اوصاف مین غوطے کہاتے ہین بحر زخار ناپیدا کنار کے کبھی تھاہ نپائین سبحان اللہ کیا قادر ہی
جسنے ایک لفظ کن سی کونین کو بنایا ہی فرش خاک کو سطح آب پر بچھایا ہی اوسکی قدرت سی خیمہ افلاک بغیر ستون کھڑا ہی
استادہ ہی بشر ناطق طیور اطاعت کی تو آمادہ ہی وہ احکم الحاکمین رب العالمین ہی یہی کہنا کافی ہی کہ سب سے برتر یہی ہے

نعت

اسکے بعد جو اوسکے فرستادہ ہین جنکا ظہور اس عالم ایجاد مین محض ہمارے ہدایت کیلیے ہوا اونکی
بھی تعریف ضرور ہے کیونکہ اونھون نے جہل کی تاریکی مٹائی ہمکو راہ حق دکھاتی ہی

تعریف سلطان وقت

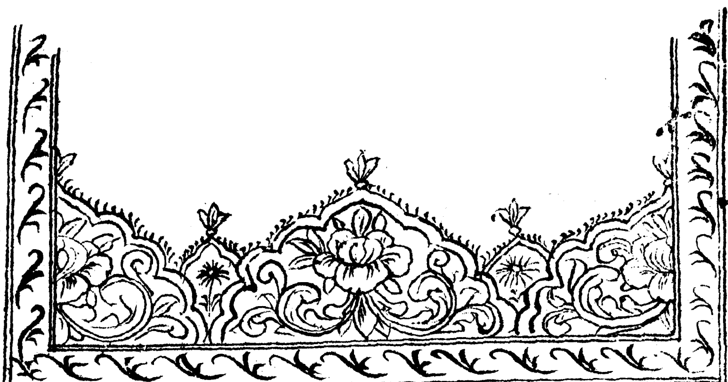
انکے بعد جو ظل اللہ ہین مقبول بارگاہ ہین اونکی صفت و ثنا بھی منجملہ ضروریات سی ہے اگر خاموش رہین
تو بیوفائی ہے کیونکہ یہ بھی مثل فرائض کے واجبات سی ہے اور حق بھی ہی کسلیے کہ جبکی حکومت عہد
سلطنت مین ایسی آسایش و آرام پائین بڑی خطا ہے کہ اوسکو بھول جائین ہمارے جان مال اوسپر
فدا ہی کیونکہ وہ سایہ خدا ہی بیشک ہمارے اوپر فضل اللہ ہوا کہ ہمارا ایسا عادل اور رحم دل بادشاہ ہوا شب
و روز ہماری دعا ہے خدا سی التجا ہی کہ وہ صد و سی سال سلامت رہے غرب سے شرق تک اوسکی سلطنت
رہے بفضل پروردگار عالم و عالمیان و بکرم خالق جہان و جہانیان سریر آرائے سلطنت متحدہ
انگلستان و مملکت قدیم ہندوستان تاج بخش خواقین جہان تاج ستان شاہان گردنکشان
خاقان بنت خاقان ابن خاقان ملکہ دوران بلقیس زمان خاتون جہان جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا
دامت سلطنتہا و ملکہا ہی جسکے آستان فلک آشیان و ایوان نصفت نشان پر امن و امان نی پناہ
پائی ہی فتح و ظفر دست بستہ در دولت پر حاضر آئی ہی اقبال نی حلقہ اطاعت گوش جان مین ڈالا ہی اوسکے
آفتاب حکومت کا آج دنیا مین اوجالا ہی خداوند کریم ایسے رحیم شہنشاہ کو ہمیشہ سایہ گستر رکھے عنایت کی

ہمیشہ اوسپر نظر رکھیے

سبب تالیف کتاب

اسیہ ہیچمدان ناکارہ زبان خاکسار ذرہ بے مقدار جہالت کا دوست شائستگی کا عدو بشمبر ناتمہ سپرد خدمت سامعین
ناظرین عزیز کرتا ہی ایک ذرہ کا بیچہ یا جرا ہی کہ میرے دل مین یہہ خیال آیا کہ افسوس ہملوگ بڑے بد نصیب ہین اپنے مالک اور
بادشاہ سے اتنے دور ہین کہ اوسکی زیارت سے بھی معذور ہین ایسی قسمت کہانسے لائین کہ اوسکے دربار مین باپائین سریر خلافت
تخت سلطنت پر اوسکو جلوس فرماتے دیکھیں مودبانہ تسلیمات و کورنشات بجالائین کاش دور ہی سے جلوس سواری شل
باد بہاری نظر آئے تو بھی مراد دل حاصل ہوجاے اور یہہ بات تو خواب و خیال ہے امر محال ہے کہ اوس سے ہمکلام ہون یا کچھہ
عرض معروض کرین یہی نصیب ہمارے ان ہم وطنونکے ہین جو انگلستان جنت نشان کی سیر کر آئے ہین اور ایسے شہنشاہ
عالیجاہ کی زیارت سے مستفید ہوچکے ہین اور انھون نے بچشم دیکھا ہے کہ جناب مستطاب ملکہ معظمہ کے کیا کیا الطاف خسروانی
اور مراحم جہانبانی بحال رعایاے برطانیہ مبذول ہین جسکے دلونکی مرادین حصول ہین مگر ہم ایسے مہجور حضور ایسے دور بہت
ہین کہ جنہون نے انگلستان کو بچشم ملاحظہ کرنا کیا خواب مین بھی نہین دیکھا ہے مگر ان اخبارات سے اپنے بادشاہ کے حالات
خیریت سمات پڑہ یا سنکر پاس حق نمک و وفاداری اپنا دل خوش کرلیا کرتے ہین لیکن بہت سے لوگ ایسے بھی ہین کہ وہ
ان وسیلون سے بھی محروم ہین اونکی امید کسیطرح سے بر نہین آتی ہے حسرت بڑہتی جاتی ہے مگر ہمارے شہنشاہ عالیجاہ نے اپنے حالات
غرائب و واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھہ اپنے روزنامچہ خاص مین جسکی بیس جلدین ہین اور مطبوع ہوکر مطبوع طبائع
صغار و کبار ہوا ہے ارقام فرمائے ہین اور تمام رشتہ داران شاہی اور قرابتمندان بادشاہی اور سلاطین عظام اور
پرنس کانسرٹ اونکے شوہر عالیمقام کے حالات اوسمین مندرج ہین اور سوا اوسکے اکثر حکایات مختلف کتابونمین پائی جاتی
ہین جو باسانی ایک جگہہ دستیاب نہین ہوسکتی اور تلاش سے بھی نہین ملتی اگر ملی بھی تو انگریزی مین جنسے ہر
فرد و بشر جو اوس علم سے ماہر نہین مستفید نہین ہوسکتا لہذا قبل اسکے کہ مین اپنے عزیز ہم وطنون کو یہہ مژدہ
سناؤن کہ مینے اوس روزنامچہ کا اردو مین ترجمہ اپنے ذمہ ہمت پر لیا ہے جو کام فرصت پر منحصر ہے اول
مین چند اوراق مشتمل بر حالات جناب پرنس کانسرٹ شاہزادہ البرٹ نذر احباب کرتا ہون اور امیدوار
ہون کہ اگر بوقت ملاحظہ کوئی سہو و خطا پائین جو تقاضاے بشریت بمقتضاے انسانیت سے ہے تو
عالی ہمتی اور بردباری سے اوسکو عفو فرماکے بدعاے خیر یاد فرمائین یہی میرے واسطے بس ہے باقی ہوس ہے

مقام سیتاپور ملک اودہ — ۱۵ مئی ۱۸۸۳ عیسوی



سرگذشت جناب شاہزادہ البرٹ مرحوم شوہر عالی تبار گردون وقار ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا وسلطنتہا

سرگذشت کسی شاہزادہ عالی تبار یا والی ملک خواہ کسی رئیس خودمختار یا کسی فرمان فرما کی
جو عالی نسب اور والا حسب ہو اور جسکی نسبت کسی عالی خاندان معالی دودمان مین
ہوئی ہو کافۂ انام اور فرقۂ عوام کے لیے داخل نصائح وپند نہین ہوتی کیونکہ زشتی اعمال اور
گناہ کبیرہ انتہا کے فطرت اور زبون تر معائب اور طرح طرح کے فسق وفجور سے اوسکے حالات
معرا نہین ہوتے ہین یہہ بڑی خوشش طالعی متوسط درجہ کے لوگون کی ہے کہ وہ اون
عیوب کی تحریص وترغیب سے مامون ومصون رہتے ہین —

یہہ امر تو راست راست بلکم وکاست ہے کہ سب لوگ ایک سے نہین ہوتے ہین اور نہ یہہ کوئی
قاعدہ کلیہ ہوسکتا ہے کہ سب برے ہی ہون بلکہ ہر حال مین کوئی زمانہ مستثنیات سے
خالی نہین گذرا ہے اور فی زماننا بھی ایسے لوگ موجود ہونگے مگر علم تواریخ سے صاف
ظاہر اور ثابت ہے کہ ارتکاب جرائم کبیرہ اور اقدام امور قبیحہ اسی فرقہ خاص کے واسطے مخصوص
ہوگئے ہین اور حظ لطف نفسانی و زشتی اعمال اور حرص اور آز اور ہوا وہوس و تلون طبعی
نہایت درجہ کی بے رحمی اور بیباکانہ رغبت فسق وفجور اور بہائمانہ اختلاط سے ناشرہ نفسانی اور
کبر وغرور سے بے اس فرقہ کا خمیر ہوا ہے اور مادہ وجود مین اونکے موجود ہے اور مثل عناصر اربعہ

سے اونکی ترکیب مین مخلوط ہے اور جز و لاینفک کیطرح سے اوسکا جدا ہونا محال ہے ایوان شاہی اور محلات عالی مین جہان عظمت و شان بہمہ شوکت و آن بان ہر سو جلوہ گستان ہوتی ہے نیکی کو دخل نہین ہوتا حسرت سے جان کھوتی ہے تاریخ شاہان سلف اور علی الخصوص بادشاہان انگلستان کی بے شائبہ ریب اس امر مسلم الثبوت کے لیے شاہد ہے اور وہان کی بارگاہ عالی بنیاد اور ایوان کیوان نشان باستثناے چند معزز مستثنیات کے ایسے افعال قبیح اور اعمال زشت اور رذائل نفسانی سے مملو پایا گیا ہے جسکے دیکھنے خواہ سننے سے ممالک ہند و فارس کے پڑھے عیش دوست لوگ عرق خجالت مین غرق ہو جاتے ہین اور بلحاظ شرم و لحاظ کے انگشت بدندان ہوکر نقش دیوار بن جاتے ہین —

بادشاہ ہنری ہشتم کے بولہوسانہ فسق و فجور شاہان خاندان اسٹوارٹ کے مطلق عنانہ عاشق تنی اور تماشا بینی اور محافل سپہر مشاکل رقص و سرود مین شب و روز مصروف رہنا اور شاہان خاندان برنزوک کے غیر اصلاح پذیر اور لاعلاج فضول افعال اور حرکات ناشایستہ کا اوس زمانہ کے بادشاہون اور اہالیان دربار اور مصاحبین ذی اقتدار کے اوضاع و اطوار پر بڑا اثر ہو جاتا تھا —

راقم کے نزدیک بادشاہان انگلستان کے خاندانون کی قدیم تاریخ مین کسی بادشاہ کے طریقے ایسے نہین معلوم ہوتے ہین کہ جنکی پیروی سے کوئی شخص براہ راست منزل مقصود کو پہونچ جاوے یا اوسکے اتباع سے بہرہ مند اور فیضیاب ہو سکے بلکہ بالعکس اسکے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ ایسا نہو کوئی صاف طینت نیک طبیعت اونکی تتبع سے اونہی عوارض سماوی اور امراض پیرازخواری مین مبتلا ہو جاوے —

لیکن باینہمہ وہ عالی جناب گردون رکاب جنکا ذکر خیر سمع سامعین مین گوش گذار کیا چاہتا ہون گو کہ خاندان شاہان انگلستان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین مگر اپنی خلقی پرہیزگاری اور صفائی جبلی سے اون عیوب سے مبرا اور معرا ہین جنسے دیگر اورنگ نشینان سلف خالی نہین پائے گئے ہین —

اخیر یا سلیم الطبع حلیم المزاج سے وہ کار نمایان اور امور رفاہ عام ظہور مین آئے ہین جنسے کبھی اوسکو اپنی نمایش یا خود فروشی خواہ خودستائی یا نمود مقصود نہوئی جو کام اوسنے کئے اونکا ادا کرنا اپنے اوپر مثل فرائض کے واجب سمجھا اور نہایت غور اور تعمق اور امعان نظر کے ساتھ اونکے انصرام و انجام مین ایفاء حقوق خدمت کا نہایت بلند ہمتی سے خیال کیا۔

اس شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی حکایات عمری نہایت دلچسپ اور پرسوز و گداز مین جنمین کشش مقناطیسی صرف وہی لوگ نہین پاتے ہین جو تذکرہ مشاہیر کے مطالعہ اور سیر کے شائق ہین بلکہ ہر فرد بشر خواہ امیر ہو یا غریب اوسکے مطالعہ سے نہایت عمدہ پند سودمند متعلقہ مراتب خانہ داری اور کفایت شعاری حب الوطنی اور مردم دوستی حاصل کرسکتا ہے —

اس شاہزادہ عالیجاہ کے حالات کے دیکھنے سے یہہ امر صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ گو کسی شخص کا مقام قصر شاہی ہو اور سخت مشکلات غلط فہمی حاسد عداوت قلبی ارباب فساد طعن تشنیع کوتہ اندیشان بدنہاد و سخن تراشی جماعہ سست بنیاد ضعیف الاعتقاد سدراہ ہون اور خود تن تنہا ملک بیگانہ نکوئی دوست نہ یگانہ نکوئی مشیر نہ صلاحکار ہو صرف اپنی ہی عقل دقیقہ رس پر اعتبار ہو تو بھی انسان ضعیف البنیان کسقدر نیکیان اپنی ابنائے جنس کیواسطے کرسکتا ہے اور کسطور سے معاقد بالا نحل اپنی ناخن تدبیر سے کھول سکتا ہے پس ایسے شاہزادہ فرخ نہاد عالی نژاد کا تذکرہ کیونکر نہ ہر دل عزیز اور خوب ہو کیون نہ دلچسپ اور سبکو مرغوب ہو ہم رعایا خیرخواہ کی رہنمائی کے لیے اونکے امورات آہم خلائق چراغ ہدایت ہین ہمکو لازم بلکہ الزم ہے کہ اون امور کو اپنا دستور العمل بنائین بدل و جان اونکی تعمیل مین سعی بلیغ عمل مین لائین —

خاندان شاہی سے ایسے شخص کے حالات کی تفتیش و تصحیح جسکا چہلم تک نہوا ہو اور خاک گور بادل صدچاک ہنوز سرد نہوئی ہو ایک ماتم تازہ ہے کیونکہ جن واقعات اور گذشتہ حالات سے اوسکا تذکرہ مرتب کیا جاتا ہے وہ تاحیات اوس عالی صفات کے گوش عقیدت کوش کافۂ انام اور خاص و عام تک نہین پہونچتے ہین بلکہ بعد وفات بھی عرصہ دراز تک واقعات قابل تحریر اور حالات بسا اوقات خانہ کے مثل نوعروس حجاب آلود سے حجلۂ خفا مین ایسے مخفی رہتے ہین

چشم دوات نمناک اور سینہ قلم چاک ہے ۲۶ اگست سنہ ۱۸۱۹ عیسوی کو جمعہ
روز نیکو مین رونق بخش عالم ظہور ہوا تھا —

یہہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرنگستان کی تمام سلطنتین جدال و قتال باہمی سے فارغ البال ہوکر کاروبار امن وامان مین مصروف تھین اور اسوقت نپولین اعظم سنٹ ہلینہ کے محبس مین مقید ہو کر بحراست دربانان خروس تاج و بوابان نوا سیف رنج اپنے انجام بے ہنگام اور افتاد نا فرجام پر غوص و خوض کر رہا تھا اور اسی عرصہ مین جوانان برطانیہ ملک ہندوستان مین پنڈارون سے معرکہ آرا تھے اور اسی عہد مین رسم قبیح ستی ہونیکا بر لب دریاے گنگ اوسکی موجون مین بہا دیا گیا تھا —

آج تک بہت سے لوگ ایسے زندہ مین جنہون نے اپنی آنکھون سے وہ روز سعید دیکھا ہے جدن شاہزادہ البرٹ تولد ہوے تھے اور اونکی میلاد کی خوشی مین تمام سلطنت سیکس کوبرگ گاتھا مین شاداک مبارکبادی کی نہ ہوئین تھین ہر طرف مسرت و انبساط کا سامان تھا ہر کوچہ گلی فرط خورمی سے رشک گلستان تھا لالہ رخونکے چہرے خوشی سے لال تھے نونہالان چمن مسرت سے باغ باغ ہوکر نہال تھے عندلیب شاخ گل پر پھولی نہین سماتی تھی خوف خزان سے بیخبر گلچین سے نڈر ہوکر اپنے زمزمے سناتی تھی مگر کمال حسرت و الم سے ہمارا قلم یون بھی اشکریز غم ہے کہ انہین لوگون نے وہ بھی روز غم اندوز دیکھا تھا جبکہ عین شباب مین گلچین قضا و قدر نے اوس نہال گلشن امید کے گل حیات کو قلم کیا کیا بیان کیجیے کیسا ستم کیا بقول اوسکے مصرعہ
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ❊ اس حادثہ جانگداز اور واقعہ روح فرسا سے ایک عالم کی نظرمین عالم تیرہ و تار ہوگیا تیر الم سینونکے پار ہوگیا مگر اس غم سے دنیا مین کون چھوٹا ہے اس قزاق نے ہزارون قافلون کو یون ہی لوٹا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے روزنامچہ سے ہویدا ہے کہ بدو سال سے اس نونہال کے لوگون کو یہہ خیالات تھے کہ کسی نہ کسیدن انکی نسبت اپنی خالہ زاد بہن سے ہوگی بلکہ کوبرگ کی دایہ خانہ مین اکثر اسی امر کا چرچا رہا کرتا تھا ہر ایک یہی بات کہا کرتا تھا آپس کی مراسلت جو اکثر اونکے درمیان اپنے اپنے اطفال کی نسبت ہوا کرتی تھی اومین البرٹ کی نسبت یہہ تحریر ہوا کرتا تھا کہ البرٹ بڑا

پیارا بچہ ہے خدا اسکو چشم بد حاسد سے محفوظ رکھے کیسی بڑی بڑی آنکھین لال لال بال ہین
ماشاء اللہ کیسے اوبھرے اوبھرے سرخ گال ہین ساتوین مہینے دانت نکلنے شروع ہوئے
اور شاہزادہ اپنے پانون سے کھڑا ہونے لگا اور دسوین مہینے امان بابا بولنے لگا —

شاہزادہ البرٹ کی والدہ اونکو بہت پیار کرتی تھین ہر دم اونھین کا دم بھرتی تھین شب و روز
اونکی پرورش بڑے ناز و نعم سے فرماتین ایک لحظہ اونکے پاس سے کہین اور نجاتین اتفاقاً
ایکبار جناب بیگم صاحبہ اور اونکے شوہر ڈیوک صاحب سے بسبب ایک شکر رنجی کے افتراق
ہوگیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکر سکن گزین ہوا اگر اس لطف و پیار کا اثر شاہزادہ اکبر کے
دل پر کچھ بھی نہوا گو کہ یہہ امر اکثر ہوا کرتا ہے اور تجربہ مین بھی آیا ہے کہ جہان لڑکے پر زیادہ لطف
و پیار ہوتا ہے وہی لڑکا زیادہ ذلیل و خوار ہوتا ہے —

جناب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مقام اتھین برگ کے قریب ایک قصر شاہی کو اپنا مسکن بنایا
اور آخر کار اوسی گوشہ گزینی اور عزلت نشینی مین اس دار فانی سے سفر آخرت فرمایا لہذا اِنکی
پرورش اونکی جدہ ماجدہ نے فرمائی تعلیم و تربیت مین بڑی دقت اوٹھائی —

ایک تو کوبرگ کی بیگم صاحبہ اور دوسرے گاتھا کی بیگم صاحبہ تھین جناب ملکہ معظمہ ام اقبالہا
کوبرگ کی بیگم صاحبہ کی نسبت ارقام فرماتی ہین کہ وہ نہایت ذہین اور ذکی الطبع اور مردانہ
مزاج تھین اور دوسری بیگم صاحبہ غضب کی خوش طبع اور خوش مزاق تھین ہر ایک سی انس
رکھتین اور انتہا کی عنایت فرماتین پرہیزگاری اور نیک طینتی اونکی مشق ہیتی ہر طرح سے اونپر
لطف پروردگار تھا اس رسالہ مین بھی اونکا ذکر خیر جا بجا آیا ہی موقع موقع سی اونکا حال بھی راقم نی سنایا ہے

غرضکہ ان لڑکے بالونکی پرورش مین جو تبدل و تغیر واقع ہوا وہ معتنیات سے شمار کرنا چاہیے کیونکہ جناب
شاہزادہ البرٹ کے مزاج کی عجیب کیفیت تھی اندنون غصہ کی کثرت تھی دایہ خانہ مین سب
لڑکونکو مارتے تھے رونے اور ضد کرنے مین ہمت نہارتے تھے خود رائی دماغ مین سمائی تھی
ایم فلار سجٹر صاحب اونکے اتالیق کا قول ہے کہ اگر اونھین دھمکا کر خفگی سے ڈرا کر کسی امر کی
ممانعت فرماتے وہ ہرگز نمانتے بلکہ ضد سے وہی کام کئے جاتے —

برخلاف اس ملک کے شہزادونکے جہد و شعور سے کس طرح کی تعلیم و تربیت نہین پاتے ہین

آخر کو سن بلوغ و شباب اور پیرانہ سالی مین مثل گذرے اور اکثر اسکے خوشامدیون اور
ناموں کے مصاحبت مین گرم صحبت ہو کر غرق دریا سے توجہ [illegible] و تعصبات اور
ضعیف الاعتقادی ہو جاتے ہین شاہزادہ موصوف کی تعلیم و تربیت کا اہتمام سن
چہار سالگی مین ایم فلار سجنٹر صاحب کے سپرد ہوا تھا شاہزادہ صاحب کی صغر سنی سے
ایسی طبیعت تھی کہ عورات کی حفاظت مین رہنے سے نفرت تھی لہذا یہہ تبدیلی اہتمام
تادیب او نگرانی استاد جدید کی بباعث مرغوب ہوئی آخر کو یہی تربیت نہایت خوب ہوئی
جب کسیقدر سن اور زیادہ ہوا تیزی طبع اور ذہانت اور محبت کا وفور ہوا فیاضی اور عالی حوصلگی
اور خلق عام کے آثار کا ظہور ہوا صفات حمیدہ اور عادات پسندیدہ کی روز بروز نشو نما تھی
خوبیون کا ظہور نیکیون کا وفور ہر لحظہ پیدا ہوا صفائی ابلون اور معصومانہ اعترافات خطا اور اپنی
شوخی سے نادم اور پشیمان ہو جانا اونکی ایک تصویر سے جسکو خود انھون نے اپنے
دست مبارک سے اپنے روزنامچہ مین صرف چھہ برس کی عمر مین کھینچا تھا عیان ہے
اوسکے دیکھنے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ خارج از بیان ہے اس کم سنی مین
جبکہ اون کے خیالات کی بچہ بلند پروازی اور اپنے مزاج اور طبیعت پر یہہ حکمرانی تھی
کہ اپنا عیب و صواب خود انکو معلوم ہو جاتا تھا تو عالم شباب اور سن تمیز مین اونکے کیسے خیالات
عالی ہونگے اسی سے قیاس کر لینا چاہیے چنانچہ اوسکے روزنامچہ کا ایک مختصر سا نقشا ہے
جو حقیقت مین لاجواب ہے اور جو اس مقام پر بے محل اور خالی از لطف نہوگا ضبط تحریر مین لاتا ہون جناب
شاہزادہ مرحوم کے گذشتہ حالات پارینہ واقعات سُناتا ہون —

۲۶ جنوری ۱۸۶۵ عیسوی کو ہم سب لڑکے اپنا اپنا آموختہ یاد کرتے تھے مگر مجھسے نہ یاد ہو سکتا تھا اسلیے
مین رونے لگا اور کھانا کھانیکے بعد مجھکو کھیلنے کی اجازت بھی نملی کیونکہ مینے اپنا پچھلا سبق نہین
سُنایا تھا اور رونے لگا تھا اوسوقت پتھنی آیا اور زبان فرانسیسی مین ہم سے اوس سے
باتین ہونے لگین اوسکے تھوڑی دیر کے بعد چھوٹا لڑکا نسل آیا اور کسیقدر سیاہ کھریا لایا اوس سے
ہمنے بڑی خوبصورت تصویرین کھینچین —

۱۱ ماہ فروری کو مجھے آموختہ سنانا تھا مگر مین نچاہتا تھا کہ سُناؤن یہہ بات مناسب نہ تھی اور اس مین

صرف میری ہی شرارت تھی

۱۰ اپریل کو مجھسے اور میرے بھائی سے لڑائی ہوئی ہرچند یہہ بات مناسب نہ تھی۔ اس صغرسنی مین جو خطوط اس شاہزادے نے لکھے ہین خالی از لطف نہین ہین اون سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہہ شاہزادہ کس سلاست اور عبارت صاف سے اپنے خیالات کے ظاہر کرنیکا ملکہ رکھتا تھا منجملہ اونکے ایک مختصر سا رقعہ فرزند دلبند کلک جواہر سلک شاہزادہٗ موصوف کا ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

سنہ ۱۸۶۸ عیسوی۔ پیارے باپ۔ پرسون ہم سب متفق ہوکر ہوف مارشل کو دیکھنے گئے تھے اور کل اور کرنیل کو۔ اون کے مکان بہت عمدہ اور صاف وستھرے تھے۔ مجکو گوشہ خاطر سے فراموش نفرمائیگا اور کبھی کبھی یاد کرتے رہیگا اور جسوقت تشریف لائے گا میرے واسطے ایک گڑیا جسکا سر ہلتا ہو ضرور لیتے آئیگا فقط آپکا کمترین البرٹ۔

بعض اوقات اس بچہ سے مردون کیسے امور ظہور مین آتے تھے جنکو دیکھکر لوگ آئینہ وار حیران رہجاتے تھے گو اس عمر مین کھیل کود بچون کو بہت مرغوب ہوتا ہے مگر شاہزادہ خوشخصال مہر جمال کو جب دیکھا محنت شاقہ اور تحصیل علوم کا مائل پایا اون کے استاد ادیب خوش نصیب اونکی رغبت اور محنت کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ شاہزادہ کی کوئی نہ کوئی کام کرتے رہنا لوازمات بلکہ منجملہ ضروریات سے سمجھہ لیا تھا تقسیم اوقات ہر ایک امر کے انضباط کا چودہ برس کے سن وسال سے اوسکو خیال تھا اپنی مطالعہ کی اوقات کو یون منضبط کیا تھا کہ تمام ہفتہ کے ایام اور گھنٹے ہر علم وفن کے مطالعہ اور تحصیل کیواسطے علیحدہ علیحدہ منقسم کی تھی مگر اس سے یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ وہ ہمہ تن صرف تحصیل علوم اور اکتساب فنون ہی مین ہر وقت مستغرق رہتا تھا اور چلنے پھرنیکی صحت بخش آزادی سی غافل تھا جس سی بچونکے اجسام کو نشو ونما ہوتی ہے یا اس سن و سال کے لڑکے جو لہو لعب مین مصروف رہتے ہین اونسے آگاہ نہ تھا لیکن یہہ بات نہ تھی بلکہ وہ ہر کھیل اور بازی طفلانہ مین ہر ایک سی سبقت لیجاتا تھا جسوقت شام کو نوشت وخواند سی فرصت پاتا تھا پیادہ پا روزینہ کے کوہستانون پر چڑہتا تھا اودر ادہر اودہر سیر وگلگشت کیا کرتا تھا یا اپنے والد ماجد کے گھوڑون پر سوار ہوکر میدانون کیطرف سیر کوجاتا تھا ایک مرتبہ

گھوڑ دوڑ مین اول انعام جناب البرٹ نے حاصل کیا اور دریا سے راین مین ایک دفعہ تین میل تک پیرتا ہوا چلا گیا غرضکہ جو کھیل کود لڑکون کو جاننا چاہیئے اونسے ماہر ہوکر کمال حاصل کیا اور سب پر فوق لے گیا —

اعزاز اور رحمالی ظرفی کے آثار جو زمانہ آئیندہ مین شاہزادہ سے ظاہر ہوئے اوسکی طفلانہ بازیون سے پہلے ہی مستنبط ہوتے تھے —

کونٹ آرتھر منزڈورف جسنے عہد طفولیت سے اونکے ساتھ پرورش پائی تھی اور بعد ازان اونکے مصاحب خاص ہوئے تھے ایک خط موسومہ جناب ملکہ معظمہ مین فرماتے ہین کہ جناب شاہزادہ البرٹ نے اپنے بہادرانہ خیالات اور دلیرانہ حرکات سے اس سن و سال مین اپنا مافی الضمیر اظہار کیا تہ صاحب کو دیکھہ اور سُنکر لوگون کو حیرت ہوتی تھی —

یہہ شاہزادہ عالی تبار عہد طفولیت مین بڑا حلیم المزاج اور سلیم الطبع اور فیاض تھا اگر کسی سے کوئی امر ناانصافی یا بددیانتی کا سرزد ہوجاتا تو اوسکو بڑا غیظ آتا ایک دن کا ذکر ہے کہ سب لڑکے یعنے البرٹ آرنسٹ فرڈینانڈ اگسٹس الگزنڈرا اور چند اور لڑکے مع پال ونگھیم کے روزنیو کے مضافات مین کھیل رہے تھے کہ ہملوگون نے باہم یہہ صلاح کی کہ یہان سے متصل جو ایک قلعہ ہے اوسکے برج پر دھاوہ کرین چنانچہ ہملوگون کے دو فریق ہوگئے ایک تو حملہ کرنیوالے تھے اور دوسرے اوسکی حفاظت کیواسطے متعین تھے ہم مین سے ایک لڑکے نے یہہ بتایا کہ اس قلعہ کیجانب عقب ایک ایسی مخفی راہ ہے جس سے پوشیدہ قلعہ کے اندر پہونچ جاسکتی ہین اور کسیکو ہمارے جانیکی خبر بھی نہوگی اور قلعہ بلا دقت اور زحمت کے ہاتھہ آجائیگا البرٹ نے یہہ سُنکر کہا کہ یہہ بات تو نیکنامی کی دلاور کیواسطے بڑی بزدلی کی ہے اور دشمن کے مقابلہ مین خلاف مردانگی ہے ہمارا کام حریف سے دوبدو اور عدو کے روبرو لڑنیکا ہے دغا و فریب سے دشمنکو زیر کرنا دلاور سے بعید ہے یہہ سُنکر ہم سب اوس کیواسطے ایسی جوانمردی اور دلیری سے لڑے کہ اوس رزم کی گرم بازاری مین البرٹ نے ایسی ایک ضرب میری ناک پر لگائی کہ نہایت سہمناک ہوکر بیجان لہو نیر آئی چنانچہ آجتک اوس زخم کا نشان باقی ہے مگر وہ شاہزادہ بعد ازان مجکو پہچانکر بہت شرمندہ اور نادم و منفعل ہوا اپنی اس حرکت سے بہت پشیمان و خجل ہوا اور

اوسکا گونٹ صاحب اوس شاہزادہ کی خدا ترسی و ترحم اور نیک طبیعتی کے شاہد ہین اونکے عہد طفلی سے ان امور کا ظہور اوسکی گفتار اور کردار سے پیدا تھا خلق عام ہر صورت سے ہویدا تھا اور ایسے ہی عادات ستودہ صفات اوسکے خوش مزاجی اور راست روی کے باعث ہوئین جسکی تعریف مین ہر شخص رطب اللسان اور عذب البیان رہا کرتا تھا اور غربا و مساکین کے حق مین اوسکا رحم و کرم عام تھا محتاجون کی حاجت روائی اوسکا کام تھا اون کا درد دکھہ اوس سے سنا نہین جاتا تھا اونکو تکلیف مین دیکھکر دل بھر آتا تھا ایکدن مینے اوسے ایک فقیر کو کچھہ پوشیدہ دیتے دیکھہ لیا اوسپر اوسنے مجھسے کہا کہ ہرگز اس امر کا ذکر کسی سے نکرنا کیونکہ دینے کے باب مین یہہ بات یاد رکھنی ضرور ہے کہ جب کسیکو کچھہ دیوے تو اسطرحسے دے کہ کوئی اوسے دیتے نہ دیکھے —
اتفاقاً ایک روز موضع وفس باح مین آگ لگی بہت سے مکانات جلکر خاکستر ہوگئے ازانجملہ ایک غریب کا جھوپڑا ابھی تھا جو جلکر تمام ہوا اوس بیچاریکا جینے جی کام ہوا مگر جبتک اس شاہزادہ نے اوسکے پاس نیا جھوپڑا بنانے کے لیئے روپیہ کافی نہ بھیجہ لیا اوسکو چین نہ آیا یہہ بات قابل غور ہے کہ چھہ برس کا سن و سال اور غربا پروریکا یہہ حال لوگونکو اس پرورش و پرداخت سے کیا کیا دھیان تھے اوسکی نسبت بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے کیا کیا گمان تھے ایسے حرکات سے لوگ جانتے تھے کہ یہہ لڑکا ہونہار ہوگا جو نہین بفضل الہی بڑا نامدار ہوگا —
ناظرین اوراق کو تمثیلات مذکورہ بالا سے اس صغر سن شاہزادہ کی دریا دلی اور علو ہمتی کا خیال قول کلام منقوش خاطر فیض آثر ہوا ہوگا مگر اب مین اوسکی شرارت اور شوخی کا بھی تذکرہ گوش گذار کرتا ہون جو امر واقعی ہے اوسکا بھی اظہار کرتا ہون کیونکہ شوخی و شرارتکا یہی سن ہوتا ہے کھیل و کود کا یہی دن ہوتا ہے اکثر شاہزادہ جسوقت اپنی ضد اور خود رائی پر آجاتا اپنی بساط کے موافق شوخی اور شیطنت سے باز نہ آتا ایک دفعہ شاہزادہ البرٹ کی دادی نے اپنے دل کا ارمان نکالنے کے لیئے سب چھوٹے چھوٹے لڑکون اور لڑکیون کی دعوت کی بڑی دھوم دھام کی ضیافت کی اوسوقت شاہزادیکا سن پانچ برسکا تھا بیگم صاحبہ نے یہہ چاہا کہ شاہزادہ بھی کسی لڑکی کے ساتھہ ہمرولیف ہوکر رقص کرے چنانچہ ایک لڑکی شاہزادہ کی ہم عمر اس امر کے واسطے تجویز ہوئی جب اور لڑکے اور لڑکیان

اپنا اپنا ناچ ختم کر چکین تو شاہزادہ کی باری آئی اسنے دغابازی ہیٹ مچائی کہ اول تو لیٹا
بیٹھا کہ ناچنے کو کسیطرح نہ اوٹھا ہزار دم دلاسا دیا لاکھ سمجھایا بوجھایا مگر وہ کسیطرح سے
راہ پر نہ آیا ایسا شور و غل مچایا کہ سارے مکان کو سر پر اوٹھایا کسیکی بات اوسکو پسند نہ آئی
حتی کہ بھائی کی نصیحت بھی نہ بھائی اگر اوسمین عیب تھا تو یہی تھا جو تمام عمر اوسکے ساتھ
رہا اور مرتے دم تک اوس سے نہ چھوٹا علاوہ اسکے اور سب باتین اوسمین پسندیدہ تھین
اچھی اچھی صفات حمیدہ تھین مثلاً دلسوزی اور دردمندی سکے کامون کو فکر و غور سی کرنا
کسی حال مین استقلال کو ہاتھہ سے نہ دینا خیالات نفیسہ کی عادت اپنی ذات پر قدرت
اپنے کردار اور گفتار مین نہایت حزم و احتیاط دانشوری اور ہوشمندی سکے عمدہ صفات
سے موصوف تھا نیک کامون مین بدل مصروف تھا اپنے برادر کلان سے بھی ان باتونمین
اوسکو فوق تھا نیکوکاری اور مردم دوستی کا بڑا ذوق تھا صرف ان سب کی ضد مین اوسکی
ایک ضد تھی جو ایسی خلقی اور جبلی تھی کہ جب حسب خواہش اوسکی تعمیل نہوتی تو بعض اوقات
بہت سختی سے پیش آتا بارہا شدت غیظ سے اپنے جامہ سے باہر ہو جاتا مگر تاہم منجملہ اور
صفتون سکے خندہ پیشانی اور خلق عمیم اوسکا سب سے زیادہ تھا جو اوسکی صورت دیکھتا
دام محبت مین اسیر ہو جاتا خلق کا وہ عالم تھا کہ جس سے ایک بات کی وہ بندہ درم ناخریدہ ہو گیا
تمسخر اور سیر و تماشے سے بھی اوسکو ذوق تھا اور مزاح و دل لگی کا بھی اوسکو شوق تھا ایکبار کا
ذکر ہے کہ اوسنے اپنے معلم علم کیمیا سے چند چھوٹی چھوٹی شیشیان جو مٹر کے دانہ کے برابر
ہون گی تیزاب کبریت سکے دخان سے پر کرائین اور تمام ناچ گھر کے فرش پر اسطور سے
پھیلائین کہ جتنے حاضرین جلسہ سے تھے اوس بخار کے دماغ مین سرایت کرجانیسے نہایت
پریشان ہوے سخت حیران ہوے آخرکار ایسے گھبرائے کہ آنکھین ملتے ہوے وہانسے باہر نکل آئی
حضار کی بیجہ سرگردانی لوگونکی پریشانی دیکھکر شاہزادہ بہت خوش ہوا مگر جب اونکی والد ماجد نے یہ ماجرا
سنا بہت ناسپوتا لڑکے پر بہت خفا ہوئے سخت زجر و توبیخ سے پیش آئے —

سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مین تعلیم و تربیت شاہزادونکی جو بسبب نکاح ثانی اونکے والد ماجد نے معرض تعویق مین پڑی
تھی پھر از سر نو شروع ہوئی اوسوقت شاہزادہ کی عمر سولہ اور اوسکے بھائیکی سترہ سال تھی

البرٹ کو نوشت خواند کا اتنا خیال تھا کہ جو تھوڑا سا وقت خورد و نوش مین صرف ہوتا اوسکو بھی بے سمجھے کہ مفت مین ضائع ہوا جو علم و ہنر سیکھنے مین مصروف ہوتے کبھی اوسمین ناغہ نکرتے کھیل تو کبھی جو باعث تندرستی اور توانائی ہین ہرگز نہ ترک کیجاتے اس شاہزادہ کو علم موسقی مین ایسا کمال حاصل ہوا کہ عمدہ عمدہ گیتون کے اختراع کا ملکہ ہوگیا۔

خلق و محبت انس و مروت شاہزادہ مین اسقدر زیادہ تھا کہ اگر اوسکو اور کوئی کمال بھی حاصل ہوا ہوتا تو بھی اوسکی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ ایسی تھین کہ اوسکو بے عیب اور مستدین قرار دینے کے لیے کافی اور وافی تھین غرضکہ اوسکے خلق و محبت کے بارہ مین کہان تک خامہ فرسائی کیجیے اپنے عزیز و اقارب سے جو اوسکو موانست دلی اور الفت قلبی تھی وہ اون خطوط سے ظاہر و باہر ہے جو اوسنے اپنی والد ماجد اور دادا صاحب کے حضور مین ارسال کیے ہین اونکے مضامین سے صفائی قلبی اور بے تکلفی دلی صاف عیان ہے جو محبت اور الفت اوسکو اپنے برادر کلان سے تھی اوسکی کیا حاجت بیان ہے یہ سب جانتے ہین کہ جب شاہزادہ کا نکاح ہوا تو دونون بھائیون مین افتراق ہوا شاہزادہ کیو یہہ امر نہایت شاق ہوا اور جدائی نے ایسا ستایا کہ دم لبون پر آیا مگر اوسکی اس محبت اور خلق عام کا یہہ نتیجہ ہوا کہ وہ لوگ اوسکے لڑکپن مین ہنسی سے کہتے تھے کہ کسی نہ کسی دن اسکی نسبت خالہ زاد بہن سے ہوگی وہ آخر کار ظہور مین آیا کہ جناب شاہزادی وکٹوریا کا بھی دل انکی طرف مائل ہوا فضل الہی شامل ہوا میلان طبیعت نے اپنا رنگ دکھایا محبت نے نقشہ جمایا جسوقت کہ شاہزادی ممدوحہ کی تخت نشینی کا وقت آیا تھا اوسوقت تو الفت نے اور ہی سماں دکھایا تھا جناب شاہ ولیم چہارم کب تک تخت نشین رہتے زینت بخش تاج و نگین رہتے آخر کار ایک روز جانسوز سفر آخرت پیش آیا اس جہان گذران سے لاولد ملک عدم کو کوچ فرمایا پھر تو وارث تخت و تاج کا کون محتاج تھا خداوند کریم اپنے لطف عمیم سے جناب شاہزادی وکٹوریا کو سلامت باکرامت رکھے سب لوگون کی نگاہ طلوع آفتاب جلال اقبال سے انھین پر پڑتی تھی تمام عالم اس بات پر متفق اللفظ و البیان تھا کہ سوا اے شہزادی کے اور کسیپر مالک سریر خلافت ہونیکا گمان تھا اوہر تو لوگ اس سلطنت وسیع کے کاروبار کی عظمت و شان کو دیکھتے تھے اودہر اس شکیل جمیل

جوان بخت ہجوون سال خاتون فرخندہ خصال کو جو سلطنت انگلستان مین سب کا
سرتاج ہونیوالی تہی دیکھکر کہتے تھے کہ الحمد اللہ ہمہ ثروت واقبال ہمہ حشمت وجلال
خداوند کریم اسکو صدہا سال سلامت باکرامت رکھے کوئی کیسا ہی مستقل مزاج اور
جفاکش ہو جب تاج شاہی اسکے سر پر رکھا جاتا ہے تو ضرور سر جھکا دیتا ہے اسلیے اوسکے عزیز
اقارب اور اہالی خاندان کو یہی گمان تھا اسی امر کی فکر دامنگیر تہی ہر وقت اسیکا دہیان
تہا کہ شہزادی مذکور دارائی اور کاروبار سلطنت اور سیاست امور ریاست کیونکر سرانجام اپنیگے
اس پر طرہ یہ کہ بالعموم بالوست صفات خدم وحشم سے کسطرح روبانصرام لائینگے بالفرض اوسکے
دماغ مین خلل آجائیگا پھر کیونکر یہ کام انصرام پائیگا کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ جس سے
یہ مقصود بخوبی ہو جاتی رفاقت اور موانست سے کسی مونس
غمگسار کے اونکی طبیعت بہی نہ گھبراتی شاہ ولیم نے جو انگریزی عادات ورسم ورواج
اور اونکے حرکات وسکنات اور طریق بسر اوقات سے بخوبی واقف تہے بکمال خوض وغور اور
بہ ادراک زاید پرنس البرٹ کے رفتار گفتار اور طریق کردار کے صغر سنی سے نگران رہنے
سے تجویز کیا کہ یہی گل اوس صدر کے ہمپہلو ہونیکے لایق ہے اور شہزادی وکٹوریا کا زوج
صاحب تاج اس سے بہتر اور کوئی نہ ہوگا چنانچہ بسبیل تذکرہ انحضرت نے اسبات کا ذکر اپنے
بھائی شاہزادہ البرٹ کے والد ماجد ڈیوک کوبرگ سے کیا وہ اسکو سنکر بہت خوش ہوے
بعد چندے جناب ڈیوک موصوف کسی اور غرض خاص سے ۱۸۳۶ عیسوی کی فصل بہار مین
مع اپنے دونو صاحبزادون البرٹ اور ارنیسٹ کے عازم انگلستان ہوے ظاہرا کوئی اور
سبب اس سفر کا بجز اسکے معلوم نہوتا تھا کہ ان دونون شہزادون کی ملاقات مسرت
آیات شاہزادی وکٹوریا سے کرائین کسی صورت سے انکی صورت اونکو دکھائین ادہر
شاہ ولیم چہارم شاہزادی کے چچا نے جو ابتک بقید حیات تہے اور جنکے خیالات اوس
شاہزادی کی نسبت سے نسبت کچھ اور ہی تہے یا اس نظر سے کہ جو بات کسیکے دہیان مین
نہین آتی اگر کوئی اوسے سوجھا دے تو بہی وہ اوسکا خیال نہین کرتا ہے اس امر مین سعی
بلیغ عمل مین لاے کہ ڈیوک کوبرگ انگلستان مین حتی الامکان نہ آسکے مگر شاہ موصوف کا کوئی

غرضکہ جبکہ کام نہ آیا اور ڈیوک موصوف آخر کار انگلستان مین تشریف لایا اسوقت شاہزادی وکٹوریا اور پرنس البرٹ کا سن سترہ سترہ برس کا تھا ہر ایک کو جوانی کا امنگ اور جوش شباب تھا ایک غیرت ماہتاب تو دوسرا رشک دہ آفتاب تھا شاہزادی نے جب البرٹ کو دیکھا دل مائل ہوئی۔

اسوقت شاہزادیکا قد اپنے بھائی سے کسیقدر پست تھا مگر حسن وخوبی مین نہایت درست تھا جو اون خوشرو تنومند اور خوشنحو تھا نہایت سادہ مزاج خلیق ملنسار ہر دل عزیز نہایت صاحب تمیز تھا [illegible] نورانی خندہ پیشانی اقبال کی نشانی جو دیکھتا والہ وشیدا ہو تمام سے محبت [illegible] مبتلا ہوتا اگر [illegible] ساتھ پیانو باجہ بجاتا یا تصویرکشی خواہ نقاشی مین مصروف رہتا تھا غرضکہ کوئی لحظہ [illegible] کسی نہ کسی کام مین وہ مصروف رہتا۔

یہ پہلا مرتبہ تھا کہ شاہزادہ البرٹ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ساحل انگلستان [illegible] زینت بخشی اور چند روز تک وہان اقامت فرمائی شاہزادہ البرٹ کا مقام [illegible] ہمراہ کینٹ کی بیگم اپنی خالہ کے رہنا اور شاہزادی وکٹوریا کے ہم سبق [illegible] استاد سے تعلیم پانا ایک جا شب وروز شاہزادیکے ساتھ نشست وبرخاست [illegible] آمد ورفت اور محبت باہمی اخلاص اور الفت کا اب ایک قصہ ایسا دلچسپ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ الف لیلہ کی داستانون کی قدر کھوتا ہے اسی محبت [illegible] انجام کار یہ نتیجہ دکھایا کہ دونکی کتخدائی کا نقشہ جمایا۔

جبتک انکا قیام انگلستان مین رہا جو خاطر ومدارات اور تواضع وتکریم اور مراتب مہمانداری اور محفلین اور جلسے شاہ ولیم چہارم اور ملکہ اڈیلیڈ اور کل قرابتداران شاہی کیطرف سے عمل مین آئے اظہر من الشمس ہین اور جسقدر اعزاز واکرام منجانب ارکان دولت و اعیان سلطنت و روسا و امرا نامدار اور ارباب مقدار ظہور مین آئے وہ بھی محتاج شرح وبیان نہین ہین۔

بعدازان شاہزادہ میزبانان عالیشان سے بقدر رخصت حاصل کرکے انگلستان سے روانہ ہوکر بمقام برلن ایک مکان رفیع الشان مین فروکش ہوا اور بہ تخت نگرانی شاہ جم جاہ لیوپولڈ والی

سیاح یا مسافر سے جو اوسکے ہوٹل مین قیام پذیر ہوتا شاہزادہ کا ذکر کرتا یہہ آنکھون مین
خوشی سے انسو بھر لاتا تھا اور اوس عالی جناب کے مشہور کامون اور خوش اخلاقی اور فیاضی
کا ذکر اوسکو سناتا تھا اور اپنی نشست گاہ کی دیوارون پر جو تصویرین بنا رکھی تھین وہ سبکو دکھاتا
تھا اور خود بھی دیکھا کرتا تھا انمین ایک تصویر تو جناب ڈیوک سکیس کوبرگ گاتھا مرحوم کی
دوسری جناب ڈیوک صاحب حال کی تیسری جناب شاہزادہ البرٹ کی تھی مگر ان سبمین
شاہزادہ کی تصویر کو بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر سیاح کا یہہ چشم دیدہ بیان ہے اور اکثر
رسالون مین اسکا تذکرہ آیا ہے کہ جب وہ پیر روشن ضمیر اون تصویرون کا مسافرونکو
معاینہ کراتا تھا بے اختیار زار زار روتا تھا —

بعد استقامت سہ سالہ کے ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۶ عیسوی مین شاہزادہ البرٹ مدرسہ چھوڑکر قصبہ
بان سے روانہ ہوا وقت رخصت جو لوگون کا حال ہوا باشندگان قصبہ کو مہاجرت سے ملال ہوا
اور جسقدر غربا اور مساکین کو جو پرورش یافتہ بذل و نوال شاہزادہ خوش خصال کے تھے
رنج و افسوس ہوا خیال مین نہین آسکتا ہے بیان مین کب سما سکتا ہے —

سنہ ۳۷ عیسوی مین بعد وقوع واقعہ جانگداز و حادثہ روح فرسا جناب شاہ ولیم چہارم کی شہزادی
وکٹوریا بالفضل ایزدی تخت نشین ہوئی رونق بخش تاج و نگین ہوئی سلطنت برطانیہ کے تمام رعایا
برایا اونکے جلوس میمنت مانوس سے شاد ہوے قید غم سے آزاد ہوے انگلستان خوشی سے
پھولا نہ سمایا ہر کہہ و مہ کا مقصد بر آیا —

جب یہہ خبر فرحت اثر شاہزادہ خوش سیر نے سُنی وہ اوسوقت بان کے یونیورسٹی مین تحصیل علوم
مین مصروف تھے فوراً ایک تہنیت نامہ بکمال فرحت و انبساط بنام جناب ملکہ معظمہ کے تحریر فرمایا اپنا اظہار
محبت اور جوش طبع دکھایا ہر چند کہ اوسوقت شاہزادے کے دلمین اسبابات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ تین برسکے
بعد مین بھی مدت العمر کے لیئے ملکہ معظمہ کی دولت ابد مدت کا شریک رنج و راحت ہونگا —
تہنیت نامہ مین بعد اظہار اشتیاق مالا یطاق کے جو باستماع مژدہ جانبخش تبدیل حالت ملکہ دورانسکے
حاصل ہوا تھا اور ادای مبارکباد بافت شرح و ذمہ داری ہای نمایان لوازم منصبی شاہان کے جو جناب
شاہزادہ صاحب نے حوالہ قلم خود رقم فرمایا تھا وہ ذیل مین لفظ بلفظ لکھا جاتا ہے —

میرے تہ دل سے یہہ دعا ہے خاص یہی مدعا ہے کہ احکم الحاکمین رب العالمین شاہنشاہ شہاہن مالک کون ومکان تمہارا حامی ومددگار رہے اور اپنی قدرت کاملہ سے تمکو اس مشکل اور عالی مرتبہ کی مہمات کے انصرام کی توفیق عطا کرے تمہاری سلطنت مدت مدید تک قائم وبرقرار رہے فرخی اور ہمایونی سے شاندار رہے اور درگاہ قاضی الحاجات مستجاب الدعوات سے یہہ بھی دعا ہے شب و روز یہی التجا ہے کہ تمہاری کوششون اور محنتون کا صلہ حق جل وعلی یہہ عطا فرمائے کہ ایک عالم تمہارا مطیع ومسخر ہوجائے تمہاری تمام رعایا شکرگذار ہو جان نثاری پر تیار ہو تمکو بدل عزیز جانے عقیدت سے اپنا بادشاہ مانے چونکہ شاہزادہ عالی ارادہ نے یہہ دعائین صاف طینتی اور نیک نیتی سے بخلوص دل دی تھین وہ سب مستجاب ہوکر بے کم وکاست راست نکلین اور خود شاہزادہ بنفس نفیس جناب کبریا کے حکم سے اون تا جاہ وشان مفرح اور منقح نشان نتائج گران بہا کا باعث ہوا جنسے اس چمک دمک کی ساتھہ ہماری عزیز ملکہ معظمہ دامت اقبالہا کے چراغ سلطنت کو فروغ ہوا جسکی روشنی نے تمام پر نور کیا جلالت وحشمت مین مشہور کیا۔

ب شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی تعلیم کافی اور تحصیل وافی قریب الاختتام ہوچکی تھی بلکہ فارغ التحصیل ہوگیا تھا لہذا شاہ لیوپولڈ نے یہہ تجویز فرمایا اونکی رائے مین یہی آیا کہ ب شاہزادہ سیر وسیاحت اور گلگشت مملکت معاینہ دیار وامصار فرمائے چندے یون بھی ل ئے تاکہ جو تحصیل علوم اوسنے کی ہے اوسکو باحسن وجوہ پختگی ہوجائے جو کچھہ کتابون مین پڑھا ہے خواہ دیکھا اور سنا ہے وہ نگاہ سے بھی ایک نظر گذر جائے اور علاوہ برین جو خیالات مشتبہ شادی عروسی ودامادی اوسکے دماغ مین سمائے ہین وہ بھی بہل جائین —

چنانچہ ۲۸ اگست ۱۸۳۷ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی تبار مع رفقاء جان نثار قصبہ بان سے بصد آن بان روانہ ہوا بارش باران رحمت آلہی رعد کی گرج صاعقہ کی چمک بجلی کی کڑک مین ایک ایک شب بمقام کوبلنز اور مانہیم مقام کرکے رہگرای منزل مقصود ہوئے اور بعد رونق افروزی مقام باسل کے کوہستان جورہ کی راہ سے مخیم سرادقات اقبال نے مضافات برن مین بمقام ایلفینو نزول اجلال فرمایا اور یہان اپنی خالہ عزیزہ جناب بیگم صاحبہ کے پاس تین روز تک

بھی عجب واقعہ کار تھا چار و ناچار چند روز صبر کرنا مناسب سمجھا بعد ازان جب شاہ جمجاہ موصوف نے اس امر کا تذکرہ اپنے بھتیجے شاہزادہ البرٹ سے کیا اوسنے بے اختیار یہہ جواب دیا کہ جن امور کا ہنوز فیصلہ نہین ہوا اور جو معاملات طے نہین پاسکے اونکے بارہ مین مجھسے دریافت کرنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ جبتک طرف ثانیکی جانب سے اقبال نہوئین کسی طرحسے کچھہ نہین عرض کر سکتا ـــ

مگر اس مقام پر ہم یہہ ضرور کہین گے کہ شاہزادہ کو نکاح کرنا بدل منظور تھا ملکہ معظمہ کے نشۂ محبت مین چور تھا لیکن اس نازک موقع پر طرح طرح کے خیالات قسم قسم کے توہمات اوسکے دل محبت منزل مین گذرنے لگے کبھی دلسے کہتا تھا کہ ملکہ کا شوہر ہونا جو بذات خاص فرمانروا ہے کچھہ فوقیت اور فخر کی بات نہین ہے کبھی خیال کرتا تھا کہ اگر حسن اتفاق سے ایسا ہوا بھی تو مجکو اپنی ذاتی عزت و توقیر کا خیال دلسے دور کرنا ہوگا کبھی یہہ سوچتا تھا کہ اکثر معاملات مین درجۂ مساوات کا ہمہ فرق آجائیگا اور یہہ اونکا ستارہ نہین دوم شمار کیا جائیگا اگر ایسا ہوگا تو اچھا نہوگا کبھی اس اودھیڑ بن مین رہتا تھا کہ ملکہ معظمہ کا جو ہنگام مہلت ہونا اس کا جس مین توقف کرنا خالی از علت نہین ہے شاید اس مہلت سے اونکی غرض یہہ ہو کہ صاف صاف انکار کرنا شایان شان ذیشان بلند مکان نہین ہے لہذا یہہ ظاہر اقرار و پردہ انکار ہے کبھی یہہ اندیشہ ہوتا تھا کہ ایسا نہو کہ بعد انتظار چند سال کے یکلخت نامنظور کر کے صاف انکار کرے تو مفت مین انگشت نمائی ہم چشمون مین رسوائی ہو کبھی اس بات کا اوسکو دھیان آتا تھا کہ کہان کا بیاہ کیسا نکاح یہہ سب بکھیڑا ہی بہتر ہے کہ کوئی پیشہ ایسا اختیار کرلون کہ اوس سے اپنی اوقات بے منت غیرے بسر کر دون چنانچہ اونکے والد ماجد بھی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ایک امید موہوم پر شاہزادہ کا شباب مفت خراب ہوتا ہے کسی نہ کسی شغل کی طرف اوسکو مائل کرنا انسب ہے ـــ

ادہر تو یہہ خیالات اور توہمات تھے اب کچھہ ادہر کا حال سماعت فرمایئے جسوقت سے ملکہ معظمہ نے ایسا رد کھا جواب اپنے عموی نامدار شاہ بلجیم کو تحریر فرمایا تھا اوس روز سے اونکے دل کی عجب کیفیت تھی ہر لحظہ اپنی تنہائی کا ملال ہر لمحہ اور ہر ساعت ایسے شخص کے ساتھہ عقد نکاح کی ہونیکا خیال رہتا تھا جو اس اعلے ترین مرتبہ سلطانی اور تفکرات اور ترددات

متعلقہ امورات خانقانی کا مشیر با تدبیر اور دبیر خوشنویس تحریر اور خوش تقریر ہوتا اور جو معاملات خانہداری اور مراتب عشرت و کامرانی کا شریک اور محرم راز و نیاز واقف اسرار نہ ہوتا اس سے کسی قدر نو امور سلطنت کے ارکان مین کمی ہوتی کچھہ تو نشاط و خرمی ہوتی یہہ سوچ کر جو ملکہ معظمہ نے اپنی تحریر سابق پر غوض و غور کیا تو سراسر اسمین اپنی ہی ہٹ دھرمی پائی سوا اسکے اور کوئی بات خیال مین نہ آئی اپنی حرکت سے نہایت پشیمان ہوئی سخت حیران ہوئی اپنے آپ کو بہت سی لعنت ملامت کی اور اسباب پر نہایت تاسف آیا کہ مینے ایسا کلمہ کیون سُنایا چنانچہ اس موقع پر جو ملکہ معظمہ نے ایک مقام پر ارقام فرمایا خلاصہ اوسکا درج ذیل ہے —

مین اپنی بیباکانہ تحریر اور بے محابا تقریر سے معذرت کے لایق بھی نہین ہون بجز اسکے کہ اوسوقت مینے صرف یہی خیال کیا تھا کہ مین ملکہ انگلستان ہون اور تن تنہا کمسنگی مین آزادانہ رہتی ہون اور سن بھی میرا صرف اٹھارہ برس کا ہے ابھی نکاح کی کیا جلدی ہے ناحق بیٹھے بٹھائے پابزنجیر ہونا آزادی کو کھونا ہے لیکن اب مین اس اپنی عجلت سے شرماتی ہون اب جواب صاف دینے سے پچھتاتی ہون نہایت پشیمان اور خجل ہون اپنے کیے سے منفعل ہون کیا کہون کیسی پریشانی ہے سخت حیرانی ہے لیکن اسمقام پر یہہ بات قابل غور ہے جبکہ ایک خاتون نوجوان کو عالم شباب کا جوش ہو اور جو قدرتی خواہشون سے بلاخواہش مدہوش ہو نہ خود تجربہ کار ہو نہ کوئی مونس نہ صلاح کار ہو نہ کوئی شوہر سا رفیق و غمگسار ہو نہ کوئی امور اہم مین مددگار ہو اٹھارہ برس کے سن و سال مین ملکہ ہوجائے انصاف کا مقام ہے کیونکر تن تنہا سلطنت کا کام انصرام پائے ہرچند یہہ تحریر اب فضول ہے اسکے لکھنے سے کیا حصول ہے مگر تاہم یہہ ایک بات قرار پائی کہ جب شاہزادہ البرٹ جواب شافی اور قول فیصل کے مستدعی ہین تو دونون شاہزادہ دوسری مرتبہ انگلستان کو تشریف لیجائین اور وہان پہونچکر جیسا ہو اوسکی تعمیل فرمائین چنانچہ جرمنی سے روانہ ہوکر بعد طے منازل و قطع مراحل دریاے شور انکا جہاز ساحل انگلستان پر لنگر انداز ہوا بار دوم شاہزادہ البرٹ رونق افروز مملکت برطانیہ ہوا اسمرتبہ جو جو باتین بہ نسبت شاہزادہ عالی الوقت

کے طرف ثانی کے ذہن مین تھین وہ مو بمو راست نکلین اور پہلی مرتبہ سے اسدفعہ شاہزادہ کی ہر ایک بات مین فرق پایا گیا کیونکہ پہلے جب شاہزادہ وہان تشریف لیگیا تھا تو اوسکے ایام طفلی تھے اور اب ماشاءاللہ نہایت شکیل اور جمیل سرو قامت سہی بالا جوان رعنا ہوگیا تھا بلکہ جسقدر عمر نہ تھی اوس سے قد بالا دو بالا معلوم ہوتا تھا اور لیاقت کا تو کیا پوچھنا تھا فارغ التحصیل ہوچکا تھا اب صرف چند روز کا وقفہ درمیان تھا ورنہ ملکہ معظمہ کو قبول و ایجاب مین کسی طرح کا پس و پیش باقی نرہا تھا۔

لارڈ ملبارن اور ملکہ معظمہ کے عموی نامدار کی یہہ دلی تمنا تھی ہر وقت خدا کی درگاہ مین یہی دعا تھی کہ ملکہ کا عقد کسی لائق و فائق نوشاہ سے ہوجائے۔

شاہزادہ البرٹ کی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ سے بدل آرزمند تھے اور صاف صاف کہتے تھے کہ فی الواقع ملکہ معظمہ کے لائق یہی شاہزادہ عالی ارادہ ہے اس مرتبہ شاہزادہ البرٹ نے انتہا درجہ کی محبت اور موانست بڑہائی کوئی بات خلاف رضا جوئی ملکہ معظمہ کے لب پر نہ آئی ہر جلسہ اور مقام مین ملکہ معظمہ کے ساتھہ جاتا جدائی کا نام زبان پر نہ لاتا جس سے یہہ بات ملکہ کے دل پر نقش کالحجر ہوگئی تھی شاہزادہ کی محبت صرف ظاہری نہین ہے بلکہ دلی ہے بناوٹ کا نام نہین ظاہرداری کا کام نہین الفت اصلی ہے لیکن کوئی موقع اونکو ایسا نہ ملتا تھا کہ شاہزادہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتین لیکن ایک جگہہ کی بود و باش ایک مقام کی نشست و برخاست سے کبتک ایسا موقع ہاتھہ نہ آتا آخرش ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ملکہ معظمہ کی زبان پر بکمال دانائی یہہ بات آئی کہ اپنی خواہش نکاح ظاہر فرمائی ۔

ایک شب کو ایوان شاہی مین بتقریب دعوت جسمین شاہزادے اور شاہزادیان اور امراء و روسا کے زن و مرد بلا لحاظ و پاس ایک دوسرے کے ساتھہ ملکر رقص کرتے مین جمع تھے ملکہ معظمہ نے اس موقع کو مغتنمات سے سمجھا اور بعد رقص کے اوس گلفام نے اپنے دست مبارک کا بنایا ہوا ایک گلدستہ شاہزادہ کے پیش کش کیا وہ گلچین ریاض محبت اس رمز کو سمجھہ کر باغ باغ ہوگیا مگر چونکہ اوسکی صدری بہت تنگ و چست تھی اور لوتام بھی برابر پہنین خوب

چسپان تھے اسواسطے شاہزادہ اس عطیہ عظمی اور نعمت غیر مترقبہ کو اسمقام پر جہان اوسکی گفتگو قیصر ہونی رکھے سے بند ورتھا پس اوسنے فوراً جیب سے قلمتراش نکالکر صدری کو سینہ کے پاس سے چاک کیا اور اپنے دل کے پہلو مین اوس فرحت انگیز محبت خیز شگون کو بکمال جگہ دی بعد اوسکے پریوی کونسل کو اس ہونہار قرابت سے مطلع کرنا ایسا مشکل نہ تھا جیسا جانبین کو اپنا اظہار خواہش نکاح دشوار تھا۔

بعد لینے اس تحفہ جان بخش کے شاہزادہ بکمال انکسار مدائح وشکر گذار اون خاطر ومدارات اور تواضع وتکریم ولطف عمیم کا ہوا جو منجانب جمیع ارکان خاندان شاہی کے باخلاق تمام اس مرتبہ انگلستان مین ظہور مین آئے اور یہان کے قیام مسرت انجام سے جو فرحت وانبساط حاصل ہوئی اوسکا شکریہ ملکہ معظمہ سے ادا کرنے مین گرم سخن تھا کہ جناب ملکہ معظمہ نے بیباکانہ اور بلا تکلف موقع پاکر یہہ ارشاد کیا کہ اگر فی الواقع جناب کی طبیعت اسملک سے اس قدر مسرور ہوئی ہے اور کلفت دور ہوئی ہے تو کیا عجب ہے کہ آپ یہان قیام فرما ہونے اور اسکو اپنا خانہ بے تکلف تصور کرنے مین عذر نفرمائین گے اوسوقت شاہزادہ کا تبسم اور چہرہ کا شرم وحیا سے عرق آلودہ ہو جانا گل رخسار پر سرخی کا آجانا آنکھون ہی آنکھون مین جواب دینا ملکہ معظمہ کی خاطر محبت ماثر کو نہایت خوب بہت مرغوب معلوم ہوا یہہ گھڑی البرٹ کی تمام زندگی مین نہایت مسرت وانبساط کی تھی اوسوقت اوسکے دل کی خوشی کا وہ عالم تھا جو ایک کامیاب عاشق کو لکا ہوتا ہے ملکہ معظمہ نے یہہ سب حال فرخندہ فال من وعن اپنے عموے نامدار شاہ عالیجاہ لیوپولڈ والی بلجیم کو تحریر فرمایا اور بکمال جوشش ونشاط اور فرط انبساط سے اپنے شوق اور پاک وصاف جوانی کی اومنگ محبت کی ترنگ کا مژدہ سنایا چنانچہ اوس خط کی نقل اس مقام پر مناسب معلوم ہوئی لہذا ضبط تحریر مین آئی

خط

میرے سب سے پیارے چچا۔ سر تسلیم خم کرکے عرض کرتی ہون کہ اس خط کے ملاحظہ سے مجھکو یقین ہے کہ آپکو بھی خوشی تازہ اور مسرت بے اندازہ حاصل ہوگی کیونکہ آپ کو ہمیشہ

میری بہتری وبہبودی مدنظر رہی میرے حال پر مدام عنایت فیض اثر رہی ہمیشہ
میرا حال فرحت اشتمال سُننے کا آپکو شوق تھا اس امر کا نہایت ذوق شوق تھا
ورسولا مین نے اپنا ارادہ مصمم کیا بلکہ آج صبحکو مین نے شاہزادہ البرٹ سے بھی صاف کہدیا
باستماع اس مژدۂ روح افزا کے حسب گرمجوشی اور سرگرمی سے اظہار محبت اوسکی جانب
سے ظہور مین آیا کیا عرض کرون ہر امر مین اوسکو مین نے ثابت قدم پایا مجھکو امید قوی ہے کہ اب میری
فکر دور ہو جائیگی ہر ایک مراد بر آئیگی کامیابی نصیب ہوگی رنج وملال دور ہوگا فرحت قریب ہوگی
مین نے اوسکو خوب جان لیا ہی اچھی طرح سے پہچان لیا ہی اپنے حتی المقدور اوسکی خدمتگذاری مین
قصور نکرونگی اوسکی رضا جوئی مین دست بستہ حاضر رہونگی یہہ چند ہفتے جو اوسکی صحبت مین
بسر ہوئے ہین مجھکو معلوم نہین کہ یہہ دن کب گذرے ہین اسوقت جو حال فرخندہ فال
آپکی خدمت مین گذارش کرتی ہون مجھکو معلوم نہین کہ مین نے کیا لکھا اور اب کیا لکھتی ہون
اور آیندہ کیا لکھون الغرض مجھکو ایسی مسرت ہے کہ آپسے کیا عرض کرون لیکن ایک امر کی
التجا ہے میرا یہہ دلی مدعا ہے کہ اس راز سربستہ کا حال سوا آپکے اور چچا آرنسٹ کے کسی
اور پر تا افتتاح پارلیمنٹ کھلنے نپائے غیر سے اسکا تذکرہ مطلق زبان پر نہ آئے کیونکہ لوگ
مجھکو تغافل شعار کہین گے اور اس بات کا ملزم قرار دینگے کہ ممبران پارلیمنٹ کو خبر کیون نہ
فراہم کیا اپنا ارادہ کسلیے نہ بتادیا فقط آپکی کنیز جان نثار بھتیجی وکٹوریہ ریجینہ —

جب قول وقرار باہمی اور ایجاب وقبول طرفین کا معاملہ بابت کتخدائی کے دونون شاہی
بیاہنے والون مین طے ہوگیا تو ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ کے روبرو اور کل قوم انگلشیہ کے
روبرو اپنے راز سربستہ کے افشا کرنے مین تامل نفرمایا صاف صاف مطلب زبان پر آیا —
۱۴ نومبر کو شاہزادہ البرٹ انگلستان سے نہضت فرمائے وطن اس غرض سے ہوئے کہ اپنے
احبا اور رفقا اور بزرگون سے رخصت ہو کر پھر تشریف لادین انگلستان کو اپنے قدوم
میمنت لزوم سے رشک گلستان بنادین اور ادھر ۲۳ ماہ مذکور کو جناب ملکہ معظمہ نے پریوی
کونسل کے روبرو صراحۃً اس زبان فیض ترجمان سے یہہ ارشاد فرمایا کہ مین نے آج آپ صاحبونکو
اسواسطے تکلیف دی ہی کہ اپنے اوس مقصد دلی مراد قلبی سے مطلع کرون جس سے میری رعایا کی

بہبودی اور میری آیندہ کی زندگی بعیش و عشرت بسر ہووین سے فی الحال یہہ عزم بالجزم
کیا ہے کہ اپنا عقد نکاح شاہزادہ البرٹ کوبرگ گاتھا کے ساتھہ کرون اور اس قرابت
سترک اور رشتہ مندی بزرگ کے باب مین جو مین اختیار کیا چاہتی ہون خوب خوض و غور
کر لیا ہے اور اوسکے نشیب و فراز کو اچھی طرح سے سمجھہ لیا ہی اور مجکو یہہ بھی تجویز بین وجوہ
یقین ہو گیا ہے کہ بہمین تفضلات سبحانی و ببرکت عنایات رحمانی اس نسبت باہم کی
قرابت سے امور خانہ داری مین مجکو کمال آسانی ہوگی اور نیز بہ سہولیت حکمرانی ہوگی
میری مملکت کو مفاد ہوگا چھوٹا بڑا شاد ہوگا —

بعد ازان ڈیوک ہمبرج مرحوم نے ملکہ معظمہ کے اس عزم بالجزم کا اعلان حسب ضابطہ ہوس
آف پیرس کے روبرو کیا اور بڑی شد و مد سے اس نوجوان شاہزادہ کی خوبیون اور اون کے
آبا و اجداد کے اعزاز و اکرام کا بیان دو بدو کیا بعد ازین لارڈ جان رسل صاحب نے بھی ہوس آف
کامنس کے سامنے حسب ضابطہ اونکی قصد کتخدائی سے سبکو آگاہی بخشی لارڈ بافرڈ صاحب
نے جو میر مجلس وقت تھے بنظر اخراجات شاہزادہ عالی صفات کے پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ
وثیقہ تجویز فرمایا کہ پارلیمنٹ سے سال بسال واسطے مصارف شاہزادہ خوش خصال کے
دیا جاوے مگر اسمین بعد قیل و قال بسیار کے آخر کار دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالانہ
قرار پایا لیکن اس قلت پر بھی کثرت راے نہو لی غالبہ آرا اسپر ہوا کہ کم سے کم تین لاکھہ روپیہ
سالانہ ضرور عطا کیا جائے اس سے صاف ہویدا ہے کہ جبکہ ارکان سلطنت اور
اعیان دولت کو اسقدر اسراف گوارا نہ تھا تو یہہ بھی اون کو منظور نہ تھا کہ اپنی ملکہ معظمہ کے
ہونیوالے شوہر کے مدارج اور مراتب مین کمی گوارا کرین غرضکہ یہان تو انگلستان مین
یہہ اہتمام اور انتظام ہو رہا تھا مگر اب شمہ حال فرخندہ فال شاہزادۂ خوشخصال کا سماعت
فرمایئے کہ اوس نوجوان شاہزادۂ جہان نے اپنے اہل خاندان و اکابر دودمان کو جنسے وہ
عنقریب ہمیشہ کیواسطے جدا ہونیوالا تھا یہہ خبر فرحت اثر سنائی اونھون نے مبارکباد
سلامت کی دھوم مچائی جسوقت وزیر خوش تدبیر نے اشتہار فرخندہ آثار کتخدائی شاہزادہ
عالی تبار کا ملکہ نامدار سے با آواز بلند سنایا جناب ڈیوک صاحب نے شاہزادہ کو محبت پدری سے

سے گلے لگایا اور اسکے بعد جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے اوسکی پیشانی اور سر پر بوسہ دیا اور خوب پیار کیا اوسوقت ہراونی وا علی کے بشرہ سے بشاشت پیدا تھی اہر کہ ومہ کے چہرہ سے بشارت ہویدا تھی ہر شخص یہی دعا دیتا تھا کہ والدین نوشاہ کے ارمان بر آئین مطالب دلی حاصل ہوجائین مقام ریزن سال کی جلسہ عام مین جسوقت سیکڑون حاضرین نے جام شراب ارغوانی اور کاسہ راح زعفرانی لبریز کرکے ملکہ معظمہ کی صحت و سلامتی کیواسطے نہایت گرمجوشی سے نوش جان فرمائے شگفتہ خندہ سے ایسا سرور مین آئے کہ ادب و آداب دربار شاہی بالکل فراموش ہوگیا ایسا نشہ کا جوش ہوا جسوقت باجے والون نے۔ گاڈ سیو دی کوین یعنے (خدا تعالے ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے) بجایا مبارکباد کا ایک شور مچایا ہر ایک کے چشمہ چشم سے خوشی کے اشک جاری ہوئے اس روز ہر فرقہ اور درجہ کے لوگون کو اجازت عام تھی اس جلسہ کی کیفیت دیکھنے کو بلا مزاحمت آئین اس محفل سپہر شمائل کا حظ اوٹھائین حتی کہ کل اہل حرفہ اور کاشتکار بقدر حیثیت عمدہ عمدہ پوشاکین پہن کر ہر سو شادان و فرحان ہر سمت خندان و سیر کنان پھرتے تھے اور ہزارون دعائین سلامتی شاہزادہ اور ملکہ کی دیتے تھے۔

۱۴ دسمبر کو شاہزادہ عالی تبار گرون و تاسمع اپنی والد بزرگوار کے اپنے آبائی مولد و مسکن سے روانہ ہوکر برائے قیام چند روزہ رونق افروز گاتھا ہوا اور جسوقت قلعہ ارن برگ سے جو اوسکے بزرگوارون کا مولد تھا الوداع گویان روانہ ہوا اوس وقت تھوڑی دیر تک آثار ملال شاہزادہ خوشخصال کے چہرہ پر نمایان ہوئے ایک عالم کو سکتا تھا کچھ منہ سے کچھ نہ سکتا تھا اوسکی روانگی کے چند روز پیشتر ایک بڑی دہوم دھام کی دعوت سب امیرون نے کی اس روز کا ساز و سامان قابل دیدتھا بلکہ دیدتھا نہ شنید تھا جسوقت شاہزادہ عالیجناب قمر رکاب رونق افروز جلسہ ہوا بارہ نازنینان ماہ رو سنبل مو نے جو اطلس سفید کا لباس در بر اور تازہ تر گلاب کے ہار زیب گلو رکھتی تھین شاہزادہ کا استقبال کیا اور تمام باشندگان شہر از امیر تا فقیر شاہزادہ کو رخصت کرنیکے لیے حاضر ہوئے تھے ہر شخص کی زبان پر لفظ الوداع جاری تھا رقت سے عجیب عالم طاری تھا ہر بات سے شاہزادہ عالی تبار کی محبت اور الفت کا جوش مترشح تھا اور ہر ایک کا دل فرط

ملال مہاجرت اور رنج مفارقت سے بجز آتا تھا جب ایام خجستہ فرجام شادی میمنت آبادی کی قریب آئے تمام سامان بصد شوکت وشان ہونے لگے ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۴۰ عیسوی کو بمقام قصر شاہی کانتھا جناب شاہزادہ عالی تبار کو خطاب آرڈر آف دی گارٹر کا عطا ہوا۔ یہان انگلستان مین واضعان قوانین اور مقننان نو آئین نے ایک قانون جدید یہہ جاری کیا کہ بعد کتخدائی کے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مجاز اسکا نہوگا کہ امور سلطنت انگلشیہ مین دست انداز ہو مگر اوس مین اس شرط کا تحریر کرنا فروگذاشت ہوگیا تھا کہ خلاف احکام کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے ملکہ معظمہ بھی مجاز تعین مدارج مناسب نہونگی چنانچہ بعد نکاح کے ملکہ معظمہ نے استحقاق ذاتی عطیہ قانون کے بموجب عمل کیا اور جناب شاہزادہ کے وہ اعزاز و مراتب قائم فرمائے جو بعد مدارج بادشاہ کے ہوتے ہین اور ایک فرمان واجب الایقان بدین مضمون جاری فرمایا کہ جو تعظیم وتکریم ہماری بہ نفس نفیس ہوا کرتی ہے اوسکے بعد جناب شاہزادہ عالی تبار کی ہوا کرے بلکہ بنظر امتیاز خاص سنہ ۱۸۵۷ عیسوی مین اون کو خطاب پرنس کانسرٹ کا عطا کیا گیا تا کہ شاہان نزدیک و دور پر اونکی عزت وتوقیر مشہور ہوجائے۔

۶ فروری سنہ ۱۸۴۰ عیسوی کو شاہزادہ البرٹ داخل ڈوور ہوگئے اور یہان سے گیارہوان لائٹ ڈراگونز ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوا اور بعد ازان اسی رجمنٹ کا نام شاہزادہ البرٹ کا رجمنٹ مشہور ہوا لیکن اہالی پارلیمنٹ کے ایک نیا طریقہ اختیار کرنے سے ملکہ انگلستان کو گمان ہوا کہ ایک نہ ایک روز وہ اوسکے مضر ہوگا چنانچہ یہہ آثار دیکھکر شاہزادہ بھی اندیشہ ناک ہوا مگر یہہ توہمات کے بادل اونکے قومی ربط ضبط کے اظہار سے فوراً کافور ہوگئے اور آخر کار شاہزادہ عالی وقار کو انکی گرمی اخلاق اور خاطر و مدارات سے جو اون کے استقبال وغیرہ مین ظاہر ہوئی یقین ہوگیا کہ اہل انگلستان کو اوس سے کچھہ بغض وعناد نہین ہے۔

دسوین فروری سنہ ۱۸۴۰ عیسوی کو آرک بشپ کنٹربری بحاضری اعزہ و اکابر خاندان شاہی بمقام معبد سینٹ جیمس مراسم عقد نکاح ملکہ عالی جاہ کا شاہزادہ فلک بارگاہ کے ساتھہ بجالائے اور حسب رسم و رواج ملک کے رسومات شادی میمنت آبادی بصد شادمانی اور کامرانی

اوراہوین مقام پارک او قلعون سے جو توپین سلامی کی سر ہوئین اوس سے لوگون کو معلوم ہوا کہ آج انعقاد امر ہمایون خجستہ مضمون بخیر و خوبی انجام کو پہونچا ہر کسہ و مہ کو مسرت تازہ خوشی بے اندازہ حاصل ہوئی اوس روز مسرت افروز سینٹ جمس کے میدان مین خلقت کا ہجوم تھا لاکھون آدمی اس تقریب کے دیکھنے کو جمع تھے اور تمام عجیب بین خوردہ چین امیرزادیان نوشاہ کی پوشاک طرز گفتار طریق رفتار کو دیکھہ کر آہو گریان اور نکتہ چینیان جو اس فرقہ اناث کا دستور ہے کر کے آپس مین قہقہا مارتی تھین شاہزادے کو چٹکیون مین اوڑاتی تھین ملکہ معظمہ کی ہمرازین لباس ہاے پرتکلف پہنے عجیب شوکت و شان سے بڑی آن بان سے ہمراہ تھین ڈرائیڈن صاحب شاعر کا قول اوسوقت یاد آتا تھا اس مقام پر است راست چسپان ہوجاتا تھا جسکا خلاصہ یہہ ہے ایک غنچہ مہ جبینان پری جمال زہرہ تمثال کا ہمراہ تھا پہر ایک اون مین زہرہ جبین نہایت حسین کم سن الڑہ پینے کے دن نشۂ جوانی سے چور بادۂ کامرانی سے مخمور اطلس سفید کا ملبوس اپنے ملکہ سے بغایت مانوس بدن پر آراستہ زیور جواہر نگار مرصع کار سر پیر استہ اوس نیر فلک خوبی کے گرد بصد ناز و نیاز مثل ہالہ و سان لمناز جلوہ مین پروانہ تھین اوسوقت عجیب کیفیت نظر آتی تھی جسکا لطف دیکھنے والون کی طبیعت ہی پاتی تھی وس ہجوم مین ملکہ معظمہ کا بدر فی النجوم تھی ہر طرف خوشی اور مسرت کی دھوم تھی ــــ

فی الحقیقت جو عظمت و شان اس تقریب کی لوگون نے بچشم دیکھی ہے وہ ایشیائی بادشاہونکی تزک و شان سے جلوس شاہی کے ساز و سامان سے کہین افضل تر تھی ــــ ۱۸۸۱ عیسوی مین جسوقت سے کہ تمام شاہان نامدار و والیان کامگار ہر شہر و دیار سے سینٹ جمس کے میدان مین جمع ہوئے تھے اور آپس کے دیدار فرحت آثار سے مسرت تازہ اور خورمی بے اندازہ حاصل کی تھی پہر بعد ازان کوئی ایسا جلسہ نہوا کہ پہر ویسا سامان اور اہتمام اسقدر دہوم دہام خلقت کا اژدہام نظر آتا دلکو سرور آنکھون کو نور حاصل ہوجاتا یہہ تو مورخون نے ہیہ لکھا ہے کہ جتنی شادیان بادشاہون کی انگلستان مین ہوئین کوئی

ایسی نہو ئی ہو گی جس مین دولہا دلہن نے اپنے اتفاق باہمی کا اسقدر حظ اوٹھایا ہو اپنی محبت کا مزا پایا ہو اگرچہ یہ تقریب فرحت نصیب سب سے جداگانہ یادگار زمانہ ہوئی ان نوجوان نوشاہ وعروس نے ہزارون دعاؤن صدہا خیر باد کی صداؤن کے درمیان رابطہ محبت و واسطہ الفت کو استوار کیا ایک نے دوسرے پر اپنا دل وجان نثار کیا اور جو قول وقرار اتحاد باہمی کا وقت نکاح رعایا کے روبرو باہمدگر ہوا تھا اوسکو شاہزادہ البرٹ نے تادم مرگ نباہا جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا نتو اودہر اطاعت مین قصور ہوا نہ اودہر محبت مین فتور ہوا وہ شاہزادہ نوشاہ سے شوہر ہوا اور شوہر سے بعد چندے خدا نے یہہ دن دکھایا کہ صاحب اولاد کھلایا بلکہ اوسکی اولاد کی اولاد ہوئی جدین کی طبیعت اور بھی شاد ہوئی اور رعایاے انگلستان نے جس ادب آداب رعب داب کے ساتھہ روز اول پیش آئی تھی اوسکو ہمیشہ برقرار رکھا کسی امر مین فرق نہ آنے دیا۔

اس مین تو شک نہین ہے کہ بعد شادی میمنت آبادی کے ہر طرح خوشی وخورمی سے دونون اوقات بسر کرتے تھے نہایت مسرت وانبساط سے شام کو سحر کرتے تھے دونون زوج وزوجہ کا مذاق آپس کا اشتیاق طبیعت کا ڈہنگ مزاج کا رنگ یکسان رہتا تھا ظاہر و باطن مین فرق نہ تھا ایک کا راز دل دوسرے پر عیان رہتا تھا کبھی ایسا اتفاق نہوا کہ اونکی رایمین اختلاف ہو ایک کی طبیعت دوسرے سے غیر صاف ہو جو امر شوہر کو پسند وہ زوجہ کو مرغوب اور جو بات زوجہ کو منظور وہ شوہر کو مطلوب تھی ایسا اتفاق باہمی دیکھا نہ سنا ایک دوسرے کا دلدادہ شیدا جون جون شادی کو مدت گذرتی اونکی محبت اور بڑہتی ہر سال موانست کو پختگی ہوتی طریق بسر اوقات مین اور شایستگی ہوتی دن بدن محبت کا جوش ہوتا ساعت بساعت الفت کا خروش ہوتا غرضکہ ہر برس ازدیاد لطف واحسان ہوتا رابطہ اتحاد بے پایان ہوتا امورات خانگی مین باہم اتفاق ایک دیگر کا دمساز تھا امور سلطنت کی مہمون مین ہمراز تھا ہر امر کا صلاح ومشوری سے انصرام ہوتا ایک کو دوسرے کی خوشی سے کام ہوتا غرض اسی طرح سے وہ شیر وشکر سے

یکسان دو قالب ایک جان ہو کر بسر کرتے تھے شب و روز ایک دوسرے کا دم بھرتے تھے اونھون نے لطف روحانی اوٹھایا اور ایسی آسائش جسمانی پائی کہ تمام مشکلات زندگانی دور ہوئین مراد دلی بر آئی —

۲ مئی سنہ ۱۸۴۰ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی نسب والا حسب یعنے برادر معظم آرنخ کوم البرٹ کا اس عیش و عشرت مین ان دونون کو چھوڑ کر انگلستان سے اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوا اور شاہزادہ البرٹ کو اب معلوم ہوا کہ انگلستان میرا مکان ہوا پس شرط خدمت مقتضی اسکی ہے کہ جو جوہر گران بہا ہی لیاقت معدن طبیعت مین نہان ہے اسکو عیان کیجیے جو عمدہ باتین دلمین ہین اوسکو بیان کیجیے اس ملک کی بہبودیکا خیال جہان لطیب خاطر مسکن گزین ہوا تھا ضرور ہے اور عالی ہمتی سے یہہ بات بہت دور ہے کہ ہم وہاں کی رعایا کو بھول جائین صرف عیش و عشرت مین اپنا دل لگائین چنانچہ اسکا اوسنے بہت خوب اہتمام کیا آخر کار باحسن وجوہ اسکا انصرام کیا —

جو جو مصائب شاہزادہ عالی تبار کو اپنا مولد و مسکن اور عزیز و اقربا و رفقا و احبا کو چھوڑ کر پیش آئے اگر شمہ اوس کا بیان کیا جائے تو حیطہ تحریر مین نہ سماسکے مگر اون کا شمار اون لوگونکی نگاہ مین جو معاملات شادی بہ نسبت آبادی کو کاروبار تاجرانہ و امور بیوپارانہ تصور کرتے ہین اور یہہ سمجھتے ہین کہ شاہزادہ نے اس معاملہ مین بڑا کیا کیا ایک تجارتی تبادلہ کیا اگر اس کم مایہ جرمنی کے شاہزادے نے اپنی عزت و آبرو اور آزادی کا تبادلہ بلکہ انگلستان کی شوہر ہونے سے کیا تو بہت اچھا کیا اس معاملہ مین کچھہ خسارہ نہوا بلکہ نفع حاصل ہوا اپنی گھر کی جو عزت و حرمت تھی وہ اپنے ہی گھر مین رہی اور ایک شاہزادی مالک تخت و تاج منافع مین ہاتھہ آئی —

جو لوگ کہ شاہزادہ البرٹ کی محبت اور رحم دلی غربا کی ہمدردی و دلسوزی سچے خیالات عمدہ عادات کو جانتے ہین اوسکی عالی ہمتی اور حب الوطنی کو پہچانتے ہین اونکو اس بات کا یقین ہوگا کہ شاہزادہ عالی ارادہ اپنے وطن آباو اجداد کے مسکن سے کسقدر الفت رکھتا تھا اور جہان وہ پیدا ہوا تھا ایام طفلی مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا وہان کی کس درجہ کی محبت رکھتا تھا لحظہ

وہر آن شاہزادہ ذی شان وہان کا خیال مدنظر رکھتا تھا اوسکی بہبودی اور بہتری کا وہیان آٹھہ پہر رکھتا تھا کسی دم وہان کی فکر سے اوسکو خالی نپایا ہر لحظہ ہین کے خیالات مین اوسنے اپنا زیادہ تر وقت گنوایا۔

سودی صاحب کا قول ہے کہ اس بات سے انکار نہین ہوسکتا کہ جب ہمکو اتفاقات پودہ کی طرح ہماری اصلی سرزمین سے نکالکر دوسرے مقام پر لگاتے ہین یا مثل سرسبز شاخ کی اصلی درخت سے قلم کرکے اور جگہہ نصب کرتے ہین تو دلکو کیسا ناگوار طبیعت کو دشوار گذرتا ہے اور تمام عمر اس کو یہ غم کو اوٹھانا پڑتا ہے ابتدا مین تو ایسا صدمہ نہین ہوتا ہے مگر بعد چندے جب درد والم سکے زخم گہرے ہوجاتے ہین کیا بیان کیجیے کیسا ستاتے ہین مشکل سی اندمال ہوتا ہے گو کہ مرہم تسکین کا استعمال ہوتا ہے مگر اونکا عجیب حال ہوتا ہے نشان باقی رہجاتا ہے مثل خط تقدیر کے اوسکو کون مٹاتا ہے یہ سچ ہے جسکا وطن چھوٹ جاتا ہے اوسکا غم سے دل ٹوٹ جاتا ہے جو اشتیاق اور جوش محبت مکان پر معلوم ہوتا ہے وہ ا ہرجا یسے رفتہ رفتہ کم ہوجاتا ہے نہ اس امر کی آرزو نہ اسباب کی جستجو رہتی ہے کہ کوئی اوس سے محبت اور پیار کرے اپنی جان اوسپر سے نثار کرے نہ اپنی بیکسی اور تنہائی پر رونا آتا ہے نہ ملک غیر سے جی گھبراتا ہے کیونکہ یہہ امر اوسیوقت تک رہتا ہے جب آدمی اپنے وطن سے جدا ہوتا ہے عزیزونکی محبت مین جان کھوتا ہے جب بحر ناپیدا کنار روزگار کے منجدھار مین آتا ہے آخرکار چارونا چار دل کو صبر ہوجاتا ہے۔

انگلستان مین چند روزہ قیام کے بعد شاہزادہ عالی تبار ترتیب قواعد و ترکیب ضوابط انتظام سلطنت برطانیہ مین ہمہ تن مصروف ہوا چونکہ وہان کے قوانین سے ناواقفیت اور وہان کے آئین سے اجنبیت تھی اس سے ضرور ہوا کہ اونکا مطالعہ کیا جاوے چنانچہ اس امر کے دریافت حال کے لئے مسٹر سلین صاحب کی جو قانون دانین یگانہ یکتاے زمانہ تھے شاگردی اختیار کی اور بدل وجان مصروف ہوکر اون اصول کو حاصل کیا اور تمام رموز قوانین اور امور سلطنت کو معلوم کرلیا۔

ہرچند کہ بعد عقد نکاح کے تمام سامان عیش وعشرت کے مہیا تھے مگر شاہزادہ کو وہی بےلطفی

اور فوت تقیمان نشترک جان تھا جسوقت اوس نے یہان استقامت اختیار کی وہ
موقع نہایت نازک اور ایک تھا شاید کہ خاندان شاہی سے کسی کو ایسی مشکلات کا سامنا
ہوا ہوگا یہہ تو سب جانتے ہین اس امر کو بھی جانتے ہین جیسا ڈی اسرائیلی صاحب نے
لکھا ہے کہ وہ اپنی ملکہ کا شوہر تھا اور ایسے شخص کا والد تھا جو اوسکے بعد پھر بادشاہ ہونیوالا
تھا اور ایسی سلطنت کا مشیر باتدبیر تھا جسکے باشندون کے روبرو اوسکا عدم وجود یکسان
تھا کیونکہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کہ امور سلطنت مین وہ مجاز دست اندازی تھا گو ملکہ معظمہ
کوئی امر بدون صلاح و مشورہ سے اوسکے نکرتی تھین لیکن بجہہ امر بھی انگلستانیون کو ناگوار طبع ہوا
ہرچند بجز وفاداری اور جان نثاری کے کوئی امر ظہور مین نہ آیا خاندان شاہی کے ہمیشہ مطیع
فرمان رہے ہے ملکہ معظمہ پر جیتے قربان رہے ہے لیکن اس موقع پر اونکو بھی حسد نے گھیرا سب
نے اطاعت سے منہ پھیرا شاہزادہ البرٹ کے حالات اور روزمرہ کی عادات کے نگران
رہنے لگے اوسکے کردار اور گفتار کے جویان رہنے لگے اسکا اثر شاہزادہ عالی گہر پر ایسا
ہوا کہ اونھون نے صلاح و مشورہ دینے سے ہاتھ کھینچ لیا خفیہ یا علانیہ کسی بات مین دخل ندیا گو یہہ
کنارہ کشی ایک عرصہ تک نہ چلی گو کہ امور سلطنت انتظام مملکت مین ارکان دولت اوسکو
داخلت ندیتے تھے اور کار سیاست اہتمام ریاست مین اوسکی صلاح نہ لیتے تھے مگر یہہ فعل
باشندگان کا اس غرض سے تھا کہ قوم انگلشیہ اوسکو بیگانہ دار جانے یا اوسکی حکومت کو بیجا نے
بلکہ برعکس اسکے تمام اہل خاندان کی تعظیم و تکریم بجا لاتے تھے اطاعت فرمانبرداری سے سرنہ
اوٹھاتے تھے شاہزادہ کی گفتار و رفتار ظاہری اوضاع و اطوار آئندہ کے نشیب و فراز امور
خانہ داری کے انتہا کو بصد شوق اور ہزار ذوق اوسیطرح دیکھتے سمجھاتے تھے ہر ایک بات کے نگران
رہتے تھے مگر باوجود ان سب باتون کے شاہزادہ کیواسطے وہ وقت نہایت نازک تھا اور بڑی
بڑی آزمایش امتحان کی کاہش اوسکو درپیش تھین اور اسمین شک نہین ہے کہ ملکہ انگلستان کے
شوہر کو ہزارہا آدمیون کی نگرانی مین بلا کسی قدرت اور اختیار اور لوازم منصبی کے اقتدار کے رہنا
سخت دشوار تھا نہایت ناگوار تھا گو کہ شاہزادہ کی رائے آزادانہ ہر امر مین تسلیم و تدبیر
عاقلانہ اور خیالات وسیع و فرزانہ قابل تسلیم تھے اور ہر بات مین اوسکی تدبیر نہایت درست

اور ہر امر مین تجویز نہایت چُست بڑ اوس کی ذہنین تھا سچ تو یون ہے کہ غضب کا ذہن تھا
لیکن جب اوسکے اظہار کا موقع آتا بغیر خوض و غور کے اوسکا افشا برملا نکرتا جبتک
کسی بات کو خوب سمجھ نہ لیتا اپنی جودت طبع جوش فہم و ذکاوت سے بغیر تامل اور پس و پیش کے
جواب نہ دیتا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا اس امر کو اچھی طرح پہچانتا تھا کہ بسبب قرابت ملکہ معظمہ کے
جو لفظ وہ زبان پر لاویگا لوگون کو فوراً یہہ خیال آئیگا کہ ضرور ملکہ معظمہ نے فرمایا ہے
تب یہہ شاہزادہ اپنی زبان پر لایا ہے پس اوسکی نسبت ہر ایک اپنی اپنی رائے لگائیگا طرح طرح کا
حاشیہ چڑھائیگا نتیجہ یہ ہوگا کہ اصل مطلب فوت ہو جائیگا لہذا جو مشورہ دیتا اوسمین اسبات کو
پہلے خوب سوچ سمجھ لیتا کہ ایسی اصلاح ہو جسمین اہل انگلستان کی فلاح ہو لوگونکو اس امر کا گمان
نہو اسبات کا دھیان نہو کہ یہہ تو کسی باشندہ ملک غیر کی تابع ہے کسی بیگانہ کی طبع زاد ہے
ضرور کسی اور کی سوجھائی ہے اسلیے کیونکر قابل تسلیم و پذیرائی ہے حالانکہ جو ذمہ داری
اور جوابدہی متعلقہ امور سلطنت کی سلاطین کو ہونا چاہیے وہ سب اوسکو حاصل
تھین مگر کوئی کام خاص اوسکے ذات ستودہ صفات سے متعلق نہ تھا باہمہ اوسپر یہہ کی کیفیت
تھی ایک انار و صد بیمار کی صورت تھی اوسپر طرہ یہہ تھا کہ جب کسی تجویز یا تدبیر کا
اظہار ہوا کرتا اسبات کا ضرور خیال رہتا کہ مبادا لوگ اوسکو برعکس نہ سمجھین عوام یہہ وہم
نہ لائین کہ اب تو شاہزادہ مختار الملک ہوا جاتا ہے تمام امور سلطنت اپنے قبضہ اقتدار مین لائے
ہین اختیارات حد درجہ بڑھا لئے ہین قبل عقد نکاح کے بھی ایسے خیالات پیرامون خاطر
والا صفات رہا کرتے تھے اور جب سے کہ انگلستان مین قیام ہوا تھا تب سے تو اور بھی
فوج افکار کا چارون طرف سے اژدہام ہوا تھا جو کام کرتا نہایت خردمندی سے اوسکا انصرام کرتا
لوگون کی نکتہ چینی خوردہ بینی کا بہت لحاظ رکھتا کہ ایسا نہو کہ زبان طعن و تشنیع دراز ہو فضول گوئی
اور شرارت خواہی باز ہو مگر عوام کی بدلگامیون اور ہرزہ درائیون سے محفوظ رہنا سخت
دشوار تھا اب ہم ایک تحریر شاہزادہ با توقیر کی جس سے اوسکے حالات طرز
بسر اوقات اثنائے قیام انگلستان کے واضح ہوتے ہین ذیل مین درج کرتے ہین —
جسوقت سے شاہزادہ البرٹ نے قصر شاہی انگلستان مین بحیثیت شوہر ملکہ معظمہ کے

قدم رکھا تھا اسبات کا ہر وقت دلمین خیال کیا کرتا تھا کہ غور رسم و رواج ناموری اور طرز
و روش شاہی یہان کے دستور کے موافق جاری ہے اوسکو مرعی رکھنا پر ضرور ہے اور توسیع
اوسکی ترقی و اصلاح قرین مصلحت ہے لیکن یہہ ارادہ ایسا نہ تھا کہ بوقت دست اندازی
امور مذکورۂ بالا کے لوگون کی زبان طعن و تشنیع دراز نہوتی اور شاہزادہ کے اوضاع و اطوار پر
اعتراضات نہوتے اور وہ خود بھی اسبات کو خوب جانتا تھا کہ آخر کار لوگ اوسکی جانب
طرح طرح کے شکوک کرینگے اوسکے ہر قول و فعل پر سینے الزام دھرینگے سنجیدہ لوگ میزان
قیاس مین اوسکو تولین گے جو جسکے جی مین آویگا اوسکے حق مین بولین گے قبایح اور معایب پر
لوگون کی معاندانہ نظر ہوگی خدا ہی خیر کرے کیونکر بسر ہوگی نشست و برخاست کی نگرانی
کامل ہوگی ہر بات مین بدنامی حاصل ہوگی طرح طرح کے نقص نکالے جاینگے مخالفین
ایک کی سو کر دکھاینگے زبان خلق نقارہ خدا سخن تراشون کی بن آئیگی مفت مین آبرو جائیگی
جو فعل براہ سہو و خطا بھی ظہور مین آئیگا وہ لوگون کی بدطینتی سے طشت از بام ہو جائیگا اسلیے
شاہزادہ نے خود اپنی ذات خاص کیواسطے قواعد اور ضوابط سخت مقرر کئے اور اپنی حرکات
و سکنات روزمرہ کے عادات کو محدود کیا اور اکثر افعال کو کمال استقلال سے دل پر
جبر کرکے بدین خیال مسدود کیا کہ شاید اس اجتناب اور احتراز سے خاندان شاہی کو مفاد
ہوگا اور سلطنت کے منافع کثیر اور انتفاع بسیط سے لوگون کا دل شاد ہوگا مگر ترک عادات
بد بلا ہے پر سچ ہے اس سے کیا سے کیا ہوا ہے لیکن یہہ ظرف اسی عالی منش والا صفات
فرخندہ اوقات شاہزادے کا تھا جسنے تمام حظوظ نفسانی لذائذ روحانی جو سیر و شکار
معاینہ گل و گلزار سے حاصل ہوتا ہے یک قلم ترک کیا جہان شاہزادہ گھوڑی یا بگھی پر
سوار ہو کر تشریف لیجاتا داروغہ اصطبل کبھی ہمراہ رکاب قمر انتساب رہتا عام مجالس
یا محافل مین وہ کبھی شریک نہوتا مگر علما اور فضلا کے پاس بلا وسواس جاتا اور علوم
اور فنون کے مجمعون اور عجائب خانون اور شفا خانون اور مجالس مجانین اور خیرات خانون
مین ضرور قدم رنجہ کرتا اور سوا سے داد و دہش اور غور پرداخت غربا و مساکین کے
دوسرا کام نہ تھا جہان کہین اوسکی موجودگی باعث صلاح و فلاح رعایا

معلوم ہوتی وہان اوسکے کھوڑے دروازہ پر موجود رہتے مگر صرف ناچ و رنگ کی جلسین وہ کبھی نظر نہ آیا ایسی واہیات باتون مین اوس نے کبھی اپنا وقت عزیز نہ گنوایا غرض کہ جس شخص کا یہہ حال ہو وہ کیونکر نہ طعن و تشنیع سے محفوظ رہے تمام اضلاع لندن مین جہان کارخانجات تعمیر جاری رہتے اور خوبی آب و ہوا سے صحت و تندرستی حاصل ہوتی وہان وہ ضرور جاتا اور کاریگرون اور پیشہ ورون کا کام دیکھکر بڑا حظ اوٹھاتا خدا کی فضل و کرم سے تاب و توانائی اور تندرستی و چابکی اور ہر طرح کی فراغت حاصل تھی خدا کی عنایت بہر طور شامل تھی ابتداے عمر سے کتب بینی او محنت شاقہ کا شوق تھا فیاضی و خوش خلقی اور استقلال مزاجی اور ہر امر کی تحقیقات کا ذوق تھا یہی اوسکا شغل و اشتغال تھا شب و روز اسی کا خیال تھا یہہ تو پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ معاملات سلطنت مین عقل و کیاست و فہم و فراست علمی لیاقت اہل انگلستان کی آشکار ہے اور چیزاونکی ثروت اور دولت کا ... ہے اون سے شاہزادہ معذور رکھا گیا تھا مگر انس دلی اور محبت قلبی ملکہ معظمہ کی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ کوئی ایسی بات نکل آئے کہ جس سے شاہزادہ آرام طلب نہ ہو جاے نہ صرف عیش و عشرت سے اوسکو کام رہے نہ رات دن مصروف آرام رہے چونکہ امور سلطنت کاروبار مملکت مین مصروف رہنیکی امید منقطع ہوئی اور سب گوشہ نشین اسپارہ مین بیکار ہو گیئن تو خود اوس نے اپنے شغل کے واسطے ایک بات تجویز کی جسپر بذات خاص اوسکو ناز کرنے کی جگہہ تھی اور جس سے اوس کا نام نامی اور اسم گرامی پشت در پشت اور ہزارون سال تک باعزاز و اکرام بعد احترام صفحہ ہستی پر یادگار رہے گا اور جو نہایت مشاہیر گروہ اور مقدستہ الجیشن پارلیمنٹ کی تعظیم و توقیر سے کہین افضل تر تھی۔

وہ ہمیشہ اپنی توجہ دلی اور میلان باطنی غربا و مساکین کے حال زار کیطرف ظاہر کرتا جنکے فرقے انگلستان مین ایسے متفرق آباد ہین اور لوگون نے اون بدنصیبونکو اپنی صحبت اور ذات سے بالکل خارج کر دیا ہے اونکی اعانت اور امداد نہایت دشوار تھی اوسنے دیکھا کہ انگلستان کے غربا ظلم و بدعت کے مبتلا بیچارے غم کے مارے پسے جاتے ہین مگر آہ تک کرنے کا بار نہین پاتے ہین

شہپا سے رقتی نہ جاسے ماندن کا مقام ہے ہر شخص گرفتار آلام ہے کوئی صورت نجات کی دام تدویر امراسے نظر نہین آتی ہے اس رنج دائم مین اونکی جان جاتی ہے نہ یار ہے نہ مددگار ہے نہ کوئی فریادرس بیکسان ہے اور نہ کوئی اونکے حال کا پرسان ہے

علاوہ برین اوسکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ اہل دول مال ومنال کی فراہمی اور اپنے سرمایہ کے بڑہانے مین بدل مصروف ہین ہر تدبیر سے کسی نہ کسی تدویر سے متمول ہوے جاتے ہین بیچارے غربا مصیبت کے مبتلا ایک ٹکڑا کھانے کو بمشکل پاسکتے ہین غریبون کے گلونپر چھری چلتی ہے سب بلا اونھین پر ٹلتی ہے محنت سے جان کھوتے ہین اپنی نصیبون کو روتے ہین پیسا پاس نہین کہ کوئی پیشہ اختیار کرین یا کسی طرحکا روزگار کرین یا محتاج کو محتاج ہین امیر ستاتے ہین بیچارے مصیبت کی ماری بے بہرہ جاتی ہین اپنے حقوق سے محروم ہین عجب اونکے مقصوم ہین امیر اپنے پھندون مین پھنساتے ہین ہر طرح دام تدویر مین لاتی ہین بیچارون کا نہ کوئی صلاح کار و مشیر ہے نہ اونکے ہاتھونسے رہائی کی کوئی تدبیر ہے اہل دول نے یہہ رسم ورواج قرار دیا ہے کہ محنتی کو دبا کر پامال کیا ہے بعض اضلاع انگلستان مین بدکارون و فاسقون اور تاجرون رشوت ستانون کا زور ہے اشرار کے افعال قبیحہ اور بداعمالیون کا ہر طرف شور ہے ہر شخص کو اپنے ہی رفاہ وفلاح پر نظر ہے دوسرا چاہے مرے یا جیے اون کو کیا خبر ہے یہہ دیکھکر شاہزادہ عالی تبار کو نہایت ترحم آیا اون کے حال زار پر سخت تاسف فرمایا بنظر ترقی روزگار وحالت پیشہ وری کے اپنے حتے المقدور بڑی کوششین فرمائین عمدہ عمدہ تدبیرین بتائین جس سے اوسکا نام آج تک وردزبان ہے چھوٹا اور بڑا اوسکا ثناخوان ہے اوسنے اپنی ذاتی اخراجات سے مزارعون اور کاشتکارون کے واسطے جھونپڑے بنوائے فکر معاد اور تلاش کے طریقے بتائے بڑی بڑی خرابیون کو دور کیا سختیون پر مجبور کیا ان کامونکو بنفس نفیس بڑی توجہ سے انجام دیا اور جن غربا کے اطفال خوردسال کے بدن پر کپڑا نہ تھا اونکے تن پوشی مین بڑا اہتمام کیا فقیر اور مساکین کی مسکنون پر خود جاتا محتاجونکو قوت لایموت بقدر حیثیت عطا فرماتا بیمارون اور بیکسون کے مکانات پر تنہا

تشریف لے جاتا اونکے حالات دریافت فرماتا کہ کس بات کی تکلیف اور کس امر کی احتیاج ہے اور کون ایسے ہین جو محتاج علاج ہے غرض کہ ہر طور سے اونکی اسباب ترقی و بہبودی کے باب مین سعی بلیغ فرماتا سوا اونکی بہتری کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاتا مگر ناظرین پر مخفی نہ ہے کہ اس ہمدردی اور مردم دوستی کے کامون مین کبھی اوسکا یہ مقصود نہوا کہ ان باتون سے میری نیکنامی اور شہرت ہو جا ے یہہ تذکرہ تاریخون مین تحریر پائے جو لوگ اوسکے حالات سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین کہ وہ دنیوی ناموری کا نہ کبھی طالبگار ہوا اور نہ اپنی محنت اور جانفشانی کے لیے انعام یا صلہ کا خواستگار ہوا۔

سنہ ۱۸۴۷عیسوی مین بعد وفات ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے شاہزادۂ البرٹ کمبرج کے یونیورسٹی کا چنسلر مقرر ہوا ہرچند کہ ہائی چرچ والے فریق نے بڑے زور لگائے بہت ہاتھہ پانون پھیلائے کہ ارل پاس صاحب جو بڑے سرفراز اور نہایت ممتاز تھے اور ہرایک اون کی تعظیم و تکریم کرتا بڑے ادب و لحاظ سے پیش آتا اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز ہون مگر بوجہ انکساری ہرایک سے ملنساری شاہزادہ البرٹ کی سب پر غالب آئی اوس عہدہ پر انہون ہی نے سرفرازی پائی اور دوسرے یہہ بات بھی تھی کہ شاہزادہ علوم و فنون اور ذہن و ذکا نازک خیالی عالی دماغی اور جوہر ذاتی مین کسی سے کم نہ تھا آخرکار بعد حجت بسیار اور مناقشہ و تکرار کے شاہزادہ نامدار نے اوس عہدہ ممتاز پر نامور ہو کر وہ کام باحسن انتظام انجام دیا اور نہایت دانشوری اور نہایت حزم و ہوشیاری سے اوسکا انصرام کیا گو کہ امور تہذیب مراتب تادیب مین دخل نہ دیتا مگر جو امور استحکام دوام اور مفاد عام یونیورسٹی سے متعلق ہوتے اوسمین ضرور دست انداز ہوتا یہہ شاہزادہ ہی کی کوششون کا نتیجہ تھا کہ اس قدیم مدرسہ مین عمدہ عمدہ اصلاحات کے اجرا کے لیے ایک کمیشن تحقیقات کا مقرر ہوا تھا علما اور فضلا کا ایسا قدردان اور قدرشناس تھا کہ کوئی اوسکے وقت مین اپنی لیاقت کے صلہ سے محروم نہین رہا اور یہہ صرف اوسیکی سرپرستی کا باعث تھا کہ علما اور فضلا اور اکثر پیشوا ے دین انگلستان بینوا ئین مین آج تک سب ہی آوردہ ہوتے ہین

اگر وہ ارباب کمال کی قدردانی نکرتا تو شاید وہ لوگ بھی مثل دیگر علماء سابقین کے گم نام رہتے اور کوئی اونکا ذکر بھی نکرتا نہایت لیاقت اور استعداد علمی کی وجہ سے شاہزادہ البرٹ تادم واپسین اس عہدہ جلیلہ یونیورسٹی کا باعث فخر و اعزاز ہمیشہ اس عہدہ پر سرفراز رہا۔

سنہ ۱۸۵۹ عیسوی مین وہ واسطے عہدہ میر مجلسی برٹش اسوسی ایشن کے جو اشاعت علوم کے لیے قایم ہوئی تھی منتخب کیا گیا اور اس معزز عہدہ سے اوسکو سیقدر مسرت بھی حاصل ہوئی ایک مرتبہ بحیثیت میر مجلسی کے جو اسپیچ اوسنے بمقام ابرڈین مجمع عام کے روبرو کی اوس سے سامعین اور جمیع حاضرین کو اوسکی لیاقت ذاتی اور خوش بیانی واضح ہوگئی اور سب نے متفق اللفظ یہہ بیان کیا کہ فی الحقیقت شاہزادہ عالی ارادہ اس منصب علمی کے لایق ہے بلکہ بدرجہا اوس سے فایق ہے۔

سنہ ۱۸۵۰ عیسوی مین ڈیوک ولنگٹن صاحب نے افواج بری وبحری کے انتظام کی تجاویز پیش کین اور اوسیکے ضمیمہ مین یہہ بھی بحث ہوئی کہ شاہزادہ البرٹ سپہ سالار افواج انگلستان مقرر کیجاوین مگر چونکہ شاہزادہ کو اس عہدہ کے قبول کرلینے سے جناب ملکہ معظمہ سے علحدہ رہنا پڑتا اسلیے جوش محبت اور تقاضاے الفت مانع ہوا اور شاہزادہ نے انکار صاف کیا اور اونھین ایام مین ایک یادداشت متضمن خدمات پرنس کانسرٹ قلمبند فرمائی جس سے اونکی دلی محبت جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ ظہور مین آئی۔

منجملہ دیگر مہمات سترگ وکارہاے بزرگ کے جو شاہزادہ عالی جناب کی ذات ستودہ صفات سے ظہور مین آسکے نہایت بڑا اور مفید عام کام انعقاد جلسہ عظیم ۱۸۵۱ عیسوی کی نمایش گاہ کا ہی جو نہایت عظمت وشان سے اقوام شائستہ کے نظرون سے گذرا اوسی کی فکر عالی اور طبع رسا کا نتیجہ تھا جس نے نہایت سرگرمی اور خوبی سے انجام اور بڑی خوش اسلوبی سے انصرام پایا اگر شاہزادہ بکمال استقلال اور تامل و دانائی کے توجہ نفرماتا تو یہہ کار عظیم باآئین شائستہ وتدابیر بائستہ ہرگز انصرام نپاتا۔

سنہ ۱۸۵۱ عیسوی کے شروع مین شاہزادہ نے یہہ تحریک فرمائی کہ کل اور آلات کاشتکاری

اوراشیائے صنعت کاری کیواسطے ایک نمائش گاه بنائی اور بڑے شد و مد سے گورنمنٹ
مین بامید اعانت تحریر کی مگر ارکان گورنمنٹ پہلوتہی کر گئے اور کچھہ متوجہ نہوئے تب شاہزادہ
نے مایوس ہوکر دوسرے سال بحیثیت میر مجلس جلسہ علوم کے اس گفتگو کی مکرر سلسلہ جنبانی
فرمائی اور اوسی ضمن مین یہہ تقریر بھی زبان پر آئی کہ بجائے نمائش اشیاء صنائع و بدائع کے قوم
انگلشیہ اور تمام دنیا کی قومون کی دستکاری اور صنعت کی ایک نمائش قرار پائی اور سالمین
ایکبار یہہ جلسہ ہوا کرے چنانچہ بماه جون ۱۸۴۹ عیسوی مین قصر بکنگھم مین اس مطلب خاص
کے واسطے ایک جلسہ عظیم بنا بر صلاح و مشوره منعقد ہوا اور اوسمین شاہزادہ نے یہہ تجویز
فرمایا کہ وہ نمائش چار حصون مین منقسم ہو اول نمائش حاصلات زراعت و پیداوار اشیائے خام
جو انسان کی محنت سے پیدا ہوتی ہین دوم آلات زراعت و کل اسباب ایجاد و صنائع و بدائع
اور دستکاری وغیرہ سوم نمائش کارخانجات جنسے معلوم ہوجائے کہ انسان کی محنت اور سعی سے
کہانتک اشیائے قدرتی اوسکے اختیار مین آگئی ہین چہارم نمائش ہنر کی چیزونکی جو پتھر
اور تعمیرات سے متعلق ہین اور جنسے لوگون کی دستکاری اور ہنرمندی کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے
اسقدر اوقات گرانمایہ اور توجہ بیبہا جو شاہزادہ عالی ارادہ نے اس کار اہم کی طرف
مبذول فرمائی غرض اوس سے یہہ تہی کہ مختلف اور عجائب وغرائب پیداوار جو صانع بیچون نے
اپنی قدرت گوناگون سے صرف دنیا کی زیب و زینت کے لیے نہین بلکہ واسطے رفع حوایج
عالمیان کے پیدا کی ہین اونکی نمائش کیجائے تاکہ اونکو دیکھنے سے قادر مطلق کی قدرت
اور اوسکی طرح طرحکی صنعت سے رطب اللسان ہوکر اوسکا شکر نعمت بجالائین اور
اوسکی صناعی اور قدرت کاملہ کو ملاحظہ فرمائین اور یہہ بھی اونکو معلوم ہوجائے کہ انسان ضعیف البنیان
کیسے کیسے ہنرونمین طاق ہے اور کیسے فنون مین مشاق ہے اور کیا کیا نوادرات طرح طرح کے
عجائبات اہل فلسفہ کی تعلیم اور کارخانہ دارون کی ہنرمندی اور ایجاد ندرت نگار سے ظاہر ہوتے ہین
اور اقوام دیگر کے صنائع و بدائع اور باریکیون کو دیکھکر متحیر ہوجائین اور ہنروری سے کے
ہر شعبہ مین ترقی کرین لیکن واضح رہے کہ اس تماشیکے اجتماع سے شاہزادہ عالی ارادہ کی
یہہ غرض ہرگز نہتہی کہ اس ذریعہ سے صرف اشیائے موجودات کی موجودگی کا اون کے دل پر

نقش ہوجائے بلکہ غرض اصلی یہہ تھی کہ اون محنت وہنر کی ترقی کا ذوق ہو کہ ہمایت دلسے دور ہو مشقت کا شوق ہو علاوہ ہبین شاہزادیکو یہہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ اہل انگلستان صناعی اور دستکاری کے بدل شائق ہین اس وجہ سے کل قوم نے ایکدل ویکزبان ہو کر شاہزادیکا ساتھہ دیا اوسکی تدبیرات اور تجویزات کو پسند کیا اور بکشادہ پیشانی پیش آئے تمام سازوسامان مہیا کردیا مگر بعض موانعات جو سدراہ اس نمائش کے ہوئے وہ عوام کیطرف سے نہ تھے بلکہ وہ حاسدونکے بہانے تھی معاندون کے شاخ سانے تھے مگر جب شاہزادہ نے اس امر مین بحث فرمائی اونکی خوبی بتائی تب شکوک دلسے دور ہوئے وہ سب امور منظور ہوئے۔

نمائش کے واسطے یکم مئی ۱۲۸۵ھ عیسوی قرار پائی یہی تاریخ سب کو پسند آئی مہینون تک لوگون کو اوسکا انتظار رہا کیسا دل بیقرار رہا جسدن وہ تاریخ آئی کیا بیان کیجیے کہ لوگون نے کیسی دھوم مچائی شاہزادہ عالی تبار شادان وفرحان جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ ساتھہ اون کے ہاتھہ مین ہاتھہ مثل مہرنیمروز کے درخشندہ اور ماہ چہاردہ کے تابندہ قصر نوتعمیر واقع ہایڈپارک مین رونق افروز ہوا اور تمام عالم اوس مہروماہ کے جلوے سے مسرت اندوز ہوا جس جوش ونشاط اور کثرت انبساط اور جس شوق مافوق اور بشاشت وذوق سے ان دونون حوروجمال مشتری خصال کا اوس مقام پر قران السعدین ہوا اور جس توجہ دلی اور اشتیاق قلبی سے اونھون نے ہر شئے کا ملاحظہ فرمایا وہ حاضرین کی خاطر فیض مظاہر سے سہو نہون گے جو جو نفائس اور عجائب اور غرائب اور طرح طرح کے اشیاے کمیاب اور بیش بہا نادر روزگار وتحائف دیار وامصار نہایت مفید اور بغایت لطیف وہان نہایت آراستگی اور پیراستگی سے بعد اہتمام حسن وخوبی مالاکلام رکھی ہوئی تھین وہ تمام جم غفیر وانبوہ کثیر وتماشائیان برنا وپیر اور ہر امیر وفقیر کی حیرت کو بڑہاتی تھین ہر ایک رغبت دلاتی تھین جو اونکو دیکھتا بے اختیار زبان پر لاتا بیت سرتاپائے تو ہمہ مطبوع طبع است ٭ گویا برائے خاطرہات آفریدہ اند ٭ مخفی نرہے کہ اس قصر بلور مشہور نزدیک دور مصفا تر از ساعد حور سراپا نور کا نقشہ جو بہر مطلب خاص کیواسطے تیار کیا گیا تھا اور قبل تعمیر کے اوسکو جوزف پیکسٹن نے تجویز کیا تھا اور بعد ازان فاکس اور ہنڈرسن نامی کاریگرون نے

تعمیر کیا اس مکان نو تعمیر دلپذیر اور قصر بہشت نظیر کی خوبیان شعرا کے خیالات کی بلند پروازی اور قصہ نویسون کی ندرت آمیز انشا پردازی سے افزون مین اس قصر مینو سواد ہمایون بنیاد کا صنائع و بدائع حیطۂ تحریر سے بیرون ہے منجملہ اور صنعت کاریون کے ایک یہہ تھی کہ اوسکے ستون ظاہر مین تو ستون تھے مگر درحقیقت وہ نل تھے جنکے ذریعہ سے پانی اوپر جاتا تھا دیکھنے والون کو تعجب آتا تھا روشنی بجلی اندر جاتی تھی ہوا ہر سمت سے فرفر چلی آتی تھی اس مکان فرخندہ بنیاد کا رقبہ نو بیگہہ تھا گرمی اور سردی بارش وتری ہر ایک امر سے محفوظ تھا لوگون کا دل اوسکے دیکھنے سے نہایت محظوظ تھا —

بعد اختتام نمائش گاہ کی چہار طرف سے غلغلۂ شادمانی اور طنطنۂ کامرانی اور صدائے واہ واہ اور آوازۂ سبحان اللہ آسمان بلند ہوکر آویزۂ گوش حق نیوش عالم وعالمیان ہوا ہر فرد بشر شاہزادہ وخوش تدبیر کا ثناخوان ہوا خواہ ضعیف یا جوان تھا ہر شخص کی زبان پر اس نمائش اور تماشہ کی خوبیون کا بیان تھا ہر متنفس کی لب پر اوس جلسہ کی تعریف جاری تھی حقیقت تو یہہ ہے کہ وہان غضب کی تیاری تھی مگر یہہ سب نتیجۂ فکر عالی اور تجویز معقول ہر دل مقبول اس نمائش عظیم کے بابت شاہزادہ عالی ارادہ کا تھا اور اوسکے واسطے شاہزادہ نے ایک شہرہ بھی حاصل کیا جس سے اونکی لیاقت ودانائی اور بلند پروازی کا اظہار ہوا —

مگر لوگون کا ایک فرقہ وہان ایسا بھی تھا جو ہمیشہ شاہزادۂ عالی تبار پر طرح طرح کے الزامات و طعن تا اور اون کی تجویزات اور تدبیرات پر خوردہ گیری کیا کرتا مگر جو لوگ ذرا بھی فکر رسا اور ذہن ذکا رکھتے ہون گے وہ اس بات پر غوص وخوض کرینگے اس رمز کی باریکی کو خوب سمجھ جائینگے کہ یہہ نمائش صرف بغرض بہبودی سکنائے انگلستان قرار پائی تھی یا شاہزادے نے کوئی بات اسمین اپنے لیے ٹھہرائی تھی کیونکہ اس جلسۂ عظیم الشان سے یہان باشندونکو ایجاد کرنا ہے عجیب وترقی کارخانجات غریبہ مین بڑی ترغیب ہوئی اور دستکارون اور پیشہ ورونکو بڑے فائدے حاصل ہوئے جس سے قوم انگلشیہ تمام دنیا کی اقوام سے فنون مین طاق ہوا اور دستکاری اور صناعی مین شہرۂ آفاق ہے

ماہ دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی مین شاہزادہ عالی تبار پر دریدہ دہنی سے یہہ الزام لگایا گیا کہ لارڈ پامرسٹن صاحب کے عہدہ فارن آفیس سے موقوفی کا باعث جناب ممتشم الیہ ہوا تھا چنانچہ یہہ آتش کینہ ارباب مملکت اور ارکان سلطنت کے کانون سینہ مین ۱۸۵۴ عیسوی تک مشتعل رہی اور آخر کو اوسکے شعلے یہانتک بھڑکے کہ بڑی تیزی سے لوگ خلاف ادب باتین سُنانے لگے اور اخبار نویس بھی بلنگز گیٹ کے شہدون کیطرح بے توکی اوڑانے لگے اور ایک الزام جناب شاہزادہ پر یہہ بھی لگایا گیا کہ اونھون نے معاملات سلطنت کاروبار مملکت مین جسکا منصب اوسکو نہ تھا دخل دیا علاوہ اس کے ایک تیسرا بہتان شاہزادہ کی خود ذات ملکی صفات کی نسبت یہہ عاید کیا گیا کہ وہ بغرض مضرت انگلستان دوسری سلطنتون سے مراسلت رکھتے ہین مگر ۱۸۵۴ عیسوی کے جلسہ پارلیمنٹ مین جان رسل صاحب وغیرہ امرائے بڑی قابلیت سے شاہزادہ کو طوفان بہتان سے بچایا اور بڑی گرمجوشی اور ردلاوری سے یہہ ثابت فرمایا کہ جناب شاہزادہ اون خدمات اور فرائض کا جنکو وہ بذریعہ صلاح ومشورہ دینے کے جناب ملکہ معظمہ کو اپنا استحقاق ذاتی سمجھتا تھا ادا کرنا فرض تھا اور اسیطور پر دندان شکن جوابون سے زبان درازون کے مونھہ پر مہر سکوت لگائی عوام کی نظر مین پھر شاہزادہ کی عزت و توقیر بڑہائی اور اتفاق بوجہ نفاق آرائی کو تہ بینون کے کچھہ عرصہ تک جاتا رہا تھا اوسکو از سر نو حاصل کیا مگر البتہ یہہ باتین ملال انگیز حسرت خیز تھین جو محنت اور مشقت شاہنشاہ دوست نے اہل انگلستان کی ترقی اور بہبودی کے لیے فرمائی اور رفاہ خلایق مین استقلال کے ساتھہ بلا کسی نمائش کے شب و روز جان کھپائی اوسکا ثمرہ پایا مگر لوگونکی غلط فہمی اور کینہ وری سے ہر بات نے اونکے دلون مین بغض و حسد بڑہایا لیکن باوجود ان سب باتونکے شاہزادہ عالی تبار نے کلمہ درازون کا خوف اور اون کے طعن و تشنیع کا ذرا بھی خیال نکیا اور نہایت ثابت قدمی اور عالی ہمتی سے جو جو تدابیر بے نظیر واسطے بہبودی انگلستان کے اوسنے پہلے سے تجویز کرلین تھین اونھین کے مطابق کاربند رہا کیونکہ اوسنے سمجھہ لیا تھا کہ اعدا اور معاندین کی سختیان اور بدزبانیان اور احسان فراموشیکی

حرکات ناشائستہ اور فضول دیچیاریہ دوانیان خواہ مخواہ اوس شخص کے حصہ مین
ہون گے جو ایسے حسنیہ مقام پر زینت بخش ہوگا اور اس امید قوی پر کہ دروغ کو
فروغ نہین ہوتا ہے اپنی راے پر قائم رہا اور اس امر کا یقین واثق رکھتا تھا کہ جب
کبھی لوگونکا غضب اور تعصب فرو ہوجائیگا اوسوقت ان محنتون کی سب قدر کرینگے
اور ہر کہ یہ سعی بلیغ اور سرفروشی بیکار نجائیگی ایک نہ ایک دن اپنا لطف دکھائیگی ۔
جناب ملکہ معظمہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول شاہزادہ عالی تبار کسی بحث
متعلقہ امور سلطنت اور رموز مملکت مین شریک زرواندباو ارکان خلافت نہوتا تھا
بلکہ بالطلب خاص ہرگز اون مقامات او مواقع پر تشریف بھی نہ لیجاتا تھا یہ طریقہ
جناب شاہزادہ عالی ارادہ نے نہایت سنجیدگی اور پیش بینی سے اختیار کیا تھا کیونکہ
اہل انگلستان معاملات سلطنت مین اوسکی دست اندازی محض بیجا جانتے تھے اور غصب
استحقاق ملکی سے تعبیر کرتے تھے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ انگلستان مین ایسی بھی
لوگ بکثرت تھی جو بدل جان خواستگار رہتی تھے کہ شاہزادہ اپنے امور خانہ داری اور کاروبار ذاتی
سے بھی اسمین شوہر کی شراکت لوازمات سے بے کنارہ کش رہتا تو انسب تھا مگر
محبت اور الفت اور اعتماد و اعتبار جو جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کے درمیان
بڑے ربط اور نہایت ضبط کے ساتھ تھا وہ اسطور پر تھا کہ دونون کی ضروریات
اور خواہشین ایک سی تھین اور جناب ملکہ معظمہ امورات خانہ داری مین بھی بسبب
سچی محبت اور پاک طینت کے شاہزادہ عالی تبار کی ایسی مطیع تھین جیسا شرفا کی خاندانونمین
دستور ہے اور ہمیشہ اوسکے اعزاز و اکرام سے کام رہتا جسمین اوسکو چاین ہوتا ان کو
آرام رہتا اور الحق شاہزادہ بھی مستحق اطاعت و اعزاز تھا اور ملکہ معظمہ کو بھی شاہزادہ کے
مطیع ہونیسے فی الحقیقت ناز تھا ۔
جناب شاہزادہ کی روش اور طریق خانہ داری اور ملکہ معظمہ کی اطاعت و فرمان برداری
روز نکاح سے یکسان چلی آتی تھی اگر جناب شاہزادہ کا سوانح عمری تفصیل وار
ضبط تحریر مین آئے تو جناب ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کی ایک تاریخ ہوجائے

لہذا فقط اسیقدر بیان کردینا کافی ہے کہ جب سے سنہ ۱۸۴۰ عیسوی مین جناب شاہزادہ البرٹ انگلستان مین رونق افزا ہوے تھے تب سے وہ شاذونادر اپنے دمساز محرم راز سے جدا ہوے تھے اور جدا کیونکر ہوتے شاہزادہ کو بے دیکھے جناب ملکہ معظمہ کے چین نہ آتا اور اس سے زیادہ ملکہ معظمہ کا حال ہوجاتا ایک لحظہ کی مفارقت دونون کو بیتاب کرتی ایک لمحہ کی مہاجرت دونون کا جینا عذاب کرتی جب کبھی جناب ملکہ معظمہ کا آسبرن مین مقام ہوتا یا ونڈسر خواہ بالمورل مین قیام رہتا یا کبھی ڈبلن یا پلی موتھ وغیرہ قصبات کی سیر و گلگشت کو تشریف لیجاتین تو ہر جگہ اور ہر ساعت شاہزادہ عالیجاہ ہمراہ ہوتا اور جب وہ سیر و سیاحت دریاے شور کو تشریف لیجاتین تو وہ آشناے دریاے محبت بھی ہمراہ جاتا جب کبھی ملک فرانس کو تشریف فرما ہوتین تو شاہزادہ عالی تبار بھی مثل سایہ کے ہمراہ ہوتا —

سنہ ۱۸۴۲ عیسوی مین جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ عالی تبار نہضت فرماے اسکاٹلنڈ ہوے اور سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین شاہ لوے فلپ اور شاہ بلجیم کے یہان دونو صاحب مہمان رہے اور وقت معاودت وطن مالوفہ کے دیار و امصار کی سیر فرماتے ہوے کیمبرج مین رونق افروز ہوے جہان جناب شاہزادہ کو خطاب عالم اعلما حاصل ہوا البتہ سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین جبکہ شاہزادہ براے چندے جرمنی کو تشریف فرما ہوا تھا اسوقت تن تنہا تھا اور جب بعد ازان برلن کو تشریف لے گیا تھا اوس وقت بھی اکیلا تھا اور یہان چند روز تک اپنی دختر روشن اختر پرنسس رایل کے پاس مقیم رہا تھا ماہ اگست سنہ ۱۸۴۵ عیسوی مین شاہزادہ مع ملکہ معظمہ دریاے شور کے سفر کو روانہ ہوا اور دریاے رائن دکو لگنی اوبنیس پہونچکر وہان سے عنان عزیمت کو کوبرگ کیطرف معطوف فرمایا اور قصر روزنہ مین آیا یہہ وہی مقام فرخندہ فرجام تھا جو مولد شاہزادہ خوش انجام تھا یہان جناب شاہزادہ نے تمام مسرت دلی سے اپنے مولد و مسکن کے ہر ایک مقام کو دکھایا اور اپنے عہد طفلی کے مقامات کو جہان وہ کھیلا کرتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو بطیب خاطر ملاحظہ کرایا اور یہان کے پہاڑ و دریا و قصور

شاہی و ایوان عالی و معابد نادر روزگار کی سیر کرائی جنکو اب شاہزادہ عالی تبار
نے چھوڑ کے صرف سیر صحرائے ونڈسر اور دریائے ٹیمس واقع لندن کو ترجیح دی تھی
شاہزادہ کے وطن مالوفہ مین جہان جہان ملکہ معظمہ تشریف لیجاتین اوس گل خوبی
چمن محبوبی کو دیکھکر ہر شخص نہال ہوجاتا خوشی سے عجیب حال ہوجاتا سب کی
آنکھون مین اشک محبت بھر آتے دل سے اوس گل و بلبل پر فدا ہوجاتے
غرضکہ تین ہفتہ کے سفر کے بعد کہ جسمین اون کو افکار اور ترددات معاملات سلطنت
اور مقدمات مملکت سے فراغ تھا کسی طرح کا تردد نہ تھا دل باغ باغ تھا دونون نے
انگلستان کو مراجعت فرمائی بخیر و خوبی لندن مین پھر سواری آئی اور جو جو عجائبات
نادر تماشہ جات ملاحظہ فرمائے تھے اون سے طبیعت مسرور تھی ہر طرح کی فکر
دل سے دور تھی اثناء راہ مین شاہ پروشس نے بڑی دہوم دہام اور تکلف و اہتمام سے
دعوت فرمائی اور ہر ایک مقام کی سیر دکھائی اوسوقت شاہ موصوف کے وہم و گمان
مین بھی یہہ بات نہ تھی کہ ایک دن وہ ہوگا کہ اونکا نور بصر ولیعہد بہادر انگلستان کی پرنسس رائل
سے منسوب ہوگا یہہ امر ہر ایک کو مرغوب ہوگا ـــ

اب یہان سے قلم سینہ فگار اس سوانح نگار کا اون علی التواتر حوادث روزگار گردش
لیل و نہار کو تحریر کرتا ہے جن سے ناظرین اوراق کو معلوم ہوگا کہ ایک طرفۃ العین مین
برق الم نے خرمن عیش و نشاط کو جلادیا انگلستان کی ملکہ کے کنار سے اوس مونس و
ہمدم کو چھوڑادیا یعنے ماہ اکتوبر ۱۸۶۱ عیسوی مین جب بالمورل سے خاندان شاہی
یہان آیا جناب شاہزادہ کے چہرے پر ہر ایک نے آثار ضعف و ہزال پایا لیکن تاہم
وہ عالی ارادہ اپنے اشغال روزانہ اور کاروبار معمول مین مصروف رہا اور وہان سے
پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو کیمبرج تشریف لیگیا اور وہان بتقریب صید و شکار ایکروز
تفریحاً جانیکا اتفاق ہوا مگر عین شکار کے وقت میدان مین کثرت سے بارش ہوئی
تمام شاہزادہ بالکل تر ہوگیا اور اسپر طرفہ ماجرا یہہ ہوا کہ وہی گیلی پوشاک پہنے ہوئے
اوس موسلہ دہار پانی مین مع ملکہ معظمہ کے ایٹن کالج کے والنٹیر رائیفلز کی تعداد دیکھنے کو

گو کہ یہہ سب عزیز و اقارب کیا کر سکتے تھے اور اوسکو کب روک سکتے تھے یا اس
جہان گذران سے بچا سکتے تھے جو چہہ اولاد خجستہ بنیاد دم واپسین حاضر تھین اونہون نے
کیا کر لیا یا خود ملکہ معظمہ کیا کر سکین جو اور موجود ہو کر کر لیتے اوس روز ناکام اور
نامراد شام کو جب آفتاب بصد رنج و تاب اشک انجم بہاتا ہوا افلاک نیلی فام سوز و آلام پر
نمودار ہوا اور سیاہ بادلون نے ماتمی پوشاک پہنکر شاہزادہ کے نعش کا طواف کیا
دل جو بھر آیا تھا بے اختیار قطرات امطار سے اشکباری کی چشمہ چشم سے اشکون کی
ندی جاری کی پھر تو دم کے دم مین بادل گھیر آیا رعد نے بھی فرط الم سے بہت شور
مچایا بجلی تڑپ تڑپ کے رہ گئی کبھی بار زمین سے سر ٹکرایا بیتابی کے مارے کہین قرار
نہ آیا اوسوقت شاہزادہ مرحوم کی اولاد کو اجازت ہوئی کہ اپنے والد بزرگوار کی زیارت
آخری سے بہرہ یاب ہون آخری دیدار ایک بار دیکھ لین کہ پھر کاہیکو یہہ صورت
نظر آئیگی بجز حشر پھر کب ملاقات میسر آئیگی افسوس صد افسوس اوسوقت کی گریہ وزاری
لڑکے بالونکی اشکباری سنکر کسقدر الم ہوتا تھا کسدرجہ غم ہوتا تھا کلیجہ مونہہ کو آتا تھا
جوش گریہ سے گلا بند ہوا جاتا تھا جناب پرنسس رایل صاحبزادی کلان بمقام برلن بسبب
کسل راہ بعد مراجعت سفر علیل ہو گئی تھین اور جناب شاہزادہ الفرڈ یعنے ڈیوک آف
اڈنبرا بحر اطلانٹک مین کسی جگہہ بکار سرکار مامور تھے صرف جناب پرنس آف ویلز
اور جناب پرنسس ایلس اوس مرحوم کے بستر مرگ کے پاس موجود تھین دم واپسین
شاہزادہ البرٹ کا نہایت دردناک تھا گو کہ اونکے چہرہ سے آثار طرب و بشاشت ہویدا تھے
اس کمبخت بیماری مین ایک طبیب نے شاہزادہ البرٹ سے کہا کہ چند ہی روز مین حضور
اس مرض سے شفاے کلی پائینگے اور عنقریب غسل صحت فرمائینگے شاہزادہ مسکرایا اور ہنسکر
یہہ فرمایا کہ حکیم صاحب آپکا کدھر خیال ہے یہہ بیماری مہلک ہے اس سے جانبر ہونا محال ہے
لیکن مجکو کچھہ حسرت و یاس نہین مرنے سے وسواس نہین ایکروز سبکو مرنا ہی ہے جہان
فانی سے گذرنا ہی دنیا جاے فنا ہے صرف ذات کبریا کو بقا ہے مین جانتا ہون کہ میرا سب سامان
تیار ہے جینے کی امید نہین مرنے کا سب آثار ہے چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایسا ہی ہوا

اور وہ شاہزادہ مرگ کا آمادہ راہی ملک بقا ہوا کیا دیکھیے کیسا صدمہ ہوا۔
بعد وفات کے شاہزادہ کی لاش کو فوجی لباس پہنایا اور اوسی پوشاک سپہ سالاری مین
کفنا کے مدفون فرمایا غرضکہ حسب وصیت شاہزادہ مرحوم کے ساز و سامان تجہیز و تکفین
بہت سادہ تھا گو کہ ہزارون شاہزادے اور شاہزادیان رؤسا اور امرا اور امرازادیان اور
تمام ارکان دولت و اعیان سلطنت جنازہ کے ہمراہ آئے اور آنکھون سے اشکون کے
دریا بہائے مگر قبل اسکے کہ جنازہ شاہی کو گرجا گھر لیجائین گھر کے تمام ماتم دار بچشم اشکبار
جنازہ کے آس پاس بصد یاس ایک عالم سکوت مین کھڑے ہوئے اوس وقت
جناب پرنس آف ویلز کا اضطراب غم سے پیچ و تاب بیان سے باہر ہے جسکا ایسا باپ
مرجائے اوسکا رنج و الم ظاہر ہے مگر تاہم وہ بھی خاموش کھڑے رہے دم نہ مارا انتہا کا
ضبط کیا جناب ڈیوک آف سیکس کوبرگ جناب مرحوم کے برادر حقیقی زار زار روتے تھے اپنے
بھائی کی بے وقت وفات سے جان کھوتے تھے کرون پرنس پروشش جناب ملکہ معظمہ
کے داماد خوش نہاد بھی حاضر تھے اور اون کے چہرے سے آثار حزن و ملال ظاہر تھے مگر بیچارے
غم کے مارے شاہزادہ آرتھر کا پھوٹ پھوٹ کے رونا گریہ و زاری سے جان کھونا بڑے
بڑے سنگدلون کا دل موم کرتا تھا غرضکہ اسی طرح سے با درد و آہ غم جانکاہ جنازہ گرجا گھر مین پہونچا
گریہ و بکا کے شور سے مکان گونجنے لگا جسوقت جنازہ لا کے قریب قبر رکھا گیا ایک ماتم تازہ
برپا ہوا اور نماز جنازہ کی شروع ہوئی اوسوقت تو جناب پرنس آف ویلز اور پرنس آرتھر
اور کرون پرنس پروشش اور ڈیوک آف سیکس کوبرگ گاتھا سے مطلق ضبط نہوسکا
بے اختیار سب نے ڈاڑھین مار کر رونا شروع کیا اون کو دیکھ کر جملہ حاضرین کے
آنکھون سے اشک جاری ہوئے اکثرون پر غش طاری ہوئے بعد فراغ نماز کے
حسب درخواست جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کے ایک نوحہ زبان جرمنی مین پڑھا گیا جسکا
اول مطلع یہہ تھا ٭ بے تیرے مین رہونگا نہ ہرگز مزار مین ٭ میری لحد ہمیشہ رہیگی فشار
مین ٭ اور ایک شعر پر درد و الم اور تھا جسکا مضمون شعر ذیل کے مطابق تھا ٭ کہان کی
نیند آگئی ابھی مسافران رہ عدم کو ٭ کچھ ایسا سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم اونکو جگا جگا کر ٭

حالانکہ ضبط آہ و فغان اور جوش گریہ و زاری سے دم گھٹ رہا تھا آواز کو باہر نکلنے کا
راستہ نہ ملتا تھا تاہم سنبل سنبھلا کے پیش نماز نے پھر دوگانہ نماز کا ادا کیا بعد
اسکے جسقدر لوگ گرجا کے اندر تھے ایک نے بھی نالہ و شیون نہ چھپایا بے اختیار
سب کو رونا آگیا اس اثنا مین جناب البرٹ کے ملازمون نے آہستہ آہستہ سیاہ
مخمل کا ستانی کی پوشش جنازہ پر سے اوتاری صرف قرمزی کفن رہنے دیا اوسروز
مصیبت اندوز مین در و دیوار اور سقف و فرش گرجا گھر سیاہ پوش تھا ایسا
غم و الم کا جوش تھا سوا اوس کفن کی سرخی کے اور کہین سرخی کا نام نہ تھا
بجز رونے کے اور کسی کو کام نہ تھا ہر فرد بشر اعلے و ادنی کے لباس ماتمی در بر تھا
در و دیوار پر اوداسی چھائی تھی جسکو دیکھیے خاک بسر تھا اسی اثنا مین جناب شاہزادہ
مرحوم کی تصنیفات منظوم مین سے ایک مناجات پڑھا گیا سب کا دل بھر آیا بعد ازان پھر تو
وہ گرجا گھر شہر خموشان ہوگیا تمام حاضرین خاموش سکتے کے عالم مین جہان کھڑے
تھے وہین کھڑے رہ گئے مگر ہان گرجا کے باہر آواز سم پائے اسپان اور گھنٹون کا
بجنا اور توپون کا چلنا البتہ سنائی دیتا تھا جب تابوت نہایت آہستہ آہستہ قبر کے
اندر اوتار دیا گیا اوسوقت کے ماتم کی بیان سے چشم دوات نمناک ہے اور فرط غم سے
سینۂ قلم چاک ہے ایک شور محشر بپا تھا کیا بیان کیجیے کہ کیسا غل مچا تھا جب وہ
لاشہ نظرون سے نہان ہوکر تہ نشین ہوا اور ایسا جوان مہ جبین نازنین زیر زمین
ہوا اوسوقت صرف رنگ قرمزی کا عکس قبر کی سیاہ دیوارون کی پوشش پر پڑتا
تھا اور تاج طلائی سونہری روپہلی تابوت کے قبون کی جھلک نمارتاریک سے
چمکتے ہوئے نظر آتے تھے جسوقت قبر کے اندر مٹی ڈالی گئی اوسوقت ایک اور مناجات
من تصنیف شاہزادۂ مرحوم پڑھا گیا ان رسوم کے ختم ہونیکے بعد سر چارلس نیگ نے
آگے بڑھکر اور قبر کے سرہانے استادہ ہوکر شاہزادۂ مرحوم کا پورا نام ذوی الاحتشام مع
خطاب کے سنایا اور باجے والون نے ماتمی باجا بجایا تب سوگواران جناب مرحوم و مغفور
اپنی اپنی جگہ سے متحرک ہوے کہ ایک ایک نظر زیر قبر اوس جوان مرگ کی لاش کو او-

دیکھ لین وہلکو تسکین دین سب سے پہلے جناب پرنس آف ویلز نے قدم بڑھایا اور ایک لمحہ اپنی
بغلون مین ہاتھ دیکر عالم سکوت مین قبر کے اندر دیکھتے رہے مگر دیکھا گیا بے اختیار مثل ابر نو بہار
اشکبار ہوئے اور اپنے رومال سے چہرہ ڈھنککر جلد باہر نکل آئے اسکے بعد شاہزادہ
آرتھر نے بھی دیکھا مگر اوس وقت کچھ ایسا استقلال ہوگیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ نے
سنگ صبر دل پہ رکھ لیا ان کے بعد باقیماندگان ماتمداران خویش ویگانے
اپنے وبیگانے نوبت بہ نوبت قبر کے پاس گئے اور اشک کا دریا بہاتے اور گریہ وزاری کرتے
باہر نکل آئے الغرض بعد اختتام رسومات تجہیز وتکفین کے عزاداران شاہزادہ جنت مکان نے
جزع وفزع کرتے اپنے اپنے مکان کو مراجعت فرمائی اور بعد چلی آنے عیال واطفال
شاہی کے ملازمان اور خدمتگاران جناب مرحوم جو پیچھے رہ گئے تھے روشنیان لیکر
مقبرہ کے تہ خانے مین اوترے اور نیچے جا کر اونھون نے دیکھا کہ مکان نہایت ذیشان
بڑا وسیع اور گنبد ہے اور مسقف محراب دار ہے دونون طرف سنگ مرمر کے چار
طاق ہین خوبی مین شہرہ آفاق ہین اور وسط مین تین عریض طویل سنگ مرمر کی چٹان
ہین نہایت پر زیب وذی شان ہین صرف بادشاہون کے قبرون کے لیئے رکھے
ہین اوس تیرہ وتار تہ خانہ مین جانے سے اور روشنی کی چمک سے دو قرمزی رنگ
کے تابوت اور رکھے دکھائی دیے جنکا مینا کاری اور طلائی کا کام سورج کی کرنون کو
شرماتا ہے عجب لطف دکھاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تیار ہوئے ہین
ایک تو جناب شاہ جارج سوم اور دوسرا جناب ملکہ شارلاٹی کا تابوت زرنگار ہے
خوبی مین یکتائے روزگار ہے اور اون دونون کے سرہانے کی طرف نہایت چمک
ودمک سے شعلہ سان درخشان قرمزی رنگ کی تین اور قبرین ہین جنمین شاہ جارج
سوم اور ملکہ شارلاٹی کے تین جوان مرگ اولاد خواب عدم مین پانون پھیلائے سوتی ہین
اور پائین کی طرف کسی قدر فرق سے بلکہ بالکل علحدہ شاہ جارج چہارم کا تابوت
رکھا ہے گنبد کے وسط مین جناب شاہ ولیم چہارم اور ملکہ ایڈلی لینڈ کے پہلو بہ پہلو
تابوت بانقش زرنگار رہین روشنی مین سب نمودار ہین مخمل کی نرمی اور نقرہ کے قبون اور

ستونون کی چمک اور پھولون کی مہک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے اوس روز
تھی جس روز وہ تابوت وہان رکھے گئے تھے گو کہ سالہا سال گذرے مگر وے
ویسی ہی نظر آتے تھے گنبد کے جانب چپ جناب ڈیوک گلوسسٹر اور ڈیوک آف کنٹ کی
قبرین ہین اور اس شاہانہ گنبد کے قریب دروازہ آمد و رفت جناب شاہزادہ البرٹ کا
تابوت رکھا گیا تھا جسکے اوپر محبت کی نشانیان غم و اندوہ کی یادگاریان جناب
ملکہ معظمہ اور اون کے بال بچون کیطرف سے جناب پرنس آف ویلز نے لاکر رکھی تھین اور
قبر کے بند کرنے سے پہلے جناب شاہزادی الیس کے ہاتھون کا گوندھا ہوا ہار اور سہرا جناب
مرحوم کی لاش پر رکھا تھا اور جناب ملکہ معظمہ کی تصویر شاہزادہ مرحوم کے ہاتھ مین
دیدی گئی تھی بعد ازان چند روز کے بعد جو پھولون کے ہار اور گلدستے جناب ملکہ معظمہ
اور بڑی شہزادیون نے ونڈسر سے بناکر بھیجے تھے قبر کے اوپر وہ ہار جو اہر نگار
بطور یادگار بیوہ با وقار و یتیم شاہزادی ہاے والا تبار رکھے ہوے تھے آخرکار
اس یادگار کے رکھنے کے بعد اوس گنبد کہ تہ خانے کا دروازہ بند ہوا اور اس
ساز و سامان اور شوکت و شان سے شاہزادہ البرٹ مرحوم نے عین شباب مین
داعی اجل کو لبیک فرمایا اور نہایت رنج و الم کمال حسرت و غم سے گوشہ لحد مین آرام کیا
شاہزادہ مرحوم کا تابوت چوب مہاگنی کا بنا ہوا تھا اور چاندی کے پتر جڑے تھے
اور اوپر جناب پرنس کا نام مع تاریخ ولادت اور رحلت کندہ تھا اس تابوت کے
اندر جو دوسرا تابوت نہایت مضبوط دربار انگلستان کی جانب سے بنا تھا اوسمین
بھی نقرہ پتر لگے تھے اور اوسپر بھی وہی عبارت کندہ تھی جو اوپر والے تابوت پر
تھی مگر اس تابوت پر نہایت باریکی اور صنعت کاری کا کام بنا ہوا تھا قبر کے سرہانے
بہت بڑا نقرہ تاج جسکو شاہزادہ عالی مزاج بحیثیت پرنس کانسرٹ پہننے کی مجاز تھے
رکھا تھا یہ تاج دربار اسٹریا کے تاجون سے بہت مشابہ تھا تابوت کے وسط مین
ایک لوح اسپین پر تمکین پر کچھ کھدا ہوا ہے اور پائنتی کے جانب تمغہ گارٹر رکھا ہوا ہے
اور قبر کے اوپر دفن کے وقت دوسرا تاج بھی رکھا گیا تھا اور یہ وہ تاج تھا کہ جسکو

جناب شاہزادہ مرحوم بحیثیت ڈیوک آف سیکسن گوبرگ درگاتھا کے زیب سر فرماتے تھے۔
جناب ملکہ معظمہ نے ایک رفیع الشان مقبرہ بمقام فراگمور تعمیر کرایا ہے یہہ جگہہ نہایت دلکش اور پرفضا ہے طرح طرحکے پتر اوس مقبرہ مین لگے ہین طول سترہ فٹ اور ارتفاع بھی اسیقدر ہے اسکی بنیاد کا پتر ملکہ معظمہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا ہے اور اوسپر عبارت ذیل کندہ ہے۔
اس مکان کی بنیاد کا پتر ملکہ وکٹوریا نے اپنے شوہر عالی گہر کی یادگار کے لیے اپنے ہاتھہ سے ۱۵ ماچ ۱۸۶۲ عیسوی کو نصب کیا ہے برکت والے ہین وہ لوگ جو خدا کی یاد مین سوتے ہین اور اوسکے نام پر جان کہوتے ہین۔
سنٹ جارج کے شاہی گرجا گھر واقع ونڈسر سے جہان شاہزادہ البرٹ کی نعش کو امانتاً سپرد کیا تھا پھر اس مقبرہ مین اوسکے دفن کیا اہل انگلستان اسبات کو کبھی فراموش نکرینگے کہ اوس ماتم جانگزا اور حادثہ روح فرسا کیوقت بھی جناب ملکہ وکٹوریا نے دبدبہ شاہی کو نباہا اور کس عظمت و شان سے باوجود ہونے عورت و ملکہ کے کس استقلال سے صبر و تحمل کیا مگر جب رنج و الم کسیقدر کم ہوا اور کچھہ مطمئن دل پر غم ہوا جناب ملکہ معظمہ نے اپنے فرزندون کو بلایا شفقت مادری سے گلے لگایا زمانے کا نشیب و فراز سمجھایا اور محبت سے یہہ فرمایا کہ اگرچہ اس حادثہ عظیم اور ماجرائے سقیم سے میرا جگر پاش پاش ہے کیا کہون دلمین کیسا خراش ہے مگر بجز صبر کے چارہ نہین سوائے استقلال کے گذارا نہین کیونکہ ہزارہا بندگان خدا کا میری ذات سے متعلق انتظام ہے اونکو آرام و آسائش مین رکھنا میرا کام ہے لہذا اب تم سب سے اعانت کی خواستگار ہون میرے صلاحکار کو خدا نے اوٹھا لیا اس سے لاچار ہون اور یہہ امر اسواسطے ہے کہ جو خدمات فرائض تمھاری پرداخت اور کل قوم کی حفظ و امان کے لئے میرے ذمہ ہین اونکے انجام مین ثابت قدم رہون ہمت نہ ہارون اس بات سے سب لوگ عموماً واقف ہین کہ اس عزم عظیم اور قصد مستقیم کے بموجب تیرہ برس سے بفضل ایزدی اور تائید سماوی سے جناب ملکہ معظمہ نے کیسا انتظام کیا دنیا مین کتنا بڑا نام کیا جسکے باعث سے

سلطنت مین دولت عنفی ترقی پائی ہر صورت سے ملک مین بہتری نظر آئی —
افسوس صد افسوس ایسا گل شگفتہ جناب شاہزادہ خوش صفات کا مین شباب مین
صرصر ممات سے پژمردہ ہوا اس چمن دہر کی اچھی طرح ہوا بھی نہ کھائی ہائے کیا
جلد ہی قضا آئی ؎ آتش فتد بخانہ آن باغبان کہ سوخت * در عین فصل گل بچمن آشیان
اور جملہ امور رفاہ عام کا جو شاہزادہ عالی مقام نے انگلستان مین رونق افروز ہونے
کے وقت سے انتظام کیا تھا وہ اونکی ذات بابرکات کے ساتھہ تمام ہوا کیسا اچھا
انجام ہوا جو شخص اس زمانہ مین ہوشیار رہے ہر ایک امر مین تجربہ کار رہے اس رسالہ کے
پڑھنے مین دل لگائیگا اوسکو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ جناب شاہزادہ مرحوم نے
رعایا کے لیے کیا کیا امور متعلقہ تہذیب اور ترقی عام کو کیسا جلوہ دیا اور باوجود
اس امارت کے نمائش سے ہمیشہ احتراز رہا معاملات خانہ داری اور مقدمات
صلح کاری مین کیسا پاک باز رہا حالانکہ جس مقام پر شاہزادہ کا مقام تھا وہان
ترغیب و تحریص سے بچنا بڑا کام تھا وہان کی آب و ہوا کا اثر جیسا ہوا ہے وہ اوسکی
تاثیر سے خوب آگاہ ہین سوائے اسکے اس رسالہ کے ناظرین جب اسمین کوئی
امر ادر نپائینگے اسکو لائق مطالعہ کے تصور نفرمائینگے اور شاید اس سے یہہ مقصود سمجھینگے
کہ اس مین صرف ایک اوسط درجہ کے آدمی کے صفات طریقہ بسر اوقات کا مذکور ہے
نہین معلوم اسکے لکھنے سے کیا منظور ہے مگر مین اوسکے ظاہر کرنے مین کب انکار
کرتا ہون جو میرا مافی الضمیر ہے اوسکا اظہار کرتا ہون کہ جناب شاہزادہ البرٹ کے
تذکرہ زندگی سانحہ عمری کے مطالعہ سے علاوہ پند و نصایح کے دل بستگی اور لطف
بھی حاصل ہوتا ہے کیونکہ کبھی جناب موصوف کی یہہ تمنا نہوئی کہ اپنے اختیار اور
اقتدار کو بڑہائین لوگون کو اپنی لیاقت دکھائین یا سلطنت کا دعوے کرین بلکہ بالعکس
اسکے اونکو ایسی کامون کی تمنا تھی کہ جس سے رفاہ عام ہو خلائق کا کام ہو ہر شخص راحت
پائے اونکے ذمہ سے شرط خدمت ادا ہوجائے اپنے عالم شباب کی عمدہ ترین اوقات
بہترین ساعات اپنی جسمانی طاقتین روحانی قوتین صرف انگلستان کی بھلائی مین صرف کین

گو کہ اون کو ہر طرح کیا عیش و آرام تھا اس دردسری سے کیا کام تھا مگر صرف پاس و لحاظ ادائے شرط خدمت یہہ تکلیفین اوٹھائین طرح طرح کی مصیبتین سہین مسٹر ڈسی آرزیلی صاحب نے دربار پارلیمنٹ کے حضور مین واقعہ ناگزیر کا بیان کیا جہان اور اور صفات کا اعلان کیا وہان علی الخصوص ایفاء شرط خدمت کے بارہ مین بھی بڑے جوش و خروش سے تقریر کی —

ناظرین کو واضح رہے سامعین کو لائح رہے کہ شرائط خدمت کا ایفا وہ صفت ہے جس سے نیلسن میدان جنگ مین اور ولنگٹن معاملات مملکت مین سرنام ہوئے مورد تحسین انام ہوئے یہہ بھی ادائے شرط خدمت ہی کی وجہ تھی جو جناب مرحوم نے عین شدت مرض مین جبکہ طاقت نشست و برخاست کی طاق تھی اور روح باغ جنت کی مشتاق تھی ایک یادداشت کا مسودہ جناب ملکہ معظمہ کے واسطے دربارہ مقدمات متعلقہ ٹرنٹ کے تحریر کیا غرضکہ کہان تک اس عمدہ صفت کے بارہ مین لکھتا جاؤن اور زیادہ کیا کلام کو طول دون میرے نزدیک صرف اسقدر لکھنا کافی و بس ہے کہ یہہ صفت ہر شخص کے تتبع کے لائق ہے اور ہر درجہ کے آدمی کو واجب ہے کہ ادائے شرط خدمت اپنے اوپر ہر حالت مین فرض عین سمجھے —

جناب شاہزادہ مرحوم و مغفور کو ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ بلکہ ہر فرقہ کے لوگون کے ساتھہ جو درحقیقت مستحق پرورش اور عنایت تھی ایک خاص ترحم تھا چنانچہ نوکر اور پاچہ باف اور سپاہی و جہازی سب اون کی باتون سے خوش رہتے اور اون کی نصائح مشفقانہ سے مستفید ہوتے تھے جتنے غریب و مسکین تھے وہ اوسکو اپنا مربی جانتے تھے اور اوسپر ناز کرتے تھے اور مثل مہربان باپ کے سمجھتے تھے سبب اس کا یہہ تھا کہ شاہزادہ مرحوم ہر لحظہ و آن اون کی اعانت و امداد کے لئے مستعد و تیار رہتے تھے ہر وقت اونکے واسطے آمادہ کار رہتے تھے ہر شخص اون سے محبت رکھتا تھا اور اونہین کا دم بھرتا تھا اون کا نام نامی فرط محبت سے ہر غریب و امیر اور برنا و پیر کے ورد زبان تھا ہر ادنی و اعلے اون کا ثنا خوان تھا غریب سے غریب کو بھی اگر کوئی امر اہم درپیش آتا

زہ بخوف وخطر شاہزادہ عالیگہر کی خدمت مین چلا جاتا جہان وہ عالی جناب ہوتا ہر شخص
وہان باریاب ہوتا جو شاہزادے ہین یا درجۂ اعلےٰ رکھتے ہین وہ عوام سے ہمکلام ہونا
اپنی حقارت اور بے توقیری سمجھتے ہین اون کے معاملات بذریعہ مختارون یا کارندون کے
طے پاتے ہین جو لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ ہم شاہزادے اور امیرزادے ہین
اور دنیا مین مثل دیوتاؤن کے ہم پیدا ہوے ہین لہذا ان دہاتیون اور دہقانیون کی
نگاہ سے ہمیشہ بچتے رہنا ضرور ہے کیونکہ اعلےٰ درجہ کے لوگون کا یہی دستور ہے
لیکن شاہزادہ عالیمقام ہر خاص و عام سے بجاے نفرت و اکراہ کے گفتگو کرنے سے
خوش ہوتا بلکہ اس امر کے دریافت کرنیکا اوسکو موقع ملتا کہ اون مین سے کسی کو کیا
احتیاج ہے کون کس امر کا محتاج ہے انجاح مرام خلائق اوسکا کام تھا یہی مشغلہ صبح
و شام تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ یارک شائر کا ایک کسان ایک ہل ایجاد کرکے لایا اور
بلا و ساعت وقت باریاب ہوکر شاہزادہ عالی ارادہ کو دکھایا چنانچہ بعد ملاحظہ کے یہہ ارشاد فرمایا کہ
اس ایجاد جدید کا نام ہمنے البرٹ کا ہل رکھا اور اوسکو بہت سا انعام و اکرام دیا اور
منجملہ اوسکے ایک نہایت عمدہ انجیل مقدس عطا فرمائی اوس کسان نے اپنے ہم چشمون مین
بڑی آبرو پائی خوش ہوتا شاہزادہ کو دعائین دیتا قصر شاہی کے باہر آیا اور فوراً
اوس کتاب کی جلد پر اپنے بادشاہ کا نام نامی کندہ کرایا۔
ظاہر آرائی اور خود نمائی سے شاہزادہ البرٹ نے ہمیشہ نفرت فرمائی اور ظاہری
دھوم دھام اور شوکت و شان جو لازمہ امارت اور تمغاے ریاست خیال
کیجاتی ہے اوسکو کبھی پسند نہ آئی باوجودیکہ خدا تعالےٰ نے ایسے درجہ عالی اور رتبۂ
شاہی سے سرفراز فرمایا تھا کہ بعد بادشاہ کے انکا رتبہ تھا اسوجہ سے ضرور تھا کہ
اوسی شان و شوکت سے رہتے مگر ہمیشہ جوش دلی اور رغبت قلبی سے ایسی تقریبات
ظاہری رسمیات مین شریک ہونے سے نفرت تھی اور ظاہری صفائی سے دلی کدورت تھی
خاندان شاہان انگلستان مین یہہ اول شخص تھے جنہون نے اس بات کو ثابت کردیا کہ
صرف بناوٹ اور ظاہری نمائش سے اوسی طور پر بآسانی تمام اور بلا تحقیر و تذلیل

بادشاہ بھی کنارہ کش ہو سکتے ہیں جس طرح سے تمام اشخاص کو اپنے گھر میں ضرورتاً بوجہ ناداری اجتناب کرنا پڑتا ہے جب ہم بنظر مقابلہ کرنیکے اون عادات اور اطوار کا خیال کرتے ہیں جنکا برتاو قبل تشریف فرما ہونے انگلستان کے قصر شاہی مین کیا جاتا تھا اور اس چال وچلن اور طریقہ کو دیکھتے ہین جو بعد ازان شاہزادہ عالی تبار سے ظہور مین آیا تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اگلے لوگون کی اوقات گرانمایہ کس قدر نمود بے بود کی نمائش مین ضایع ہوتے تھے اور اب کسیقدر خوبی سے اوسمین تبدیل وتغیر ہو گیا ہے جسکو دیکھکر دلکو سرور ہوتا ہے رنج والم دور ہوتا ہے بے اختیار یہہ مصرعہ زبان پر آتا ہے س ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا: جبرن دنون مقام بالمورل مین مقام ہوتا تھا شاہزادہ البرٹ کو اپنی سادہ وضعی کے اظہار کا موقع ملتا تھا اور جبتک وہان مقیم رہتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو ہمراہ لیکر گرد وپیش کے قصبات مین جاتا اور سادی پوشاک زیب بدن کرکے قرب وجوار کے قریات کی سیر فرماتا اور اکثر شاہزادہ عالی تبار اور جناب ملکہ معظمہ مثل مہر وماہ ایک بگھی مین سوار ہوکر جایا کرتے اور کبھی کبھی ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ قصباتی سے اونہین فروکش ہوتے جو اشیا سے خورد ونوش وہان مہیا پاتے اوسیکو بطیب خاطر تناول فرماتے اور بچھونے وغیرہ مین بھی کسی طرحکا تکلف نکرتے جیسا پاتے ویسا بچھاتے کسیکو خبر بھی نہوتی کہ یہہ کوئی مسافر راہ گیر ہین یا کوئی امیر کبیر ہین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم اور ملکہ معظمہ ایک بگھی مین سوار ہاڈ ہوس کو بنابر ملاقات ارل آف ایڑوین کے تشریف لیے جاتے تھے چونکہ پیشتر سے انکے رونق افروز ہونیکی خبر وہان مشتہر ہو گئی تھی لہذا ایک زمیندار نے گانونکے قریب راہ صاف کرکے ایک پھاٹک لگایا نہایت خوبصورت تیار کیا بنایا اس غرض سے کہ جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ کی سواری اوسی طرف سے گذر کرے اور چند آدمی اسلیے وہان پر متعین کیے کہ جب جلوس شاہی قریب آئے فوراً اوسکو اطلاع کیجائے لیکن وہ دونون صاحب اودھر سے گذر بھی گئے اور لوگون نے بسبب سادگی لباس کے نہ پہچانا بلکہ دو ایک نے روکی ٹوکی بھی کی کہ پھاٹک کے

باہر باہر جائین اندر کی طرف کبھی نہ لائین کہ اس عرصہ مین چند لوگ پیچھے سے آئے اور
اوس شخص کو جو دروازہ پر تعین تھا اون کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ
وہی تھین! جو بگھی مین آگے تشریف لے گئین اوس شخص کو یقین نہ آیا مگر جب اوسکا
اطمینان ہوا ہو تو سخت گھبرایا اور فوراً ایک سوار کو دوڑایا کہ اس غلطی کا حال
جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ سے عرض کیا جاسے چنانچہ جب سوار نے آکر دست بستہ
اون دونون جناب کے حضور مین عرض کیا کہ بتقریب تشریف آوری ملازمان دولت
یہہ سامان یہان کے مالک اور زمیندار نے مہیا کیا تھا مگر حضور موفور السرور کو
کسی نے شناخت نکیا اور سب کی سب بے نیل مرام دیکھتے رہگئے اوسپر وہ دونون جناب
واپس آئے اور مسکراتے ہوئے اوس ترپولیہ مین سے ہو کر گذرے یہہ بات
کیا قابل غور ہے اور اس سے بڑھ کر سادگی مزاج اور غربا پروری کا خیال اور کیا ہوگا
کہ اونکے اونکی دل شکنی کا لحاظ رہتا تھا اور کسی کا دل دکھانا یا مایوس کرنا
گوارا نہ تھا انصاف پسندی قدرشناسی اور دیانتداری جناب شاہزادہ
مرحوم کی اس حیات چند روزہ مین اصل اصول تھی اور برابر یکسان طور پر
ان صفات حمیدہ کا ظہور اوسکی ذات ملکی صفات سے ہوتا رہا جس کسیکو ذرا بھی
معاملہ اون سے پڑتا اوسکے مفاد کا لحاظ اور جو لوگ کسی قسم کی استمداد اور اعانت کے
خواستگار ہوتے اون کے فائدہ کا خیال جناب مرحوم کو رہا کرتا تھا جن لوگون کا
خوش قسمتی سے اوسکے ساتھہ معاملہ پڑ جاتا اون کے حال پر شاہزادہ بڑی
مہربانی فرماتا اس فیاضی اور رحم دلی کے معاوضہ مین بجان و دل اون کے لیے
وہ لوگ دعاے خیر کیا کرتے اونھین کا نام لیا کرتے اور بہت سی ایسی حکایتین موجود
ہین جنسے یہہ امر بخوبی ثابت ہے منجملہ اونکے ایک یہہ حکایت ہے کہ قصر واقع بالمورل مین
گنجایش کم تھی اور بوجہ قلت جگہہ کے اکثر تکلیف رہا کرتی تھی لہذا ایک قصر جدید کی
تعمیر کی تجویز ہوئی اور ایک شخص باشندۂ شمال سے ٹھیکہ بھی ٹھہر گیا یہہ اوس زمانیکا
حال ہے جبکہ جنگ کریمیا قریب الاختتام تھی اور آغاز جنگ سے مصارف کا نرخ بہت گران ہو گیا تھا

جناب شاہزادہ مرحوم امورات مذہبی سے بھی واقف تھے برخلاف اکثر نونہالان سلطنت کے جو خدا کی ہستی اور انسان کی نیستی سے آگاہ نہیں ہین او باشی مین دین و دنیا فراموش ہے ہستی کا جوش ہے مگر جناب مرحوم نے اپنی روح کو پہچان لیا تھا خدا کی ہستی کو پہلے سے مان لیا تھا اور مذہب عیسوی کے ایسے حامی و مددگار تھے جو کسی رسم و رواج دنیوی کے پابند نہ تھے مذہب اون کے نزدیک ایک ایسی چیز نہ تھا جسکو بعض مخصوص ایام یا خاص مواقع یا تقریباً لوگون کے دکھانے کے لیے اکثر لوگ اختیار کر لیا کرتے ہین بلکہ اون کا مذہب مثل جسم کے ایک عضو کے تھا یہہ خصلت خوش اعتقادی مذہب جسکی عموماً انگریز لوگ محتاج ہوتے ہین اوس مذہب دوست قوم کی وجہ سے جناب شاہزادے مین پائی جاتی تھی جس قوم کے وہ کہلاتے تھے اگرچہ ان دونون انگریزون نے کثرت سے اس مضمون کے بیانات پیدا کریے ہین جنسے واضح ہوتا ہے کہ اہل انگلستان مرتبہ الوہیت کے قریب پہونچ گئے ہین مگر میرے نزدیک ہنوز دہلی دور ہے اور مدت دراز چاہیے تب اوس مرتبہ کو پہونچینگے جس مرتبہ پر اہل جرمنی آج پہونچے ہوے ہین جس کسینے لکھا ہے خوب لکھا ہے کہ یہہ انگریز علم معاش خوب جانتے ہین مگر معاد سے بے بہرہ ہین اہل جرمنی وحدت کے ایسے قائل ہین جو انگریزون مین مطلق نہین ہے اس رایکے ایسے مضبوط ثبوت موجود ہین جنکو اکثر انگریز جو صاحب انصاف ہین قبول کرتے ہین اور اگر اون ثبوتون کی ضرورت ہو تو اون کی بے انتہا مثالین ہم دے سکتے ہین جو موقع پر پیش کیجا سکتی ہین ــــــ

جملہ خصائل پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے بڑھکر نہایت دلچسپ و عظیم اور قابل تعریف سیرت جسکی وجہ سے وہ زمانہ مین ممتاز تھے لوگون مین سرفراز تھے اور اون کا نام نامی پشت ہا پشت تک بغرض تقلید لیا جاویگا اور جسکی صفت مین تمام شائستہ لوگون کی زبان لال ہے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین یہہ تھی کہ اون کے مراتب خانہ داری کی نیکیون اور حسن سلوک عیال داری کا یکسان طور پر تمام عمر برتاؤ رہا سلف و خلف سے کسی تواریخ مین کسی شاہزادے کا ایسا مسرت بخش اور روح افزا حال

نظر سے نہین گذرا ہے جسقدر ذمہ داری ہاے بیکران و خدمات فراوان بابت انجاح
مرام خاص وعام و کار و بار ہنرروری خلائق کے اپنی اوقات فرصت وہجوم افکار و کثرت
کار کے لمحون مین اپنے اوپر لی ہو اور ان اوقات عزیز کو اپنی عیال داری اور معاملات
خانگی کی بہبودی اور برتری مین اوس کامیابی کے ساتھہ صرف کیا ہو جیسا
جناب مرحوم نے کیا اگر اون کی محبت شوہری پر لحاظ کیا جاے جو جناب ملکہ معظمہ کے
ساتھہ اون کو تھی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر بیقراری و بیتابی اپنی محرم راز اور مونس
جان باز کے لیے جناب شاہزادہ کو ہوتی تھی اور جو بیچینی اون کو ستاتی تھی وہ قصص
وحکایات کے شاہ و شہریارون کے اضطرار و اضطراب سے کہین زیادہ تھی جس
وقت سے شاہزادہ نے انگلستان مین بود و باش اختیار کی تھی وہ ہمیشہ مشکلات زمانہ
مین مبتلا رہے مگر تاہم کمال محبت مین اور الفت سے جناب ملکہ معظمہ کے شیدا رہے
اون کی چاہت مین کبھی خلل نہ آیا بلکہ روز بروز اوسکو زیادہ پایا دونون کو ایک دوسرے کا
پیار ایسا یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوتا رہا کہ جب سے شادی ہوئی تھی تب سے
تا دم مرگ کسی قسم کا گلہ یا شکوہ خواہ شکر رنجی یا اختلاف راے کبھی درمیان
مین نہ آیا خود جناب ملکہ معظمہ کی تحریر دلپذیر اس امر کی شاہد ہے کہ انتہا کی
احتیاط اور ہمیشہ کی فکر جناب شاہزادہ کو ملکہ معظمہ کی آسایش اور خوشی کے لیے
رہا کرتی تھی جنرل گرِی صاحب لکھتے ہین کہ جب پہلے پہل جناب ملکہ معظمہ کے اولاد
ہوئی تو اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ سواے شاہزادہ کے کوئی موجود نہ ہوتا جو اونکو بستر سے
اوٹھائی یا بٹھاوے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر جناب مرحوم موجود نہ ہوتے تو
حسب الطلب جناب ملکہ معظمہ کے فوراً جہان ہوتے وہانسے چلے آتے ایک مقام پر
خود جناب ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی مادر مہربان یا نہایت عقیل دایہ ایسی احتیاط
اور نگہداشت کم کریگی جو شاہزادہ مرحوم کرتے تھے ایک اور مقام پر جنرل گرِی صاحب
رقم طراز ہین کہ مین شاہزادہ خوش اقبال کے استقبال اور ملائمت مزاج کا جس سے
وہ تمام خاندان کے سردار بنکر رہے شکر گذار ہون اور نیز ملکہ معظمہ کی صاف طبعتی

اور لایق تعریف دیانت اور صفائی مزاج کی خصلت کا شکر کرتا ہون اور سب سے
زیادہ اونکی ملنساری اور عجز و انکساری اور وفاداری اور اون کے اعتماد کا جو شاہزادی کو
ملکہ پر اور ملکہ کو شاہزادہ پر تھا نہایت شکرگذار ہون اگر کوئی ملکہ معظمہ کو تحریر کرتا
اور حد سے کہتا کہ آپ سلطان وقت اور خدیو ملک ہین آپ کو خود سر دار
خاندان بنکر رہنا چاہیے یہہ کہ شاہزادہ سے کہ جو مثل دیگر رعایا کے ہین تابع اور
مطیع رہیے اونکو جناب ملکہ معظمہ جواب دیتین کہ مین گرجا کے اندر بروز عقد عہد
کر چکی ہون اور حلف اوٹھا چکی ہون کہ مین اون کی اطاعت اور فرمان برداری
کرون گی اور اون کو عزیز رکھون گی اور اون کے ساتھہ باعزاز و اکرام پیش آونگی
اوسکی تابعداری سے سر نہ اوٹھاون گی اب مین اوس معاہدہ پاک کے برخلاف
عمل نہ کرونگی ؎ فرمان بری ہست رسم و آئین مارا ✤ در باغچۂ ما گل نافرمان نیست ✤ درستی
معاملات خانگی اور حسن سلوک اور اتفاق باہمی مین بڑے بڑے حکما مشاہیر سے شاہزادہ
مرحوم فوق لے گیا تھا چنانچہ اسکے بہت سے ثبوت ہین اور جو تشبیہات اب مین دیا چاہتا ہون
گو کہ وہ کینہ خیز حسد انگیز ہین مگر مین دلیرانہ لکھہ دیتا ہون وہ بڑا حکیم ساکن
اتھینیہ قدیم واقع یونان جس کے علم و اخلاق کے اصول ایجاد کیے ہوے پر عمل
کرنے سے عقلا دہر مدارج اعلیٰ کو پہونچ گئے ہین شاہزادہ مرحوم کے برابر لیاقت
بافراست درستی معاملات خانہ داری کی نرکھتا تھا اوسکے زوجہ کی گھڑی گھڑی کی
تند مزاجی اور شوخی و شرارت جسکے سبب سے اوس حکیم کے تصورات علم فلسفہ
مین خلل پڑتا تھا سب پر روشن ہین مگر حکیم مذکور اپنی زوجہ کی حرکات ناشائستہ کو
صرف ہنسی اور دل لگی مین ٹال دیتا تھا زانتی فی کی دلچسپ حکایت تو زبان زد
خلائق ہے کہ جب وہ اپنے شوہر سے بگڑتی تھی کسی سبب سے جھگڑتی تھی تو دیگچہ گرم
کھولتے ہوے پانی کا اوٹھا کر اوس حلیم المزاج حکیم کے سر پر اونڈھا دیتی تھی اور وہ بیچارہ
ہنسکر اوس سے کہتا تھا کہ یہہ بات بہت درست ہے کہ رعد کے خروش کے بعد بارش
بھی ضرور ہوا کرتی ہے شاہنشاہ نپولین کی حکایت جس نے تمام فرنگستان کو اپنے

زور شمشیر سے فتح کر لیا تھا عالم مین مشہور ہے اور سب جانتے ہین کہ اوسنے کیسے کیسے فتوحات کیے ہین اور ہر شخص کو اوسکی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتا تھا اور اوسکے حالات کا اوسکے قیافہ سے دریافت کر لینے کا اوسکو بڑا ملکہ تھا مگر باوجود اس لیاقت اور شجاعت کے اپنی مصیبت خانگی کو رفع نکر سکا آخر کو یہہ انجام ہوا کہ اپنی زوجہ ملکہ جوسفائن سے جو نہایت صاحب جمال اور پری تمثال تھی ہین علحدہ ہوگیا۔

علاوہ ان مثالون کے اور بہت سی تمثیلین ہین اگر قلت وقت نہوتی تو البتہ لکھی جاتین مگر اب مین چاہتا ہون کہ ایک اور شعبہ شرط خدمت کا بیان کرون جس سے ظاہر ہوجائے کہ شاہزادہ نے اپنی اولاد کے بارہ مین حقوق فرائض پدری کو کیونکر ادا کیا جناب شاہزادۂ مرحوم کو ہمیشہ اس امر کا خیال رہتا تھا کہ اونکی اولاد کے مزرعہ دل مین نیکیونکا تخم بویا جاوے اور بذریعہ تعلیم کے آبپاشی کے وہ خوب نشو نما پاوے چنانچہ تدابیر صائب سے ایسی عمدگی اور آسانی کے ساتھ علوم مفیدہ گھر ہی پر سکھائے جاتے کہ نہایت مشکل کنہیات علوم کے چند ہی الفاظ کے ذریعہ سے بصحت و سلاست اون کے ذہن مین آ لئے محبت کی یہہ کیفیت تھی کہ ہر دم اس بات کا اہتمام رہتا ہر وقت اس امر کا انتظام رہتا کہ اونکی اولاد خوش نہاد اون سے زیادہ عالی حوصلہ اور اولوالعزم ہو اون کی اطفال مین سے ایک کا یہہ بیان ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی شفقت اور نیکیان جو اولاد کی تعلیم و تربیت مین ظاہر ہوئین وہ کسی اور رشتہ مند اور قرابت دار کے لیے ظہور پذیر نہین ہوئین تھین وہ نہایت دانشمند اور اولاد کا چاہنے والا باپ تھا۔

جناب شاہزادہ مرحوم نے اپنے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے ہر علم اور فن کے ادیب جداگانہ مقرر کیے تھے مگر سب اوستادون سے زیادہ خود اون کی تعلیم کیا کرتے تھے اور اوسکو انھون نے اپنی خدمت پدری کا ایک جزو سمجھہ لیا جو کتاب اون لڑکون کو پڑھائی جاتی وہ خود اوسکو پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور علاوہ درس تدریس کے اسکا بھی قد غن تھا کہ جسمانی محبت کے بھی وہ لوگ عادی کیے جائین جیسا مسٹر کلارک لکھتے ہین

کے تعلیم کے بارہ مین تو جناب شاہزادہ مرحوم اور جناب ملکہ معظمہ دامت اقبالہانے
ایک دستور العمل ایسا مقرر فرمادیا ہے کہ اوسکی تعمیل ہر صاحب عیال کو ضرور ہے
چنانچہ یہہ دستور العمل حسب الحکم جناب ملکہ معظمہ واسطے مفاد اولاد اونکی رعایا و برایا
انگلستان کی بخوبی شائع کر دیا گیا ہے چنانچہ اوسیکے بموجب عملدرآمد سے اولاد ہمیشہ
تندرست اور توانا رہتی ہے کبھی کسی علالت کی شکایت نہین ہوتی ہے یہہ قواعد
ایسے مفید اور واجب التعمیل ہین کہ اونپر ہر فرقہ کا آدمی چاہے غریب ہو یا امیر عمل
کر سکتا ہے اور ثمرہ نیک پاسکتا ہے جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ مرحوم نے بحسن و
خوبی تمام اپنی شفقت مادری اور محبت پدری کو کام فرما کے اپنی خدمات کا انجام دیا
اور اوس کا ثمرہ بھی دونون نے اچھا حاصل کیا۔

اب جناب ملکہ اور شاہزادہ مرحوم کی شادی کے بعد کی زمانہ کو ملکہ ہاے سابق انگلستان کی شادیکے
بعد کے زمانہ سے ہم مقابل کیا چاہتے ہین تاکہ ایک دوسرے کا فرق بادی النظر مین معلوم ہو جاوے
اول ملکہ معظمہ وکٹوریا اور جناب شاہزادہ کی سعی متحدہ اور کوشش متفقہ کو
دیکھنا چاہیے جو اونھون نے امور خلائق کی انجام دہی مین کین اور اون سعی اور
کوششون کو اور جو روپیہ تضیعہ اوقاتی مین بنا بر اطفاے نائرہ شیطانی اور ہوا وہوس
نفسانی ملکہ ہاے سابق انگلستان کے شوہرون نے صرف کیا لحاظ
کرنا چاہیے اور حالات نفرت انگیز ملکہ خونخوار میری اور اوسکے مغرور اور گردن کش
شوہر پر غور کرنا چاہیے جس نے اپنی زوجہ سے متفق ہو کیسے ہاتھہ پاؤن بکا ے اور
اہل انگلستان کے مفاد اپنے ذاتی عیش ونشاط کیواسطے پامال کر ڈالے اور انگلستانکو
اسپین کا ایک صوبہ بنا دیا ملک عین کی ضعیف اور سست بنیادنیکیون کا حال اور
اوس حلیم الطبع شاہ جارج ساکن ڈنمارک کی کیفیت جو موم کی ناک ہو کر لارڈ مار لبورا کی
راے پر چلتا تھا سب لوگون کو معلوم ہے پس ان سب کے حالات کسی طرح پر
ہمارے سلطان ذلت کے احوال پر ترجیح نہین رکھتے ہین اور ہرگز ہماری ملکہ معظمہ اور
جناب شاہزادہ مرحوم کی تندہی اور کوششون کی امور اہم پر اونکو فوق نہین ہے

اس بات سے کے تو ہم مقر ہین کہ ملکہ میری ثانی سکے عہد سلطنت مین کاروبار انتظام اور صلح کاری کی بہت تعریف ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مدار کاروبار سلطنت اونھون نے اپنے شوہر ثانی کی رائے پر چھوڑ دیا تھا گو کہ وہ شخص باشندہ ملک غیر تھا مگر اوس سنے اہل انگلستان کو ایسا اپنے قابو مین کر لیا تھا جیسا کوئی خاص انگلستان کو شاہزادہ لیتا مگر اوس پر بھی اسکے مقابلہ مین ہمارے جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ مرحوم کا زمانہ کسیطرح پست نہ دکھائی دیگا کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کی زندگی سکے حالات کو دیکھو تو وہ ایک روزنامچہ ہے محبت اور اتفاق باہمی کا اور اخلاص و الفت کا ایک کارنامہ ہے جس سے کسی خاندان شاہی سکے حالات کسی طرح سے مقابل نہین ہو سکتے اوسکے مطالعہ سے ہر فرد بشر کے دل مین ایک جوش ہمدردی اور جذبہ خدا ترسی ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جس کا اثر دل پر ہوتا ہے ـــ

جناب شاہزادہ مرحوم سکے کمالات علمی اور عملی اور اون سکے فضائل اور اخلاق ذاتی اور عالی ہمتی کا صرف بیان اسواسطے کافی نہین ہے کہ حلم اور تحمل اور رحم دلی وتامل ان باتون سے ظاہر ہوجاتا ہے بلکہ خالق برحق سنے اونکی خلقت مین خلق خلق کیا تھا جس سے وہ ہر دل عزیز تھے اور سب مین نہایت صاحب تمیز تھے پس جو شخص اون سکے سانحہ عمری کو بنظر سرسری بھی دیکھیگا تو ممکن نہین ہے کہ جوش محبت سے اوسکا دل نہ بھر آئے بے اختیار چشم تر نہو جائے ایسا تو کوئی شخص نہوگا جو اونکے سانحہ عمری کو پڑھے اور خصوصاً اون کی رائے زرین کا جو اونھون سنے وقتاً فوقتاً ظاہر کین ہین مطالعہ اور ملاحظہ کرسے اور جناب شاہزادہ کو مجموعہ صفات قلبی اور روشن ضمیری نہ کہے اور ساتھہ ہی اس خیال سکے ایک دریائے محبت جناب مرحوم کی الفت کا دلپر نہ اومنڈ آسے بلکہ مجھکو تو یقین کامل ہے کہ جو کوئی اونکی جاندار اور سادہ و مردانہ نہایت دلپذیر تقریر کو پڑھیگا بالضرور اوسکے دلمین جناب شاہزادہ عالی ارادہ سکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا اثر آجائیگا اور اوس عالیجناب جنت مکان کی الفت دلمین پیدا ہو جائیگی جناب ملکہ معظمہ سنے ہر کتب خانہ مین

ایک ایک جلد کتاب جناب پرنس کی تقاریر متنوعہ کی بطور تحفہ کے عطا فرمائی ہے اور ہر کتاب مین قلم خاص سے عبارت ذیل ضبط تحریر مین آئی ہے یہہ کتاب بطور تحفہ یادگار اپنے نیکذات شوہر ملکی صفات کی اونکی دل شکستہ بیوہ کی طرف سے بسبیل ارمغان بخدمت پیش کش ہے دستخط وکٹوریا رجینہ ۱۸۶۴ عیسوی —

یہہ کتاب نہایت خوشنما چرم سفید ولایتی سے مجلد ہے اور طلائی کام اوسپر کیا ہوا ہے اور جلد کے اوپر جناب شاہزادہ مرحوم کے اسلحہ کے نقش نہایت آب وتاب سے منقوش ہین اور اونکے تحت مین شاہزادہ البرٹ کا نام نامی و اسم گرامی بہ آب زر لکھا ہوا ہے اوس کتاب کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مذکور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ملکہ معظمہ کے چھاپی گئی ہے چند روز ہوے ہین کہ اسکے علاوہ دو اور کتابین موسوم بہ حالات طفلی جناب شاہزادۂ البرٹ اور اوراق چند ہمارے روزنامچہ سانحہ عمری واقع اسے لنڈ سے جناب ملکہ معظمہ نے یہہ کتابین استدعا سے کتب خانون مین پیش کی ہین کہ منجملہ اور کتابون کے کتب خانون مین رکھی جاوین ان دونون کتابونمین حالات خانگی جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ کے مندرج ہین اور جس کسی کو وہ کتابین دستیاب ہوئی ہین وہ اونکی نہایت قدر کرتا ہے اونکی جلدین بھی مطلا اور مذہب نہایت خوب ہین اور تمام کتب خانہ والون کو بدل مرغوب ہین —

ناظرین اور سامعین سے التماس یہہ ہے کہ مجکو اس بات کا ادعا نہین ہو کہ مین جناب شاہزادہ کانسرٹ کے حالات کو بے عیب کہون اور امر واقعی کو ظاہر نہ کرون مین انسان مین یہہ ایک نقص سمجھتا ہون کہ وہ کسی امیر کبیر کی خوشامد سے ایسی تعریف کرے کہ اوسکو فرشتہ یا پیغمبر بنا دیوے مین نے جن خوبیون اور نیکیون کا جناب پرنس کے بیان کیا ہے اوسمین ذرا بھی مبالغہ کو دخل نہین دیا ہے امر واقعی سے زائد ذرا بھی نہین لکھا ہے کیونکہ یہہ امر تو ظاہر ہے کہ انسان کو اس جہان مین کمال نہین ہوتا ہے اور بے عیب ذات صرف خدا کی ہے ہر چند ہم لوگ دل سے چاہتے ہین کہ کمال پیدا کرین مگر وہ کمال سراب صحرا کے مثال ہو کہ ہمیشہ مثل پانی کے دور سے دکھائی دیتا ہے

گر جب اوسکے قریب آتے ہین وہ اور دور ہو جاتا ہے اوسکی لذت نہین پاسنے ہین
سدا یون ہی محروم رہ جاتے ہین یہہ کہنا ہرچند کہ فضول اور بیوجہ ہوگا کہ جتنے دن
جناب پرنسل رونق افروز بزم ہستی رہے ترغیب تحریص دنیوی کی طرف مائل
نہ ہوسے اور اسطرح کا اون کے نسبت دعوی کرنا گویا اون کو بدنام کرنا ہے
اور بدتر از ہجو ہے کیون کہ بقول اس مصرعہ کے که ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود
ایسا کوئی انسان نہین ہے کہ عیب سے خالی ہو مگر ہان میرا یہہ شیوہ او طریقہ نہین
ہے کہ مین بھی بشل خوردہ گیر دن اور عیب جویون کے خواہ مخواہ اوس آدمی کو جو
اس دنیا مین اچھے اچھے کام کر گیا ہے اور کسی طرح سے اپنا نام کر گیا ہے
متہم کرون اور ناحق کا الزام دون مجھسے اون دون ہمتون اور کوتہ بینون کی
طرفی جسکا آج کل بڑا زور شور ہے اختیار نہین ہو سکتی اور نہ میری طبیعت کو
ان باتون کیطرف میلان ہے اور نہ کسی طرح کا رجحان ہے اگر مین اون نیکیون
اور خوبیون سے جو جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین نہ تھین اونھین موصوف اور
منسوب کرون تو علاوہ اسکے کہ یہہ فعل خلاف وضع اور انصاف ہے جناب شاہزادہ
مرحوم کی روح پاک بھی جو ہمیشہ خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھی کب رضامند
ہو گی اور ہمارے جناب ملکہ معظمہ نے براہ الطاف خسروانہ جناب مرحوم کے سوانح
عمری کے شایع کرنے مین جو ہم پر اعتبار کیا ہے اوسکی کچھہ وقعت باقی نہ رہیگی
بلکہ اوس اعتبار کے عوض مین ہماری جانب سے خیرہ سری اور تنک چشمی کا خیال
ہوگا اور ہماری باتون پر طرح طرح کا احتمال ہوگا ہمکو تو ان سچے حالات عمدہ صفاتکا
جو ہمنے بیان کیا ہے بڑا لحاظ ہے اور یہہ حالات ایسے راست کم کم کا ستا ہین
جن کی راستی ہمنے ڈہونڈتے ڈہونڈتے بیان کی ہے اور ذرا بھی مبالغہ کو راہ نہین
دی ہے جناب شاہزادہ مرحوم کو یاد کرنے کے وقت ہم انصاف سے نہ گذرینگے
اور اوسکی سہو و خطا اور نسیان کو تسلیم کرینگے اور اس سے بڑا دہم نہ کہین گے کہ وہ
بھی تو انسان تھے جنکی شان مین یہہ آیا ہے کہ الانسان مرکب من الخطاو والنسیان

اسکے سواے اور نہ کہا جاسے گا یہہ بات فوراً تسلیم کرنیکے لائق نہین ہے کہ وہ نفس کشیکی
امتحانات سخت مین جنمین بڑے بڑے عالی دماغ غوطے کہا گئے ہین کامیاب ہوا مگر
ہماری بحث تو اسمین ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی عالی صفات مین ایسی خوبیان
اور نیکیان تہین جنہون نے اونکی سہو وخطا اور خام خیالی کو چہپا لیا ہے اور اوسی سے
جامہ انسانیکی توقیر زیادہ ہوگئی ہے جناب شاہزادہ البرٹ کی ذات مجموعہ صفات مین
وہ عمدہ خوبیان جبلی اور اصلی تہین کہ اگر وہ خاندان شاہی مین پیدا نہ ہوئے ہوتے
اور اون کی شادی ایسے طاقتور والی ملک اور قوم شایستہ کے ساتھہ نہوئی ہوتی تب
بہی اون کا نام پشت در پشت تک ویسے ہی اعزاز سے لیا جاتا اور اونکی تعظیم و تکریم اسیطرح
ہوتی جیسے اب ہوتی ہے ـــ

اب چونکہ یہہ نا کامل اور نا تمام حالات زندگی اور خلق عام شاہزادہ البرٹ مرحوم کا
قریب الاختتام ہے اور اون کی خصلت و سیرت اور عادات و طریق بسر اوقات
ناظرین اور سامعین کے بخوبی ذہن نشین ہوگئے ہونگے کہ کس طور سے ناموافق
مواقع پر اون کی صفات دلی و عادات جبلی نے انگلستان کے دربار بیگانہ مین اپنے
جوہر دکہائے اور اوس عمر مین جبکہ نوجوان شاہزادگان انگلستان سواے
ناچ و رنگ اور لہو و لعب کے اور کوئی مشغلہ بہتر نہین سمجہتے تہے جناب شاہزادہ نے
اپنے دلی و دماغی قوتون کو انگلستان کی بہبودی اور رفاہ و فلاح کے لئے کمال
جانفشانی اور عرق ریزی سے صرف کیا اگرچہ اپنے ہم جنسون کی بہبودی مین محنت ہاے
شایستہ کرنے سے وہ اکثر بیمار رہا کرتا تہا اور آخر کار عین شباب مین رشتۂ حیات
اونکا منقطع ہوگیا اور گل جوانی باد صرصر ممات سے پژمردہ ہوگیا مگر تاہم اونکے
کارہاے نمایان و مفید و نتایج افکار سعید اور سیر چشمی و دریادلی اور عالی ہمتی اور
دانشوری نے بڑی بڑی فوائد قومی کی بنیاد ڈالی ہے اونکی ترقی کی راہ نکالی ہے جنسے
اوسکا نام عزت کے ساتھہ تا روز قیام قائم رہیگا اسبات مین سر مو فرق نہین ہے کہ اگر
زندگی اونکی وفا کرتی اور چند سال اور بقید حیات رہتے تو مدبر کامل اور یوروپ کے

مقدمۃ الجیش ہوجاتے اونکی صلاح سراسر فلاح تھی اونھون نے ایسا انتظام فرمایا کہ اونکے عہد مین جنگ وجدال قومی کا وقوع نہونے پایا۔

جناب شاہزادہ عالی تبار کی عظمت اور شوکت تک حسد کی رسائی نہین ہوسکتی ہرچند کہ جناب مرحوم نے مثل سکندر اعظم یا قیصر روم خواہ شاہنشاہ نپولین کے ممالک تسخیر نہین کیے اور گوکہ جناب جنت مکان نے میدان جدال وقتال مین اپنے فتوحات کا تفاخر نہین کیا تاہم بنی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیئے جو ناموری کے کام اونھون نے کئے وہ کیا تھوڑے ہین اسلیے جو باتین اونھون نے حاصل اور پیدا کین اونکا مقابلہ کسی سپہ سالار کے خون آلودہ فتوحات سے نہین کیا جاسکتا اس مین شک نہین ہے کہ شاہزادہ مرحوم کے کاروبار جنگی مہمات سے زیادہ تر قابل تعریف اور فی الحقیقت لائق توصیف ہین کیونکہ اون کامون سے ترقی اور بہتری اجزاے پریشان کی مقصود تھی اور سپہ سالارونکے کام سے تباہی اور غارتگری اون بندگان خدا کے جو امن وآسایش کے مہد عافیت مین آرام کرتے تھے مرکوز خاطر تھی ایک کے افعال نا ملائم کا تسخیرات اور فتوحات ممالک وجفاکاری اور ستم شعاری نتیجہ ہے اور دوسرے کے کار خیر کا نتیجہ دلہاے غربا ومساکین اور جور وتعدی سے اونکو محفوظ اور مامون رکھنا خلاصہ ہے۔ جناب مرحوم کی فتوحات مصائب سے مبرا اور ہر حالت مین یادگار امن وامان ہین جسکے تمام لوگ ثناخوان ہین۔ وہ فتوحات جنسے وہ اپنی نفس اور عوام کے جہل وتعصبات پر غالب آئے اور اون کے واسطے تدابیر شائستہ عمل مین لائے اور وہ فتوحات جنسے انسان ضعیف البنیان کی حماقت اور برائیونکو اونھون نے دور کیا اوس قوم کو دنیا مین مشہور کیا بیشک اون کے مقابلہ مین سلطنت روم وشام کے تخت وتاج اور نمود وآرائش ایک بازیچہ طفلان لہو ولعب نادانان تصور کرنا چاہیے۔

مگر قبل اسکے کہ ان اجزا گرانبہا اور اوراق چند کو ختم کرکے اون کا شیرازہ رشتۂ جان سے باندھکر شکنجہ سینۂ محبت گنجینہ مین کھینچ لون مین چاہتا ہون کہ جو درمضامین

جناب پرنس مرحوم کی خصلات اور سیرت کے بابت ڈاکٹر نارمن مکلاوڈ نے سلک تحریر بلاغت نظیر مین منسلک فرمائے ہین اونکو بعینہ راست راست - بے کم و کاست آویزۂ گوش حق نیوش سامعین اور ناظرین کرون -

بڑے بڑے معرکون پر جب کسی امور متعلقہ مملکت یا کاروبار سلطنت خواہ مفید خلائق مین اون سے کوئی امر استصوابًا پوچھا جاتا یا مشورہ لیا جاتا خواہ کسی فیصلہ کی درخواست کیجاتی تو سوائے اون خدمات متعلقہ خانہ داری کے جنکی انتہا نتھی اور ایک لحظہ اونکو فرصت نہ ملتی تھی جناب مرحوم ہمیشہ مستعد و تیار رہتے سب سے عمدہ صلاح بتاتے اور آخر کو بھی کامیاب ہوجاتے کسی کو اون کے اخلاق اور طرز روش پر آپس مین سرگوشی کرتے نہین دیکھا معاملات سلطنت اور کاروبار مملکت مین کوئی تدبیر اون کی خلاف نہ پڑی جو کام کیا اوسکا بخیر انجام ہوا اور نہ کبھی اونکی کوئی صلاح خلاف ہوتی جو بات ہوتی وہ بہت صاف ہوتی جو امر کیا اوس مین مفاد سلطنت کا خیال رکھا اور کوئی بات کبھی ایسی نکلی جس سے اون کی تعظیم و تکریم مین فرق آتا کوئی اون کا دشمن ہوجاتا الا ہم یہان اون لوگون کو مستثنے کرتے ہین جو جادۂ راستی اور انصاف کے باہر قدم دہرتے ہین اور ہمدردی کا دم بھرتے ہین ہر قول و فعل مین جو لایق تعریف اور محبت قومی کے تھا وہ اوس مین پورے نکلے لوگون کی حاجت اور امور خیر و برکت کو فورًا جان لیتے جسمین لوگون کی ذرا سی بھی بھلائی ہوتی اوسکو معًا پہچان لیتے چنانچہ یہی سبب تھا کہ ہر اہل فرقہ اور صاحب حرفہ اون کو اپنا سالک بہا لک اور ہادی و رہنما سمجھتا تھا ہر تاجر و کاشتکار عالم و فاضل غریب و امیر سپاہی و نوکری پیشہ اون کو اپنا پیشوا سمجھتا تھا جو چند اشخاص گذر گئے ہین اور دنیا مین اپنا نام کر گئے ہین اون کے مقابلہ مین جناب مرحوم کے نسبت یہہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ ایک سرو ہزار سودا خواہ ایک انار و صد بیمار کی کیفیت تھی مگر حقیقت یہہ ہی کہ یہہ عجیب خلقت کے آدمی تھے اور خاص کر کے ایسے زمانہ مین پیدا ہوئے جو طاقت کا زمانہ کہا جاتا تھا یہان طاقت سے مراد وہ طاقت نہین ہے جو اونکے بزرگون نے

اپنے سلاح و بکتر کے ذریعہ سے ظاہر کی تھی یعنے طاقت جسمانی اور دلاوری کے کام کیے افواج بحری اور بری کے سرداری مین نام کیے یہان تو طاقت دلی اور دماغی اور علمی و عملی اور بلند فکری اور عالی ہمتی درکار تھی جو لوگون کی حاجتون کو جانے اون کی مشکلون کو پہچانے ایسی تدبیر بتائی جن سے اون کی تکلیف دور ہو جائے خلاصہ یہہ ہے کہ وہ طاقت جو اعلیٰ ترین مراتب و اغراض کے پورا کرنیکے لیے ضرور ہے مطلوب تھی۔

ان اوصاف پسندیدہ اور صفات حمیدہ مین خوشامد نے مطلق راہ نہین پائی ہے اور نہ اس مین کچھہ سخن تراشی اور طبع آزمائی ہے بلکہ راست راست بیان ہے صداقت کا امتحان ہے اور مین تو پہلے اوپر لکھہ آیا ہون کہ جناب شاہزادہ مرحوم کا طریقہ بسر اوقات ایسا نہ تھا جس سے نمایش اور ظاہری نمود پائی جائے مگر ہان اس بات کا تو مقر ہون کہ وہ حد درجہ کے خوددار اور ضدی تھے شاہزادہ مرحوم نے تا حیات محنت مین بسر کی اور یہہ سب تکلیف اونھون نے اپنی عزیز بی بی اور اونکی رعایا کی مدد گزاری مین برداشت کی اونھون نے طالب علمون کیسی محنت اور جفاکشی بطیب خاطر امور اہم کے انصرام کے لیے اختیار کی تھی علاوہ اسکے ایک گروہ کو اعلیٰ درجہ پر پہچایا غربا کی خبرگیری اور کلون کی ایجاد مین ترقی دینا اور برطانیہ کی بہبودیون کا ازدیاد اون کی کم فرصتی کی اوقات کا کام تھا اور انھین کامون کے سرانجام مین اونھون نے عمدہ ترین حصہ اپنے عمر عزیز کا صرف کیا یہہ سخت محنتین اور جان فشانیان جو برطانیہ کے باشندون کی بہبودی اور ترقی کے لیے نہایت بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے ظہور مین آئین اگر کسی غیر شائستہ زمانہ مین ظاہر ہوتین تو بالضرور شاہزادہ مرحوم کا پیغمبرون مین شمار کیا جاتا اور اون کے مزار مبارک پر لاکھون زائر باعتقاد قلبی و عقیدت دلی حاضر ہو کر سر بسجود رہتے اور اوسکے طواف و زیارت سے فیض یاب ہو کر اون کی پرستش کرنے لگتے مگر اس زمانہ مین کہ شایستگی نے ترقی پائی ہے جہل کی شامت آئی ہے تعصب کی خفت ہے نیکی کی قدر و منزلت ہے اس بات کا دم بھرنا لن ترانی کی لینا بیجا ہے جو کچھہ

جناب شاہزادہ البرٹ اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کی اولاد

جناب پرنس البرٹ سے نو اولاد چھوڑی جن مین سے بفضل ایزدی کوئی ضائع نہین ہوا اور کوئی نالائق نہین نکلا وہ یہہ ہین ✣ ✣ ✣ ✣

۱ — جناب وکٹوریا پرنسس رائل جو ۲۱ — نومبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین اور جن کا عقد نکاح ۱۸۵۸ء عیسوی مین جناب فریڈرک شاہزادہ ولیعہد پروشس کے ساتھہ ہوا

۲ — جناب البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز جو ۹ — نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوے اور جن کی شادی پرنسس الگزنڈرا شہزادی ڈنمارک کے ساتھہ ہوئی اون کی دو اولاد ہین

۳ — جناب الیس ماڈ میری جو ۲۵ — اپریل ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین اور جنکا عقد جولائی ۱۸۶۲ء عیسوی مین عالی جناب پرنس لوس شاہزادہ ہیسی دارمنڈاٹ کے ساتھہ ہوا

۴ — جناب الفرڈ ارنسٹ البرٹ جو ۶ — اگست ۱۸۴۴ء عیسوی کو تولد ہوے اور ۱۸۷۰ء عیسوی مین رونق بخش ہندوستان ہوے تھے انگلستان کے خاندان شاہی کے یہہ پہلے رکن ہین جنھون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ملک کو زیب و زینت بخشی انکی شادی ۲۳ — جنوری ۱۸۷۴ء کو بمقام دارالخلافہ روس گرانڈ ڈچز میری الگزنڈرونا شہنشاہ روس کی بیٹی سے ہوئی

۵ — جناب خلینا اگسٹا جو ۲۵ — مئی ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین تھین ✣

۶ — جناب لوئیسا جو ۱۸ — مارچ ۱۸۴۸ء عیسوی پیدا ہوئی تھین

۷ — جناب آرتھر ولیم جو یکم مئی ۱۸۵۰ء عیسوی کو پیدا ہوئے تھے

۸ — جناب لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ جو ۷ — اپریل ۱۸۵۳ء عیسوی کو پیدا ہوے تھے

۹ — جناب بیاٹرس میری وکٹوریا جو ۱۴ — اپریل ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئی تھین



فہرست تصنیفات و تالیفات پنڈت شمبھو ناتھ صاحب

۱ ۔ ترجمہ صفوۃ المصادر بزبان اردو از فارسی المطبوعہ مطبع اردو اخبار دہلی محمد باقر

۲ ۔ انشاء فارسی

۳ ۔ انشاء اردو

۴ ۔ ترجمہ کتاب نظم قزنبۂ من لج نظم فارسی مین (ناتمام)

۵ ۔ کمپنڈیم آبکاری و اسٹامپ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

۶ ۔ انتخاب و فہرست سرکلرات صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر اودہ من ابتدا سنہ ۱۸۶۲ عیسوی لغایت ۱۸۶۹ عیسوی مطبوعہ ایضاً ۔

۷ ۔ علم المسائل فی تشریح الجروح والاموات دربارہ شہادت ڈاکٹران بمقدمۂ فوجداری مطبوعہ ایضاً ۔

۸ ۔ مفید البنات لڑکیون کے تعلیم کے لیے ۔

۹ ۔ شراب حیات ۔

۱۰ ۔ رنگ محل سکندر اعظم کا ہندوستان مین آنا مع دیگر کو الف کے ۔

۱۱ ۔ امرتزک جہ منیرا

تمام

